جن کے بدنوں میں تھے دل پتھر کے اور دماغ تانبے کے
ہم انہی لوگوں کو احساسِ زیاں تک لے گئے ہیں

بے ادب بے نصیب

شعائرِ اسلام کی بے ادبی کرنے والوں کی سزا پر انتہائی عبرت ناک سینکڑوں واقعات جنہیں پڑھ کر آپ بھی یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ واقعی سچ ہے بے ادب بے نصیب

مصنف
حافظ محمد صابر صفدر
رئیس مدرسہ اقراء، سرگودھا

پسند فرمودہ

امام الصرف والنحو استاذ العلماء ولی کامل الشیخ مولانا
محمد حسن
دامت برکاتہم

امیر عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت لاہور
فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور و استاذ جامعہ مدنیہ جدید، لاہور
جامعہ محمدیہ لیک روڈ چوبرجی، وجامعہ عبداللہ بن عمرؓ وجامعہ محمد موسیٰ البازی

بے ادب بے نصیب

قاری
محمد صابر صفدر

مکتبۃ الحسن
۳۳-حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
Ph:04237241355

نام کتاب : بے ادب بے نصیب

مؤلف ومرتبہ : قاری محمد صابر صفدر

ناشر : مکتبۃ الحسن

کمپوزنگ : حرمین گرافکس

مطبع : ایم اے پرنٹرز

اہتمام : ابومحمد عبدالقدیر

مکتبۃ الحسن

۳۳-حق سٹریٹ اُردو بازار، لاہور

042-37241335

انتساب

اُن خوش نصیب لوگوں کے نام
کہ جو یہ کتاب پڑھ کے
اپنی بے ادبی کی زندگی کو ٹھکرا کر ادب سے سرشار زندگی
گزارنے کا پختہ عزم کریں

محمد صابر صفدر

فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

پہلے مجھے پڑھیے

میرے ہاتھ میں قلم ہے میرے ذہن میں اُجالا
مجھے کیا ڈرا سکے گا یہ ظلمتوں کا پالا
مجھے فِکر امنِ عالم تجھے اپنے آپ کا غم
میں طلوع ہو رہا ہوں تو غروب ہونے والا

برادرانِ اسلام! کائنات کے اندر سب سے پہلا اور سب سے بڑا گناہ بے ادبی کرنے کا ہوا۔ جو خالق اور مخلوق دونوں کے سب سے بڑے دشمن شیطان نے کیا اور پھر خالق ومخلوق دونوں کی بے ادبی کرنے کے نتیجہ میں وہ دنیا کا سب سے بڑا لعنتی بھی بنا اور ہمیشہ کے لیے جہنم کا ایندھن بھی۔ اسی لیے اللہ پاک نے اپنے ایمان والے بندوں کو سب سے پہلے اسی گناہ سے بچنے کے لیے قرآن پاک کے پہلے ہی پارہ میں **یَاۤاَیُّھَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقُوۡلُوۡا رَاعِنَا** کی شکل میں حکم ارشاد فرمایا۔

اس کی سچی اور سُچی مثال قرآن پاک ہی نے دی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق ابلیس کو حکم فرمایا تمام ملائکہ سمیت **اُسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ**۔ چنانچہ یہ حکم الٰہی سنتے ہی تمام فرشتے حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے گر گئے۔ لکھا ہے کہ سب سے پہلے حضرت جبریل علیہ السلام پھر میکائیل علیہ السلام پھر اسرافیل علیہ السلام پھر عزرائیل علیہ السلام پھر تمام عالم کے فرشتے سجدے میں گر گئے جن کو اس فرمانبرداری کے صلہ میں معصومیت اور مقربین کا خطاب دیا گیا غرضیکہ تمام جب فرشتوں نے تو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا مگر **اِلَّاۤ اِبۡلِیۡسَ** ابلیس نے سجدہ نہ کیا اور یہ بھی لکھا کہ فرشتوں نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا تو پورے سو برس تک تمام ملائکہ سجدے میں پڑے

رہے پھر جب انہوں نے سجدے سے سر اٹھایا تو دیکھا ابلیس حضرت آدم علیہ السلام کی طرف سے منہ موڑے اکڑا ہوا کھڑا ہے اور اس کا سارا منہ کالا سیاہ ہو رہا ہے جو آج سے پہلے نہایت ہی خوبصورت تھا وہ آج ایک خوفناک دیو کی صورت میں نظر آتا ہے ابلیس کی یہ بُری حالت دیکھ کر تمام ملائکہ خوف خداوندی سے پھر دوبارہ سجدے میں گر گئے جس میں انہوں نے اپنی اطاعت اور اپنی خیریت پر لاکھ لاکھ شکرِ خداوندی ادا کیا۔ یہاں پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ فرشتوں کے یہ دو سجدے اللہ تعالیٰ کو بہت ہی پسند آئے۔ اس لیے تو اللہ تعالیٰ نے پھر اپنے تمام بندوں پر نماز میں دو سجدے فرض کر دیئے ایک فرمانبرداری کا اور دوسرا فرمانبرداری کے شکریہ کا۔ (فسانہ آدم صفحہ ۱۵) واقعی سچ ہے کہ

✿

یہ ہے دو سجدوں میں نکتہ اور راز
جن سے خوش ہوتا ہے رب بے نیاز
افسوس! جو سجدوں سے رہتے ہیں جُدا
مثلِ شیطاں اُن سے ناراض ہے خدا
سجدہ مولیٰ سے جو بے زار ہیں
وہی بس ابلیس ہیں اور فی النّار ہیں

گناہ کیا دیتا ہے اختر، بس لعنتیں بے شمار:

جب ابلیس سے اللہ پاک نے فرمایا کہ تو نے (حضرت) آدم کو سجدہ کیوں نہیں کیا تو ابلیس اللہ تعالیٰ کی بے ادبی کرتے ہوئے کہنے لگا کہ **اَنَا خَیْرٌ مِّنْه** کہ میں آدم سے بہتر ہوں۔ تو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا، اب دیکھو اِدھر اللہ تعالیٰ کا حکم نہ مان کر اللہ رب العزت کی بے ادبی کی اور اُدھر حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ

نہ کر کے حضرت آدم علیہ السلام کی بے ادبی کی پھر انجام کیا ہوا اپنی اربوں کھربوں سال کی اور چپے چپے پہ کی ہوئی ساری عبادت و بندگی ہی نہیں بلکہ ملائکہ کی سرداری سے بھی محروم ہو گیا۔ ہمیں سمجھایا جا رہا ہے کہ بے ادبی اتنا بڑا گناہ ہے کہ جس کی نحوست یہ پڑتی ہے کہ جہاں سارے نیک اعمال ضائع کر دیئے جاتے ہیں وہیں پر ملی ہوئی عزتیں بھی ذلت میں بدل جاتی ہیں غرضیکہ خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَہ۔ واقعی

گناہ کیا دیتا ہے اختر　　　　بس لعنتیں بے شمار

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات۔۔۔؟

پھر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک جتنی اُمتیں آئی ہیں ان میں جن جن لوگوں نے بھی بے ادبی والا گناہ کیا ہے ان کا کیا حشر ہوا اس موضوع پر بھی قلم اٹھایا جائے اور شعار اسلام کی بے ادبی کرنے والوں کا انجام سامنے لایا جائے تا کہ آئے دن جو لوگ شعائر اسلام خصوصاً پیارے آقا نبی آخر الزماں جنابِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے پیارے صحابہ کرام و اہل بیت رضی اللہ عنہم قرآن و حدیث اور دیگر شعائر اسلام کی بے ادبی کر رہے ہیں۔ شاید ان کے لیے یہ کتاب سامانِ ہدایت بن جائے۔

اندازِ بیاں گرچہ میرا کچھ شوخ نہیں ہے
شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

با ادب بانصیب کا انعام بے ادب بے نصیب کا انجام:

جن دنوں میں یہ سوچ رہا تھا انہی دنوں میں ہمارے ایک بزرگ عالم دین پیر ذو الفقار نقشبندی دامت برکاتہم کی لکھی ہوئی کتاب با ادب با نصیب دیکھی۔ اس کو دیکھ اور پڑھ کر تو مجھے اور شوق پیدا ہوا کیونکہ یہ ہمارے بڑوں کا بڑا ہی قیمتی قول مبارک ہے کہ ”با ادب با نصیب بے ادب بے نصیب۔“ تو با ادب با نصیب یہ تو کتاب ہے۔ بے ادب بے نصیب قول مبارک کے دوسرے حصے پہ

کتاب نظر نہیں آئی تو کیوں نا اس دوسرے حصے پر قلم کو حرکت دی جائے تا کہ با ادب با نصیب پڑھ کر ادب کا انعام اور بے ادب بے نصیب پڑھ کر بے ادبی کا انجام سامنے آجائے۔ با ادب با نصیب پڑھ کر ادب سیکھنے والے بن جائیں اور بے ادب بے نصیب پڑھ کر بے ادبی سے بچنے والے بن جائیں۔ اس لیے میں نے اس موضوع کو چُنا ہے کیونکہ امام کرمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ادب رتبہ اور مقام میں عمل سے بڑھ کر ہے اس لیے ایسا عمل جو کہ تھوڑا سا ہو مگر آداب کے ساتھ کیا گیا ہو تو وہ اس زیادہ عمل سے بہتر ہے کہ جو بغیر آداب کے کیا جائے۔ (الفروق)

ایک بزرگ اپنے بیٹے کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے میرے پیارے بیٹے! کوئی بھی عمل کرو وہ عمل ادب کے ساتھ کرو اور اس انداز سے کرو کہ عمل آٹے میں نمک کے برابر ہو اور آداب آٹے جتنا ہو۔ یعنی جتنا نمک ہوتا ہے آٹے میں اتنا عمل ہو اور جتنا آٹا ہوتا ہے اتنا ادب ہونا چاہیے۔ (اسلامی آداب صفحہ ۵۲)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھ سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اے محمد! تو عمل کر آٹے کی مقدار میں اور علم اس میں نمک کی مقدار میں ہو یعنی تھوڑے سے علم پر عمل بہت زیادہ ہونا چاہیے اور عمل سے مُراد ادب ہے۔

ہر عمل کے لیے آداب ایسی ہی حیثیت رکھتے ہیں کہ جیسے نماز کے لیے وضو اور یاد رکھو! دین سراسر ادب ہے اور بے ادب انسان فضلِ الٰہی سے دور رہتا ہے۔ خیر میں نے اپنی اس سوچ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے پھر اپنی قلم کو حرکت دینا شروع کر ہی دی کیونکہ حکماء کا مشہور مقولہ ہے کہ **مَنْ جَدَّ وَجَدَ** یعنی جو کوشش کرتا ہے وہ ضرور پالیتا ہے **وَ مَنْ زَرَعَ حَصَدَ** جیسے کہ کھیتی وہی کاٹتا ہے جو بوتا ہے۔ جی ہاں

جو قوم چاہتی ہے دنیا میں نام روشن کرنا
زاہد وہ جانتی ہے محنت سے کام کرنا

مجھے یہ کتاب لکھنے کے لیے کم از کم بہتر سو (۷۲۰۰) دفعہ وضو کرنے کی سعادت نصیب ہوئی:

اللہ پاک نے اپنا خصوصی فضل وکرم فرمایا میری دو سال کی محنت اس کتاب کی شکل میں رنگ لائی جو اَب آپ کے پیارے پیارے ہاتھوں میں ہے آپ اس کتاب کو کوئی عام کتاب نہ سمجھنا کیونکہ میں نے اپنی اس کتاب کو بھی بڑی ہی محبت و عقیدت اور ادب سے سرشار ہو کر لکھا ہے جس کی ایک جھلک تو میں آپ کو یہ عرض کروں کہ اس کتاب کو لکھنے کے لیے مجھے کم از کم بہتر سو (۷۲۰۰) دفعہ وضو کرنے کی سعادت نصیب ہوئی کیونکہ میں نے اپنی اس کتاب میں بھی کوئی ایک لفظ بھی بغیر وضو کے نہیں لکھا۔ **اِلّا ماشاءاللہ**۔ جی ہاں!

ہم روک رہے ہیں باطل کو جو چاہے ہمارے ساتھ چلے
یہ راستہ جنّت جاتا ہے جو آئے ہمارے ساتھ چلے

اَب جس کے دل میں آئے وُہی پائے روشنی:

وہ لوگ جو تھکاوٹ دور کرنے اور وقت گزاری کے لیے بے بنیادی افسانوں بے ہودہ ناولوں اور فحش قسم کے ڈائجسٹ و میگزینوں اور غلیظ قسم کی من گھڑت کہانیوں اور اس جدید دور میں ٹی وی والے موبائل میں گھنٹوں فضولیات اور واہیات قسم کے پروگراموں اور الٹے سیدھے میسج بھیجنے پڑھنے اور پڑھانے، دیکھنے اور دکھانے میں سونے اور الماس یعنی ہیرے سے بھی زیادہ قیمتی وقت کو اور صرف ایک ہی بار ملنے والی انمول زندگی کو برباد کرتے ہیں ایسے تمام خواتین و حضرات اور خاص کر نوجوان لڑکے لڑکیوں کے لیے یہ کتاب تحفے اور گفٹ سے کم نہیں ہے لہٰذا آپ سے ہمدردانہ گزارش ہے کہ اوپر ذکر کی گئی فضول چیزوں کو اکٹھی تین طلاقیں دے کر یہ سچّے سچّے اور عبرت ناک و نصیحت آموز واقعات و قیمتی اسباق پڑھیں اس سے آپ کے دل و دماغ کو شعور بھی حاصل ہو گا اور انہی واقعات سے سوہنے اللہ اور پیارے رسول و نبی آخر الزماں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم سے عقیدت و محبت

بھی پیدا ہوگی اور نافرمان و گستاخ رسول و دشمنان صحابہ و اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کی توہین و اہل اسلام اور شعائر اسلام کی تذلیل کرنے والوں کا انجام بد پڑھ کر اور سن کر خود اپنی قبر و حشر کی تیاری کرنے کی فکر پیدا ہوگی اور زندگی میں صحیح رخ پر چلنے کا ایک عجیب انقلاب بھی پیدا ہوگا ان شاء اللہ بشرطیکہ آپ یہ سوچ لیں کہ

نیک باتوں پہ عمل کرنا ہم سب کا کام ہے
یہ نہ دیکھ کہ کہنے والا کون ہے کیا نام ہے

چند قیمتی گزارشات:

محترم قارئین کرام! میں نے جو اس نازک ولطیف و عجیب و غریب اور بڑے ہی قیمتی موضوع پر قلم کو حرکت دی ہے اس میں میں کتنا کامیاب ہوا ہوں اور اس میں کیا کیا کمی و کوتاہی ہے اس بارے میں میں آپ کی آراء مقدس کا شدّت سے منتظر رہوں گا وہ آپ فون کے ذریعے دیں یا خطوط کے جیسے بھی آپ کو سہولت ہو اس سے ایک تو میری اپنی اصلاح ہوگی دوسرے مجھے بھی پتا چلے گا کہ واقعی میرے مسلمان بہن بھائی دینی کتاب پڑھنے کا شوق بھی رکھتے ہیں اور پھر اپنے ساتھ ساتھ دوسروں کی اصلاح کی فکر بھی۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ اگر کسی بہن بھائی دوست احباب کو یہ عبرتناک ونصیحت آموز واقعات اور قیمتی اسباق پڑھ کر واقعی عبرت نصیب ہو جائے اور وہ اپنی بے ادب کی زندگی کو ٹھکرا کر ادب سے سرشار زندگی گزارنے کا عزم و ارادہ کر لے تو وہ میری اس کتاب کے لیے اور اس کتاب میں میرا جو بھی اور جس طرح بھی کوئی معین و مددگار بنا ہے ان سب کے لیے اور میرے محترم والدین و اساتذہ کرام و اہل وعیال و دوست احباب اور میرے انتہائی محسن بھائی عبد القدیر حسنی صاحب اور ان کے ادارے مکتبۃ الحسن ۳۳- حق سٹریٹ اردو بازار لاہور کہ جس کی طرف سے صرف یہی نہیں بلکہ میری دیگر کتب بھی شائع ہو کر آپ کے مبارک ہاتھوں میں پہنچی ہیں ان کے لیے اور بندہ ناچیز محمد صابر صفدر اور میرے ادارے مدرسہ اقراء کے لیے اور میری دیگر شائع شدہ کتب

مثلاً (۱) ''ٹی وی نے کیا کیا رنگ دکھائے''، (۲) ''عقیدت کے پھول'' دو حصوں پر مشتمل اردو و پنجابی الگ الگ حمد و نعت و نظموں کے مجموعے کے لیے (۳) ''پردہ اور ردّ شرک و بدعت''۔ (۴) یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے۔ (۵) سچّے سچّے موتی اور آئندہ عنقریب اللہ رب العزت کی مہربانی و عنایت سے اور آپ بہن بھائیوں کی مخلص دعاؤں سے میری نئی آنے والی کتب، (۶) ننھی مُنی تقریریں۔ (۷) سچّے سُچّے خطبات، (۸) نکاح میری سنّت ہے، وغیرہ وغیرہ اور (۹) اس کتاب ''بے ادب بے نصیب'' کے لیے اپنی دعاؤں کے چند مخلصانہ اور قیمتی بول بول دینا۔ کیونکہ کسی کہنے والے نے کیا سونے سے بھی کھری بات کہی ہے کہ ؎

کچھ بول ایسے بولے جاتے ہیں
جو سیم و زر سے تولے جاتے ہیں

تو ہو سکتا ہے کہ آپ کی پر خلوص دعاؤں کے نکلے ہوئے یہ چند بول ہمارے لیے سرمایۂ آخرت بن جائیں۔ کیونکہ ؎

نکلتی ہے جو بھی دل سے دُعا کرتا ہے پوری سب کی خدا

❁

اب جس کے دِل میں آئے وہی پائے روشنی
میں نے تو دِل جلا کے سرِ عام رکھ دیا

طالبِ دعا

(قاری) محمد صابر صفدر

خطیب

جامع مسجد محمدیہ ﷺ چناب نگر

و مدیر

مدرسہ اقراء جاپان پارک نزد مدنی چوک فیکٹری ایریا سرگودھا

0306-6735035 048-3729751

ستمبر ۲۰۱۱ء

پسند فرمودہ

امام الصرف والنحو استاذ العماء ولی کامل الشیخ مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور
فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور واستاذ جامعہ مدنیہ جدید لاہور

نحمدہٗ ونصل علٰی رسولہ الکریم۔ امابعد! اللہ رب ذوالجلال کا بہت بڑا احسان اور فضل وکرم ہے کہ اس پرفتن دور میں قرب قیامت کے دور میں اپنے دین کی صحیح سمجھ عطا فرمادیں اور نیک راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمادیں کیونکہ دین کی صحیح سمجھ کا ملنا یہ سیدھا راستہ کا ملنا ہے اور سیدھا راستہ وہ ہوتا ہے جو آدمی کو اپنے گھر پہنچادے اپنی منزل پر پہنچادے اور منزل ہماری جنّت ہے دنیا تو راہ گزر ہے مسافر خانہ ہے اور اس منزل کا زادِ راہ، ایمان اور اللہ میاں کو خوش کرنے والے نیک اعمال ہیں اور یہ زادِ راہ تب ہی محفوظ رہے گا کہ جب بندہ اپنے آپ کو کسی نہ کسی اللہ والے کے سایہ میں رکھے۔ سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اپنے بزرگوں سے تعلق کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خاتمہ ایمان پر فرمائیں گے اور اپنے بزرگوں سے تعلق کی علامت یہ ہے کہ ان کے ساتھ عقیدت، محبت، ادب واحترام والا معاملہ ہو۔ ادب کی برکت سے بعض دفعہ اللہ تعالیٰ صدیوں کا سفر لمحوں میں طے فرمادیتے ہیں۔ مدینہ منورہ میں ہمارے ایک بزرگ استاد حضرت مولٰنا عبد القادر صاحب دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اکابر حضرات کو جو کچھ ملا ہے وہ ادب کی برکت سے ملا ہے۔ ایک بھائی فرمانے لگے کہ ادب کہتے ہیں ہر عمل کو ہار پہنانا یعنی ہر ایک عمل کو خوبصورت سے

خوبصورت بنانے کی کوشش کرنا۔ مُلّا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بھی یہی صفت ذکر کی ہے۔شرح جامی کے خطبہ میں ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الْمُتَاَدِّبِیْنَ بِاٰدَابِہٖ۔**

الحمد للہ! ہمارے حضرات نے ادب کے موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی ہیں اللہ تعالیٰ ان سے سب کو استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔آمین! اللہ تعالیٰ جزائے خیر نصیب فرمائے۔ ہمارے عظیم نیک مخلص بھائی حضرت مولنٰا قاری محمد صابر صفدر صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو کہ جنہوں نے بڑی محنت و کوشش اور خُلوص سے، بے ادب بے نصیب کے نام سے کتاب لکھی ہے جس میں بے ادبی کے نقصانات کو بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے۔ ان شاء اللہ آپ پڑھیں گے تو خود محسوس فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت مؤلف زید مجدہٗ کی اس نئی اور نیک کاوش کو قبول فرماوے اور ہم سب کو اپنے بڑوں کا اور تمام اکابر حضرات کا ادب و احترام نصیب فرماوے اور بے ادبی سے بچائے۔آمین!

محتاج دُعا

محمد حسن عفی عنہٗ

Syed Abdul Qudoos Tirmazi

Jamiah Haqqaniah Sahiwal Sargodha

فون دفتر: ۸۶۰۰۲، رہائش: ۸۶۰۹۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لولیہ و الصلوٰۃ علی نبیہ و آلہ و اصحابہ

المتادبین بآدابہ۔ اما بعد!

عزیز محترم قاری محمد صابر صفدر سلمہم اللہ تعالیٰ نے اپنی مرتب کردہ تازہ اور نئی کتاب ''بے ادب بے نصیب'' احقر ناکارہ کو برائے تقریظ پیش کی چونکہ تصدیق شہادت ہے جس کے لیے پوری کتاب کا پڑھنا اور تمام مندرجات سے اتفاق کے بعد تصدیق لکھنا ضروری ہے جو سردست احقر کے لیے ممکن نہیں اس لیے تصدیق و تقریظ کی بجائے اِس کتاب کو سرسری طور پر دیکھ کر جو تأثر ہوا بلا تکلف اسے سپرد قلم کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

عدیم الفرصت اور فاقد الاستعداد ہونے کی وجہ سے احقر نے ابتدائی حصہ قدرے بالاستیعاب پڑھنے اور باقی حصص کی ورق گردانی کرنے سے یہی تأثر لیا کہ عزیز موصوف نے یہ کتاب بڑی محنت سے مرتب کی ہے اور عنوان کے مطابق معنوں کو پیش کرنے میں باحوالہ کلام کیا ہے جس کی افادیت اور نقاہت اپنی جگہ پر مسلم ہے۔ **الدین کلہٗ اَدَبٌ** کے تحت دین نام ہی ادب کا ہے جس کی نقیض سوء ادب اور بے ادبی ہے جس سے اجتناب اتنا ہی ضروری ہے جتنا بے دینی سے بچنا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین تبع تابعین اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کو جو مقام عطا فرمایا ہے اس کی بنیادی وجہ ادب ہی ہے۔ بے ادبی کی وجہ سے انسان خیر

کثیر سے محروم ہو جاتا ہے حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح فرمایا ہے:

از خدا جوئیم توفیق ادب
بے ادب محروم گشت از فضل رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد
بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ سے ہم ادب کی توفیق طلب کرتے ہیں، بے ادب اللہ تعالیٰ کے فضل سے محروم رہتا ہے۔
بے ادب صرف اپنے آپ ہی کو برائی میں نہیں رکھتا، بلکہ بے ادبی کی آگ پورے جہان میں لگا دیتا ہے۔''

سوء ادب اور بے ادبی سے بچنا کتنا ضروری ہے اس کا اندازہ اس کتاب میں مندرجہ واقعات پڑھنے سے بخوبی و بآسانی ہو جاتا ہے، ادب کی اہمیت ضرورت نافعیت بے ادبی
کے نقصانات کے ساتھ تقابل سے مزید واضح ہو جاتی ہے۔ **وَبِضِدِّهَا تَتَبَيَّنُ الْأَشْيَاءُ** اپنی جگہ ایک فقیہ مسلم ہے اس لیے ''بے ادب بے نصیب'' کے عنوان سے ادب کی اہمیت کو مزید اجاگر کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ قارئین اس کتاب کی قدر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو بے ادبی سے بچائیں اور ادب کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

احقر
عبد القدوس
ترمذی غفرلہ دار الافتاء
جامعہ حقانیہ
ساہیوال، سرگودھا
۷/ذوالقعدہ ۱۴۳۳ھ

حافظ محمد اکرم طوفانی
خون کا ہر قطرہ ناموسِ رسالت پر قربان
رابطہ نمبر:
048-3710474
0300-9606593
نمبر شمار ________
تاریخ ________

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب قاری محمد صابر صفدر صاحب جامع مسجد محمدیہ ﷺ سٹیشن جناب نگر میں عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کے خطیب ہیں۔ عرصہ چند سال سے دیارِ کفر میں جمعہ پر دور دراز سے آنے والے سادہ لوح مسلمانوں کے دلوں کو چراغ محبّت مصطفوی ﷺ سے روشن کر رہے ہیں اس تالیف سے پہلے بھی دو چند کتابوں کے مؤلف ہیں۔ وہ بھی مقبولیت کا درجہ پا چکی ہیں۔ میرے سامنے اس وقت ان کی نئی تالیف ''بے ادب بے نصیب'' کا مسودہ موجود ہے۔ جو ایک اچھوتے انداز پر لکھا ہے جو قابل مطالعہ ہے۔ چیدہ چیدہ جگہ سے پڑھنے کا موقعہ ملا ہے مختلف عنوانات کے تحت آداب کا ذکر کیا ہے خصوصاً آدابِ نبی کریم ﷺ اور گستاخِ رسول کی سزا کا تذکرہ جس قدر آسان، عام فہم پیرایہ میں کیا ہے وہ موجودہ دور کا تقاضا بھی ہے اور **كَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰى قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ**۔ پر عمل کرتے ہوئے مؤلف نے ایک خوبصورت عام فہم گلدستہ تیار کیا ہے۔ ہر پڑھے لکھے آدمی کے لیے مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اس پُرفتن دور میں اس کتاب کو اپنے ایمانوں کی حفاظت کا سبب بنائے۔ آمین!!!

محمد اکرم طوفانی

Molana
Muhammad Ilyas Ghumman
Nazim-e-Aala: Atehad Ahl-e-Sunnah Wal Jamat Pakistan
Kholeefah-e-Mujaz Molana Shah
HAKEEM MUHAMMAD AKHTAR
Cell: 0300-4677615 / 048-3881487

مولانا محمد الیاس گھمن
ناظم اعلیٰ اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان
خلیفہ مجاز مولانا شاہ حکیم محمد اختر مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برادر عزیز قاری محمد صابر صفدر زید مجدہ نے بہت ہی اہم اور اچھے موضوع پر قلم اٹھایا ہے اور مختلف واقعات جمع فرما دیے ہیں کیونکہ واقعات کو بات دل و دماغ میں اتارنے میں بڑا دخل ہے۔ اللہ تعالیٰ قاری محمد صابر صفدر صاحب کی محنت کو قبول فرمائے اور ان کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ حق تعالیٰ ہم تمام کو بے ادبی سے محفوظ رکھے اور با ادب بنا دے۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

محتاج دعا
محمد الیاس گھمن
۲۰۱۱/۹/۳

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان
Tel: 061-514122
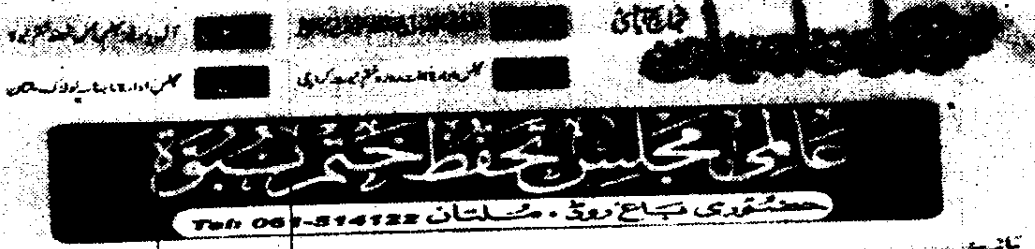
بسم اللہ الرحمن الرحیم

برادر مکرم مولانا محمد صابر صفدر زید مجدہٗ کی کتاب ''بے ادب بے نصیب'' کے چند صفحات نظر سے گذرے۔ موصوف نے سرور دو عالم ﷺ دیگر انبیا کرام، صحابہ کرام، اہل بیت عظام اور اسلاف امت و دیگر شعائر اسلام کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کرنے والے بدنصیبوں کے سینکڑوں واقعات جمع کر دیئے ہیں۔ تاکہ عبرت و موعظت حاصل ہو۔ امیر شریعت سید عطا اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: ''با خدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار'' کہ حضور ﷺ سے متعلق عقل سے فیصلہ نہ لو بلکہ عشق سے فیصلہ لو۔

اللہ پاک نے علماء اہل سنت والجماعت دیوبند کو مسلک اعتدال سے نوازا ہے۔ جہاں افراط و تفریط نہیں۔ ہمارے حضرت اقدس مولانا و سیدنا محمد عبد اللہ بہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے'' کہ غیر مقلد باعلم بے ادب اور بریلوی بے علم با ادب اور اہلسنت و الجماعت دیوبندی باعلم بھی با ادب بھی ہیں۔ ہماری جدید نسل کو اپنے اکابرین کی سیرت و سوانح کا مطالعہ کرنا چاہیے تاکہ مسلک اعتدال اور ادب و احترام نصیب ہو۔

برادرام مولانا محمد صابر صفدر لائق تبریک ہیں کہ انہوں نے گستاخوں کے واقعات جمع کر کے امت کو گستاخی کے انجام بد سے بچانے کی کوشش کی ہے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کی مساعی جملہ کو قبول فرما کر امت مسلمہ کی نئی نسل کے لیے مشعل راہ بنائیں۔

محمد اسماعیل شجاع آبادی
5-10-2011

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قبل از بعثت اور خیر القرون کے بعد امت کے بگاڑ پر امت کا درد رکھنے والے ہر واعظ، مبلغ، مصلح، داعی، اور مصنف نے معاشرے کے بگاڑ کا رونا رویا اور اس کے لیے اپنی ہمت سے بڑھ کر اصلاح امت کے لیے کوشاں رہے۔ حضرت مولانا محمد صابر صفدر صاحب سے مل کر اور گفتگو کر کے اور ان کی کتابوں کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ بھی اُسی قافلۂ حق شناس کے بچے کھچے لوگوں میں سے ایک ہیں۔ اصلاح امت کے لیے ہر دم نئی نئی تجاویز کرنا۔ اس غم میں رات کا آرام اور دن کا چین تک داؤ پر لگا دینا ایسے ہی لوگوں کا کام ہے۔ اُن کی تازہ تصنیف لطیف ''بے ادب بے نصیب'' میں موصوف نے اُن لوگوں کے سینکڑوں عبرتناک واقعات کو جمع کیا ہے جو کہ شعائر اللہ اور دیگر قابل ادب و احترام اشیاء وشخصیات کی بے ادبی کی وجہ سے اسی دنیا میں اس کا خمیازہ بھگت چکے ہیں اور آخرت میں کیا ہوگا وہ اللہ جل شانہٗ

اور اُس کے رسول ﷺ نے کھول کر بیان کر دیا ہے۔ جو اللہ چاہیں گے تو معاف کر دیں گے ورنہ بہت ڈرنے کا مقام ہے۔
مولانا موصوف نے ایک ایسے موضوع پہ قلم اٹھایا ہے جس پہ میری دانست کے مطابق اردو میں شاید یہ پہلا شاہکار ہے۔
عوام الناس خصوصاً آئمہ وخطباء کو چاہیے کہ اس کتاب کو مخیر حضرات کے تعاون سے زیادہ سے زیادہ شہر، قصبہ اور دیہات کے لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کریں تا کہ بگڑی ہوئی نوجوان نسل کی اصلاح کا سبب ہو۔ دعا ہے کہ اللہ جل شانہٗ مؤلف و مرتب موصوف کو اصلاح امت کے لیے اور زیادہ کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔
اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

فقط

محمد صابر سرہندی

خطیب جامع مسجد مجددیہ

منصورہ آباد، فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ ونظر ثانی

حضرت مولٰنا مفتی محمد اعظم صاحب ہاشمی مدظلہ صدر سُنّی دار الافتاء فیصل آباد

لَیس الْیَتِیْمُ الَّذِیْ قَدْمَاتَ وَالِدُہٗ
اِنَّ الْیَتِیْمَ یَتِیْمُ الْعِلْمِ و الْاَدَبِ

یتیم صرف وہ بچہ نہیں جس کا والد فوت ہو گیا ہو
یتیم وہ بھی ہے جو علم و ادب سے محروم رہا ہو

بندہ نے برادر مکرم قاری محمد صابر صاحب صفدر زید مجدہٗ کی نئی کتاب ''بے ادب بے نصیب'' طائرانہ نظر سے دیکھی، ان شاء اللہ بے ادب لوگوں اور بچوں، بچیوں کو ادب کی تعلیم دینے میں خوب سے خوب تر ہے۔ قاری صاحب نے اس کی تالیف میں غیر معمولی مشقت اٹھائی ہے اور بڑی عرق ریزی سے اکابر اہل سنت کی کتب سے قیمتی مواد جمع کر دیا ہے شاید اس موضوع پر اردو زبان میں یہ پہلی کتاب ہو گی جس میں شعائر اسلام اور دیگر محترم چیزوں کی بے ادبی کرنے والوں کے عبرتناک واقعات کثیر تعداد میں یکجا کر دیے ہیں۔ فللّٰہ الحمد۔

کسی مقدس و محترم ہستی کی توہین اور بے ادبی کہاں جائز ہے جبکہ اسلام میں عام مسلمان کی بے ادبی کرنا اور اُسے تکلیف پہنچانا حرام ہے چنانچہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ؎

مباش در پے آزار و ہر چہ خواہی کن
کہ در شریعت ما غیر ازیں گناہے نیست

(کسی کی بے ادبی اور تکلیف دینے کے در پے نہ ہو اور جو چاہے کر، کہ ہماری شریعت میں اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں ہے) جیسے ادب کرنے پر انعامات بہت ہیں اسی طرح بے ادبی کرنے کے نقصانات بہت ہیں حضرۃ حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ادب سے بہت سی نعمتیں ملتی ہیں اور بے ادبی سے نعمتیں چھن جاتی ہیں اس لیے میں بے ادبی کو گناہ سے زیادہ خطرناک سمجھتا ہوں۔

(آداب المعاشرت صفحہ ۲۳۴)

چنانچہ تفسیر عزیزی میں ہے کہ جو شخص آداب میں سستی کرتا ہے وہ سنت کی ادائیگی سے محروم ہو جاتا ہے اور جو سنت میں سستی کرتا ہے وہ فرائض کی ادائیگی سے محروم ہو جاتا ہے اور جو فرائض میں سستی کرتا ہے تو وہ معرفت الٰہیہ سے محروم کر دیا جاتا ہے عبارت یہ ہے:

من تهاون بالآداب عوقب بحرمان السنة و من تهاون بالسنة عوقب بحرمان الفرائض ومن تهاون بالفرائض عوقب بحرمان المعرفة۔

(جلد ۱ صفحہ ۴۳۲ سورۃ بقرہ تحت الآیہ **ضربت علیهم الذلة**)

اسی طرح محدث ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث رسول کی توہین اور بے ادبی کرنے والے دو شخصوں کے عبرتناک واقعات اپنی کتاب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۲۸۰-۲۷۹ پر نقل کیے ہیں۔ الامان والحفیظ۔

حقیقت یہ ہے کہ خود قرآن کریم میں ہے کہ جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچائی اور اُن کی بے ادبی کی تو اُن پر دنیا و آخرت میں لعنت برستی ہے اور دردناک عذاب ہو گا دیکھئے سورۃ احزاب آیت نمبر ۵۷۔ اسی

طرح سورۃ حجرات پ ۲۶ آیت نمبر ا ونمبر ۲ میں حضرۃ نبی کریم ﷺ کی مجلس کے آداب بیان کیے گئے اور ساتھ ہی بے ادبی کرنے والوں کا انجام بیان فرمایا گیا یعنی بے ادبی کرنے والوں کے تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے اور جو لوگ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بے ادبی کرنے والے ہیں ان پر نبی رحمت ﷺ نے خود لعنت کی بددعا فرمائی ہے۔ حدیث شریف یہ ہے۔ **لَعَنَ اللہُ مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ**۔ کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اُن لوگوں پر جو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی بے ادبی کرتے ہیں۔

(الکبائر للذہبی صفحہ ۱۸)

تفصیلی واقعات تو آپ آگے چل کر کتاب ''بے ادب بے نصیب'' میں پڑھیں گے اس وقت ہم صرف موجودہ دور کے چند بے ادب قسم کے لوگوں کا مختصر جائزہ پیش کرنا چاہتے ہیں ملاحظہ ہو۔

۱- فرقہ شیعہ نے اذان کے اندر اپنی طرف سے اضافہ کر کے اذان کی بے ادبی کی تو آج تک شیعہ لوگ اصلی اذان سے محروم ہیں، کلمہ میں اضافہ کیا تو اصلی کلمہ سے محروم ہو گئے شیعوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی چار بیٹیوں میں سے صرف ایک بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو مانتے ہیں باقی تین بیٹیوں کو آپ علیہ السلام کی حقیقی بیٹیاں نہیں مانتے حالانکہ اُن کی اپنی کتاب حیات القلوب، اصول کافی، تہذیب الاحکام وغیرہ میں حضور علیہ السلام کی سیدہ خدیجہ سے چار بیٹیاں ثابت ہیں مگر بے ادبی کرنے کی وجہ سے آج تک شیعہ قوم اور اُن کے مجتہد، وذاکرین کو توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہو رہی۔

۲- فرقہ غیر مقلدین یعنی نام نہاد اہل حدیث نے حضور نبی کریم ﷺ کی سنت مبارکہ ٹوپی پہننے کے عمل کی بے ادبی کی تو آج تک پوری قوم غیر مقلد فرقہ اہل حدیث اس سنت سے محروم ہیں اور ننگے سر ہی چلتے پھرتے ہیں اور حتیٰ کہ ننگے سر ہی نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اُن کے اپنے مفتی علامہ

محمد داؤد غزنوی لکھتے ہیں:

''ننگے سر رہنا سوائے احرام (حج وعمرہ) کے کہیں بھی عبادت نہیں البتہ ننگے سر رہنا عیسائیوں اور منافقوں سے مشابہت ہے۔'' (فتاویٰ علماء حدیث جلد ۴ صفحہ ۲۹۱ ؁ غیر)

دوسری جگہ لکھتے ہیں غرض کسی حدیث سے بھی بلا عذر ننگے سر کی عادت اختیار کرنا ثابت نہیں محض بے عملی یا بدعملی کی وجہ سے رواج بڑھ رہا ہے بلکہ جاہل لوگ تو اسے سنت سمجھنے لگے ہیں۔ (فتاویٰ علماء حدیث جلد ۴ صفحہ ۲۸۸)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

''کپڑا ہو تو (پھر بھی) ننگے سر نماز ادا کرنا یا ضد سے ہو گا یا قلت عقل سے۔'' (فتاویٰ علماء حدیث جلد ۴ صفحہ ۲۸۸)

اسی طرح تمام صحابہ کرام و اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم جو بیس رکعات تراویح پڑھتے رہے ان کو غلطی پر سمجھ کر فرقہ اہل حدیث نے آٹھ رکعت تراویح کا دعویٰ کیا اور اس پر عمل کر کے اُن مقدس ہستیوں کی بے ادبی کی تو آج تک ان کو ۲۰ تراویح پڑھنے کی توفیق نصیب نہیں ہوئی حالانکہ محدّث کبیر حضرت ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بیس رکعت تراویح پر اتفاق و اجماع تھا، دیکھئے مرقاۃ شرح مشکوٰہ۔

اجمع الصحابة علىٰ ان التراويح عشرون ركعة۔

(جلد ۳ صفحہ ۱۹۴)

اسی طرح صحیح بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۹۲۴ باب المصافحہ میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ مصافحہ دو ہاتھ سے لیا جاتا ہے اسی کے بعد دوسرا باب ہے (باب الاخذ بالیدین) دونوں ہاتھ پکڑنے کا بیان اس میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے

اپنے استاذ محترم محدث عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے حضرۃ حماد رحمۃ اللہ علیہ کا عمل بھی نقل کیا ہے کہ انہوں نے دو ہاتھ سے مصافحہ کیا اور اسی طرح طحطاوی علی المراقی میں لکھا ہے کہ مصافحہ دونوں ہاتھ سے لیا جاتا ہے یہی سنت ہے (**المصافحة بكلتا يديه**) مگر موجودہ اہل حدیث نے اس حدیث شریف کی توہین و بے ادبی کی اور فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کی تحقیق کی بھی بے ادبی کی تو آج تک موجودہ فرقہ اہل حدیث کو دونوں ہاتھ سے مصافحہ لینے کی سنت سے محروم کر دیا گیا۔

۳- فرقہ مودودیہ کے بانی منشی ابو الاعلیٰ مودودی نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مقدس ہستیوں کی بے ادبی تحریری طور پر کی اور تقریری طور پر بھی کی اور بغیر توبہ کیے مرنے کی وجہ سے اپنی آخرت بھی برباد کر لی اور اب تک کتنے پڑھے لکھے افراد، ڈاکٹرز، پروفیسرز صاحبان مودودی کی تعلیمات اور اسلام کے خلاف غلط نظریات و عقائد کی پیروی کر کے گمراہ ہو رہے ہیں، چنانچہ تمام اہل سنت والجماعت کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام معصوم ہیں گناہوں سے پاک ہیں اللہ تعالیٰ کی خصوصی حفاظت میں ہوتے ہیں (شرح فقہ اکبر صفحہ ۷ ۲ و شرح عقائد وغیرہ) مگر منشی مودودی لکھتا ہے:

> ''حضرت یونس سے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہو گئی تھیں اور غالباً انہوں نے بے صبر ہو کر قبل از وقت اپنا مستقر بھی چھوڑ دیا تھا۔'' (تفسیر تفہیم القرآن جلد ۲ صفحہ ۳۲۱ سورۃ یونس طبع اول)

حالانکہ کسی نبی نے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور نہ ہو سکتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے خود منتخب فرمایا ہوا ہے اور نہ ہی کوئی نبی بے صبر ہو سکتا ہے مگر منشی مودودی کی کافرانہ جرأت نے انبیاء کرام علیہم السلام پر بھی خطرناک حملے کیے۔ جن کی

تفصیل عنقریب طبع ہونے والی کتاب ''مودودیت کیا ہے؟'' میں آ چکی ہے جبکہ بعض نامراد جدّت پسند علماء، وکلاء، پروفیسرز ڈاکٹرز اب بھی یہ کہتے ہیں کہ ''جناب منشی مودودی صاحب سے (نعوذ باللہ) اسلام کو بہت فائدہ پہنچا۔'' ہم ان بے ادب حضرات کو صرف اتنا کہتے ہیں ؎

شرم تم کو مگر نہیں آتی

نوٹ: اب تفہیم القرآن کے موجودہ ایڈیشن سے یہ عبارت غائب کر دی گئی ہے مگر ہمارے پاس اصل موجود ہے۔

۴- فرقہ بریلویہ نام نہاد سُنّی قادری برکاتی کو حرمین شریفین یعنی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے آئمہ کرام کی بے ادبی کرنے پر بیت اللہ شریف کے امام اور مسجد نبوی ﷺ کے امام کے پیچھے جماعت کی نماز پڑھنے سے محروم کر دیا گیا اور اس بات پر کہ کسی بریلوی عطاری رضوی برکاتی انسان کی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے امام کے پیچھے نماز جائز نہیں اگر پڑھ لے تو لوٹائے وگرنہ فرض نماز چھوڑنے کا گناہ اس کے سر پر رہے گا، کے سلسلہ میں انچاس (۴۹) بریلوی علماء و مفتیان کے فتاویٰ چھپ چکے ہیں کتاب کا نام ''رضا خانیت اور تقدیس حرمین''۔

(مؤلف علامہ سعید احمد قادری، ناشر مکتبہ حنفیہ اردو بازار گوجرانوالہ طبع اول ۱۹۸۶ء)

حالانکہ عرب شریف کے عام آدمی کی بے ادبی بھی جائز نہیں وہاں کے آئمہ حضرات کو غلط کہنا اور ان کے پیچھے نماز جائز نہ ہونے کے فتاویٰ جاری کرنا کہاں جائز ہے۔ دیکھئے حدیث شریف میں ہے:

مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ یَدْخُلْ فِیْ شَفَاعَتِیْ وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِیْ۔ (ترمذی شریف)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے عرب والوں سے بغض رکھا وہ میری شفاعت میں داخل نہ ہوگا اور نہ اُسے میری محبت حاصل ہوگی۔ الامان والحفیظ۔

اسی طرح فرقہ بریلویہ نے اذان کے شروع میں صلوٰۃ وسلام کا اضافہ کیا کہ صلوٰۃ نہ پڑھیں تو اذان ناقص ہے (نعوذ باللہ) اور بعض بریلویہ نے اذان کے پانچ منٹ بعد صلوٰۃ کو پڑھنے کا معمول بنالیا ہے تو حضرت نبی کریم ﷺ کے تمام مؤذنین (حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہما، حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ وغیرہ) کی بے ادبی کرنے کی وجہ سے آج تک فرقہ بریلویہ کو اصل اذانِ بلالی کی سنت سے محروم کر دیا گیا ہے حالانکہ خود فرقہ بریلویہ کے بڑے عالم اور شیخ الحدیث غلام رسول سعیدی بریلوی (جامعہ نعیمیہ کراچی نمبر ۳۸) شرح مسلم شریف میں لکھتے ہیں:

> ''بہتر طریقہ یہ ہے کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں اذان دی جاتی تھی اسی طرح اذان دی جائے اور اذان کے ساتھ اپنی طرف سے کسی سابقہ اور لاحقہ کا اضافہ نہ کیا جائے۔'' (جلد ۱ صفحہ ۱۰۹۲ باب ۱۴۶)

اور جو لوگ اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا معمول بنائے ہوئے ہیں وہ بھی غور کریں کیونکہ اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی خود لکھتے ہیں کہ

> ''اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام ۷۸۱ھ میں شروع کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے نہیں تھا۔'' (احکام شریعت صفحہ ۱۰۳ حصہ اول مسئلہ نمبر ۹ ۳ غیر)

۵- فرقہ مماتی پتھری جس کے بانی علامہ گجراتی ہیں نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی قبر کی زندگی جو کہ بتعلق روح ان کو حاصل ہے کا انکار کر کے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی بے ادبی کرنے کی وجہ سے آج تک فرقہ مماتی

کو حضرت نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک یعنی روضہ مبارک پر صلوٰۃ و سلام پڑھنے سے محروم کر دیا گیا حالانکہ تمام اہل سنت والجماعت (حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی) کا اتفاق ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ اپنی قبر مبارک میں بتعلق روح زندہ ہیں بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام بھی اپنی قبروں مین بتعلق روح زندہ ہیں قطعی طور پر حوالہ کے لیے دیکھئے عربی زبان میں الحاوی للسیوطی جلد ۲ صفحہ ۱۳۹ طبع کوئٹہ۔ فارسی زبان میں اشعۃ اللمعات جلد ا صفحہ ۶۱۳، اردو زبان میں مقام حیات صفحہ ۶۲ زیادہ تفصیل کے لیے دیکھئے رحمت کائنات از حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ (اٹک) اور حیات انبیاء کرام و ہدایۃ الحیر ان فی تفسیر جواہر القرآن از حضرت مفتی سید عبد الشکور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اسی لیے فرقہ مماتی کو غیر مقلد بدعتی، گمراہ، اہل سنت والجماعت سے خارج سمجھا جائے سُنّی دیوبندی نہ سمجھا جائے کیونکہ تمام علماء دیوبند اہل سنت کا عقیدہ اُن کی معتبر کتاب **المُهَنَّدُ عَلَى الْمُفَنَّدُ** میں واضح تحریر ہے کہ

> ''نبی کریم ﷺ اپنی قبر مبارک میں بتعلق روح زندہ ہیں اور قبر پر حاضر ہو کر سلام پڑھنے والے کا سلام سنتے ہیں اور جواب بھی عنایت فرماتے ہیں اور دور سے درود شریف پڑھا گیا آپ کو فرشتوں کے ذریعہ پہنچا دیا جاتا ہے۔''

(مشکوٰۃ صفحہ ۸۷ سَنَدُہٗ جَیِّدٌ رواہ ابو الشیخ فی کتاب الثواب وفی فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۳۴۷ وفی المرقاۃ جلد ۲ صفحہ ۳۴۷)

اسی طرح یاد رکھیے جن لوگوں نے اسلام کے جس حکم اور عمل کی بھی بے ادبی کی ہے اللہ تعالیٰ اُن کو اس عمل اور حکم پر عمل کرنے سے محروم کر دیتے ہیں جیسے وہ آوارہ مزاج مسلمان گھرانے جنہوں نے ماڈرن اور فیشن کی پیروی میں مغربی اور

انگریزی تہذیب سے متاثر ہو کر شرعی پردہ کی بے ادبی کی اور مختلف انداز سے حکم الٰہی کا مذاق اڑایا تو اللہ تعالیٰ نے ایسے گھرانوں کو شرعی پردہ کی نعمت سے محروم فرما دیا حالانکہ چاہیے تو یہ تھا کہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے شرعی پردہ کے حکم کی عزت کرتے اور اپنی عورتوں کو ترغیب دیتے اور ماحول اسلامی بنا کر مغربی تہذیب کو گھر سے دھکا دے کر نکال دیتے جیسے اکبر الٰہ آبادی مرحوم کا شعر ہے:

تہذیبِ نو کے منہ پر وہ تھپڑ رسید کر
جو اس حرام زادی کا حُلیہ بگاڑ دے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ قاری صاحب کی کتاب ''بے ادب بے نصیب'' کا نفع بھی عام و تام فرمائے۔ آمین!!!

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو با ادب بننے کی توفیق عطا فرمائے بے ادبی کے گناہ سے حفاظت فرمائے کیونکہ حضرۃ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **مَنْ لَّمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا فَلَیْسَ مِنَّا** (مشکوٰۃ) کہ جو شخص ہمارے بڑوں کی بے ادبی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اس حدیث کی شرح میں حضرۃ حکیم الامت مجدّد الملت محمد اشرف علی چشتی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اب چھوٹے اپنے بڑوں کا ادب نہیں کرتے اسی وجہ سے (آج ہم میں) خیر و برکت رخصت ہوگئی ہے۔ (آداب المعاشرت صفحہ ۲۲۳)

فقط واللہ الحق وھو یھدی الی الحق

راقم الحروف محمد اعظم ہاشمی نیکوکارہ غفرلہ الغنی

صدر سُنّی دار الافتاء جامعہ حنیفہ امداد ٹاؤن شیخوپورہ روڈ فیصل آباد

۶- جولائی ۲۰۱۱ء - ۳/ شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ

جن کے بدنوں میں تھے دل پتھر کے اور دماغ تانبے کے
ہم انہی لوگوں کو احساسِ زیاں تک لے گئے ہیں

شعائر اسلام کی بے ادبی کرنے والوں کی سزا پر انتہائی عبرتناک اور قیمتی واقعات جنہیں پڑھ کر آپ بھی یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ واقعی سچ ہے کہ

بے ادب بے نصیب

مؤلف

قاری محمد صابر صفدر

خطیب
جامع مسجد محمدیہ ﷺ چناب نگر
رئیس

مدرسہ اقراء جاپان پارک نزد مدنی چوک فیکٹری ایریا سرگودھا

باب ①

اللہ تعالیٰ، انبیاء علیہم السلام، اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے ادب کو پانچ سزائیں

قیروان کے فقہاء کرام اور سحنون کے شاگردوں نے ابراہیم فزاری شاعر کے قتل کا فتویٰ دیا تھا کیونکہ اس بے ادب نے اپنے اشعار میں اللہ تعالیٰ، انبیاء علیہم السلام اور پیارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تھی۔ اس کو قاضی یحییٰ بن عمر کی عدالت میں جب پیش کیا گیا تو اس وقت عدالت میں دوسرے بھی بہت سے نامور فقہاء کرام موجود تھے۔ قاضی صاحب نے اُن سب کی موجودگی میں اس کی پھانسی اور قتل کا حکم دیا، چنانچہ

① اس کے پیٹ میں چھری گھونپ کر ہلاک کر دیا گیا۔

② پھر اسے الٹا پھانسی پر لٹکایا گیا۔

③ اور پھر اس کی لاش کو جلا دیا گیا۔

④ بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ جب پھانسی کی لکڑی ہٹائی گئی تو وہ لکڑی خود بخود چکر کھانے لگی جب اس بے ادب کا چہرہ قبلہ کی طرف سے پھر گیا تو لکڑی ٹھہر گئی لوگوں نے اس واقعہ کو اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی سمجھ کر بلند آواز سے تکبیر کہی (اللہ اکبر)

⑤ اس کے بعد ایک کُتا آیا اور اس بے ادب و گستاخ ابراہیم فزار کا خون پی گیا۔ قاضی یحییٰ بن عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح ارشاد فرمایا

کہ کُتا مسلمان کا خون نہیں پیتا۔ (کتاب الشفاء جلد ۲ صفحہ ۱۷۳) ہائے

تیرے دماغ تیرے دِل تیری رگ رگ میں
نبی ﷺ کے عشق کا سودا نہیں تو کچھ بھی نہیں

اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبروں کی بے ادبی کرنے والے کا کتے نے آکر خُون چوس لیا۔۔۔؟

مسلمانو! سوچنے کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اللہ کے پیارے پیغمبروں کی بے ادبی کرنے والے کو جہاں مسلمانوں نے سخت سے سخت سزائیں دی ہیں وہیں پر اللہ تعالیٰ کی ایک ادنیٰ سی بے زبان مخلوق کُتا بھی اس کو سزا دینے میں پیچھے نہ رہ سکا اور اس نے بھی آکر اس بے ادب و گستاخ کا خون چُوس لیا۔ واقعی سچ ہے کہ

اک جانور ہی سے لے سبق اے انسان تو
انسان بن کر نہ بن حیوان تو

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بے ادبی کرنے والے کو ایک ہی چوٹ میں مار دینے پر سونیکیاں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جانِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص وزغہ (یعنی گرگٹ) کو ایک (ہی) چوٹ میں مارے اس کے لیے سو نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسری چوٹ میں مارنے والے کو اس سے کم اور تیسری چوٹ میں مارنے والے کو اس سے کم۔ (مسلم شریف)

اور جب پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ گرگٹ کو یہ سزا کس وجہ سے ملی تو فرمایا: **کَانَ ینفخ عَلٰی اِبْرَاھِیْم۔** یعنی جب نمرودیوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کے لیے آگ جلائی تو یہ گرگٹ آگ بھڑکانے کے لیے پھونکیں

مارتا تھا اس بے ادبی کی وجہ سے اس کو یہ سزا ملی کہ جو اسے ایک چوٹ میں مارے گا اسے سو نیکیاں حاصل ہوں گی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بے ادبی کرنے والے کی ساری نسل ہی وبال کی زد میں دو قابل غور باتیں؟

۱- قابل غور بات ہے کہ جب ایک غیر مکلّف کو اتنی سی بے ادبی پر یہ سزا ملی کہ اس کی ساری نسل ہی اس وبال کی زد میں آ گئی تو جو مکلّف۔ انسان بے ادبی کرے تو اس کی کیا سزا ہو گی؟

۲- پھر یہ بھی دیکھو کہ گرگٹ نے اللہ تعالیٰ کے خلیل سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بے ادبی کی تو اس کو اتنی سخت سزا ملی تو جو اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کرتے ہیں ان کو کتنی سخت سزا ملے گی کیونکہ

خدا کے انبیاء علیہم السلام سارے مینوں شہزاد پیارے نے
حسین رضی اللہ عنہ ابن علی رضی اللہ عنہ کا ہے جو نانا سب سے پیارا ہے
دیوانوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دیوانہ سب سے پیارا ہے
زمانوں میں بھی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ سب سے پیارا ہے

وحی الٰہی اور اسلام کے بے ادب کو زمین نے بھی قبول نہ کیا، اس کو دفن کرتے زمین باہر نکال پھینکتی

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص تھا جو نبی الرحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی لکھتا تھا وہ مرتد ہو گیا اور مشرکوں سے جا ملا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں جب اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو زمین قبول نہیں کرے گی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میرے والد ابوطلحہ نے مجھ کو بتایا کہ جب میں اس مقام پر

پہنچا جہاں اس شخص کی موت و تدفین ہوئی تھی۔ تو دیکھا کہ وہ قبر سے باہر پڑا ہوا ہے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ اس کو کیا ہوا کہ قبر سے باہر پڑا ہوا ہے۔ لوگوں نے جواب دیا کہ ہم اس شخص کو کئی بار دفن کر چکے ہیں لیکن زمین اس کو قبول نہیں کرتی۔ ہر مرتبہ ایسا ہوا کہ ہم اس کو دفن کر کے گئے اور جب آ کر دیکھا تو باہر پڑا ہوا پایا۔ آخر تنگ آ کر ہم نے اس کو دفن کرنا ہی چھوڑ دیا۔ (بخاری و مسلم)

عبرت: یہ شخص پہلے عیسائی تھا پھر مسلمان ہو گیا چونکہ لکھنا پڑھنا جانتا تھا اس لیے پیارے آقا ﷺ نے اس کو وحی کی کتابت پر مامور فرما دیا لیکن پھر نہ معلوم کیا ہوا کہ اسلام سے پھر گیا اور مرتد ہو کر دوبارہ عیسائی بن گیا اور مخالفین اسلام یعنی مشرکوں کی صف میں شامل ہو گیا اس بات سے پیارے آقا ﷺ کو سخت تکلیف ہوئی اور زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے کہ اس شخص کو تو زمین بھی قبول نہیں کرے گی اور اس کی لاش کو اپنے اندر سے باہر پھینک دے گی۔ چنانچہ پھر ایسا ہی ہوا جب وہ شخص مرا تو اس کے ساتھی مشرکوں نے اس کی لاش کو دفن کر دیا جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ اس کی لاش قبر سے باہر پڑی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ محمد ﷺ اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے کہ قبر کھود کر اس کی لاش کو باہر ڈال دیا۔ پھر انہوں نے بڑی محنت سے جہاں تک قبر کھود سکتے تھے بہت ہی گہری قبر کھودی اور اس کو دفن کر دیا۔ لیکن جب اگلی صبح کو پھر آ کر دیکھا تو لاش قبر سے باہر پڑی ہوئی تھی اب ان کو احساس و یقین ہوا کہ یہ کسی آدمی کا کام نہیں ہے چنانچہ وہ مایوس و شرمندہ ہو کر واپس لوٹ گئے اور اس بے ادب کی لاش کو اسی جگہ پڑے رہنے دیا۔ (مظاہر حق جدید جلد ۵ صفحہ ۴۶۵) ہائے!!

نہ اٹھ سکے گا قیامت تلک خدا کی قسم
جس کو نبی ﷺ نے نظر سے گرا کے چھوڑ دیا

اللہ تعالیٰ کی بے ادبی کرنے کا انجام اور سونے کی ستّر کشتیاں

ایک نوجوان لڑکا کسی سلطنت کا بادشاہ بنا دیا گیا مگر اس کو یہ فکر لاحق ہوئی کہ میری بادشاہت جلدی ختم نہ ہو جائے تو اس بارے میں اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو علماء کرام ہی بتا سکتے ہیں یہ سُن کر بادشاہ نے اپنی سلطنت کے علماء وصلحاء کو بلوایا اور کہا کہ آپ لوگ میرے پاس رہیں جو بات اطاعت الٰہی کی ہو اس کا مجھے حکم دیں اور جو بات نافرمانی کی ہو اس سے مجھے باز رکھیں۔ چنانچہ علماء صلحاء کی جماعت نے بادشاہ کی خواہش کے مطابق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل شروع کر دیا جس کی برکت سے چار سو سال تک اس بادشاہ کی سلطنت قائم رہی۔ مگر اس سلسلۂ عظیم کو ابلیس لعین کب دیکھ سکتا تھا؟ اس نے موقعہ پا کر بادشاہ کو اس صراط مستقیم سے ڈگمگا دیا وہ اس طرح کہ ایک دن ابلیس بادشاہ کے پاس پہنچا تو بادشاہ نے اس اجنبی کو دیکھ کر پوچھا کہ تو کون ہے؟ تو نہایت جرأت سے صاف کہہ دیا کہ میں تو ابلیس ہوں مگر یہ تو بتلایے کہ آپ کون ہیں؟ بادشاہ نے جواب دیا کہ میں ابن آدم ہوں یعنی انسان ہوں ایک آدمی ہوں۔ بادشاہ کے اس جواب پر ہی ابلیس نے اس پر پھندہ ڈال دیا اور کہنے لگا کہ اگر آپ آدمی یعنی اولاد آدم ہوتے تو اب تک تو تم کبھی کے مَر چکے ہوتے تو تم قابل تعریف ہو بلکہ قابل پرستش معبود ہو لوگوں کو اپنی عبادت کی طرف دعوت دو۔ ابلیس نے کچھ اس طرح یہ گفتگو کی کہ بادشاہ کے دل میں اُتر گئی اور اس نے ممبر پر چڑھ کر لوگوں سے کہا کہ لوگو! اب تک میں نے ایک بات تم سے پوشیدہ رکھی تھی مگر آج اس کے اظہار کا وقت آ ہی گیا۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں چار سو سال سے تم پر حکومت کر رہا ہوں اگر میں اولاد آدم سے کوئی آدمی ہوتا تو دوسرے لوگوں کی طرح میں بھی کب سے مَر چکا ہوتا۔ لہٰذا تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ میں تمہارا رب ہوں معبود ہوں اب تم کو میری

عبادت کرنی چاہیے۔ بادشاہ کے اس اعلان کے بعد جس میں کھلم کھلا شرک تھا اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے نبی کے پاس وحی بھیجی کہ اس بے ادب بادشاہ کو اطلاع کر دو کہ جب تک وہ راہِ راست پر قائم رہا میری بے ادبی نہیں کی میرا فرمانبردار رہا میں نے اس کی سلطنت کو قائم اور ثابت رکھا مگر اب جبکہ وہ کھلا کھلا گمراہ ہو چکا ہے بے ادب بن چکا ہے تو قسم ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی کہ میں اس بے ادب و گستاخ کو ختم کر دوں گا (بس پھر کیا ہوا) بختِ نصر نے اس بادشاہ پر حملہ کر کے اس کو قتل کیا اور ستر (۷۰) کشتیاں سونے کی بھر کر لے گیا۔ اس طرح خُدا کے اس نافرمان اور بے ادب کی بادشاہت اور خود ساختہ خدائی سب خاک میں مل گئی۔

(قلیوبی، وحکایتوں کا گلدستہ صفحہ ۶۸، از حضرت مولانا سعید احمد دہلوی رحمہ اللہ)

اللہ تعالیٰ کی بے ادبی کرنے والے متکبّر کو ایک ہی جملے نے خوبصورت سے بدصورت بنا دیا

نوفل بن ماحق کہتے ہیں کہ نجران کی مسجد میں، میں نے ایک نوجوان کو دیکھا بڑا لمبا چوڑا قد، بھرپور جوانی کے نشہ میں چُور بانکا ترچھا اچھے رنگ وروپ والا خوبصورت شکل کا مالک، نوفل کہتے ہیں کہ میں نگاہیں جما کر اس کے جمال وکمال کو دیکھنے لگا۔ تو اُس نے کہا: کیا دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا کہ آپ کے حُسن و جمال کا مشاہدہ کر رہا ہوں اور تعجب ہو رہا ہے (کہ کتنا خوبصورت انسان اللہ نے بنایا ہے) نوفل کہتے ہیں کہ اس بے ادب نے آگے سے جواب دیا کہ تو ہی کیا خود اللہ تعالیٰ کو بھی تعجب ہو رہا ہے۔ (استغفر اللہ) بس اس کلمہ کے کہتے ہی وہ گھٹنے لگا اور اس کا رنگ وروپ اُڑنے لگا اور قد پست ہونے لگا یہاں تک کہ ایک بالشت کے بقدر رہ گیا جسے اس کا کوئی قریبی رشتہ دار آستین میں ڈال کر لے گیا۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۴ صفحہ ۱۲۳)

اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی نہ رہنے والے ستر سالہ بے ادب عابد کا۔۔۔انجام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک شخص اپنے بخل کی وجہ سے ملعون کے نام سے مشہور تھا ایک دن ایک شخص اس کے پاس آیا کہ جو جہاد کا ارادہ رکھتا تھا۔ اس سے کہنے لگا کہ اے ملعون! مجھے کچھ ہتھیار دے دے جو جہاد میں میرے تو کام آئیں گے اور تیرے لیے دوزخ سے رہائی کا سامان ہوگا۔ اس نے منہ پھیر لیا اور کچھ نہ دیا۔ وہ آدمی واپس چل دیا۔ ابھی وہ واپس جا ہی رہا تھا کہ ملعون کو ندامت ہوئی تو فوراً اسے آواز دے کر بلایا اور اسے اپنی تلوار دے دی۔ وہ آدمی تلوار لے کر واپس لوٹا۔ راستے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ان کے ساتھ ایک عابد تھا جو ستر برس سے عبادت میں مصروف تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس شخص سے پوچھا کہ یہ تلوار کہاں سے لائے ہو؟ وہ شخص بولا کہ ملعون نے دی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ملعون کے اس صدقہ سے بہت خوش ہوئے۔ ادھر ملعون اپنے دروازہ پر بیٹھا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام عابد کے ساتھ وہاں سے گزرے۔ ملعون کے جی میں آئی کہ اُٹھ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے عابد ساتھی کے چہرہ کو ایک نظر دیکھ لوں۔ یہ اُٹھ کر دیکھنے لگا تو عابد نے کہا کہ میں تو اس ملعون سے بھاگتا ہوں کہیں اپنی آگ میں مجھے بھی نہ جلا دے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ میرے (عابد) بندے کو بتاؤ کہ اس (ملعون) گنہگار کو اس کے (تلوار) صدقہ کرنے کی بدولت اور تمہاری محبت کی وجہ سے میں نے بخش دیا اور اسے یہ بھی بتاؤ کہ وہ جنت میں تیرا ساتھی ہوگا۔ عابد کہنے لگا بخدا۔۔۔! مجھے تو اس کے ساتھ جنت میں بھی جانا گوارہ نہیں اور نہ ہی مجھے ایسا ساتھی پسند ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو (دوبارہ) وحی بھیجی کہ میرے اس عابد بندے کو کہہ دو کہ تجھے میرا فیصلہ پسند نہ آیا

اور میرے ایک بندہ کو تو نے حقیر سمجھا لہٰذا ہم نے (اب) تجھے ملعون اور دوزخی بنا دیا اور تیرے جنت کے محلات کا اس کے دوزخ والے مقامات کے ساتھ تبادلہ کر دیا ہے۔ اب میں نے تیرے جنت والے درجات اپنے اس بندے کے لیے اور اس کا دوزخ والا ٹھکانہ تیرے لیے طے کر دیا ہے۔ (تنبیہ الغافلین ص ۲۹۷)

مانگو ہر دم خدا کی پناہ دوستو
رب نہ دکھلائے روزِ سیاہ دوستو
حشر میں ہوں گے ہم سب کے سب سرخرو
ساتھ ہو گا اگر زادِ راہ دوستو

محمد صابر سرہندی

اللہ تعالیٰ کی بے ادبی کرنے والا بے ادب دس قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر مرا

حمزہ بسیونی مصر کے صدر جمال عبد الناصر کی جیل میں مسلمانوں پر بہت ظلم ڈھاتا تھا اور ساتھ ہی ایک نہایت ہی تکلیف دہ جملہ بولا کرتا تھا کہ کہاں ہے تمہارا معبود میں اُسے لوہے کی سلاخوں میں بند کروں گا۔ (نعوذ باللہ) چنانچہ قاہرہ سے اسکندریہ جاتے ہوئے اس کی گاڑی کا ایک لوہے سے ہی لدے ہوئے ٹرالے سے حادثہ ہو گیا اور لوہا ہی اس کے سر میں داخل ہو گیا۔ اطباء اس کے جسم سے تھوڑا سا لوہا نکالنے میں کامیاب ہو سکے۔ باقی اس کے جسم ہی میں رہ گیا۔ یوں یہ اللہ تعالیٰ کا بے ادب دس قسم کی بیماریوں میں کئی سال تک مبتلا رہا لیکن طبیب اس کے علاج سے عاجز تھے یہاں تک کہ اسی جیل میں ہزار ہا ملازموں کے سامنے یہ بدنصیب تڑپتے تڑپتے مر گیا۔ (از لاتحزن)

ادبِ الٰہی کا تقاضا یہ ہے کہ یہاں فقط اسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے جائیں

خلیفہ دوم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ حرمِ مکہ شریف میں تشریف لائے مطاف میں آپ کی ملاقات وقت کے بادشاہ ہشام بن عبد الملک سے ہوئی۔ ہشام نے سلام کیا اور عرض کی کہ حضرت! کوئی ضرورت ہو تو حکم فرمایئے تاکہ میں آپ کی کوئی خدمت کر سکوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہشام! مجھے بیت اللہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر غیر اللہ سے حاجت بیان کرتے ہوئے شرم آتی ہے (اور یہ سخت بے ادبی ہے) ادب الٰہی کا تقاضا یہ ہے کہ یہاں فقط اسی کے سامنے ہاتھ پھیلایا جائے۔ ہشام لا جواب ہو کر خاموش ہو گیا۔ قدرتاً جب آپ رحمۃ اللہ علیہ حرم شریف سے باہر نکلے تو ہشام بھی عین اسی وقت باہر نکلا۔ آپ کو دیکھ کر قریب آیا اور پھر کہنے لگا کہ حضرت! اب فرما دیجئے کہ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں آپ نے فرمایا: ہشام بتاؤ میں تم سے کیا مانگوں۔ دین یا دنیا؟ ہشام جانتا تھا کہ دین کے میدان میں تو آپ کا شمار وقت کی بزرگ ترین ہستیوں میں ہوتا ہے لہٰذا کہنے لگا کہ حضرت آپ مجھ سے دنیا مانگیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً جواب دیا کہ اے ہشام! دنیا تو میں نے کبھی دنیا بنانے والے خالق و مالک سے نہیں مانگی بھلا تم سے کہاں مانگوں گا؟ یہ سنتے ہی ہشام کا چہرہ لٹک گیا۔ واقعی

جو مانگنا ہے خالقِ ارض و سما سے مانگ
کیوں مانگتا ہے بندوں سے اپنے خدا سے مانگ

اللہ تعالیٰ کے دین کی بے ادبی کرنے والے کا انجام اور ادب کرنے والے کا انعام

ایک روایت میں ہے کہ بنی اسرائیل میں دو آدمی تھے۔ ایک بہت بڑا عابد اور دوسرا بہت بڑا فاسق اور فاجر تھا۔ جب عابد فوت ہوا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو

بذریعہ وحی بتایا گیا کہ یہ دوزخ میں ہے۔ جب فاسق و فاجر فوت ہوا تو بتایا گیا کہ وہ جنتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عابد کی بیوی سے دریافت فرمایا کہ اس کے عمل کیا (اور کیسے) تھے وہ کہنے لگی کہ آپ جانتے ہیں کہ وہ عبادت میں لوگوں سے بہت آگے تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر پوچھا کہ اور کوئی خاص عمل ہے تو بتاؤ؟ وہ کہنے لگی کہ بستر پر لیٹتے وقت وہ یہ کہا کرتا تھا کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دین برحق ہے تو پھر تو ہمارے مزے ہوں گے یعنی اللہ تعالیٰ نے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دین دیا تھا اس میں وہ شک کرتا تھا اور فاسق و فاجر کی بیوی سے پوچھا گیا تو وہ کہنے لگی کہ آپ سب جانتے ہیں کہ وہ سب سے زیادہ گنہگار تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر پوچھا کہ کوئی خاص عمل ہو تو بتاؤ؟ تو اس بی بی نے بتایا کہ وہ بستر پر لیٹتے وقت کہا کرتے تھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى۔

کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جو دین لے کر آئے میں اُس پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں (کہ اس میں کوئی شک نہیں) (تنبیہ الغافلین صفحہ ۵۰۰)

برادران اسلام! دیکھو اس عابد نے اللہ تعالیٰ کے سچے دین میں ذرا سا شک کیا تو تباہ ہو گیا اور فاسق و فاجر نے اللہ تعالیٰ اور اس کے سچے دین پر سو فیصد کامل یقین رکھا تو بخشا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے سچے سُچے دین پر کامل یقین نصیب فرمائے۔ آمین اور اگر کامل یقین نہ ہوا تو پھر ہمارا حال بھی وہی ہے کہ جو بابا حضرت غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ

نماز پڑھنا کم زنانہ تے روزے رکھنا صرفہ روٹی
ممبراں تے چڑھ چڑھ بانگاں دیون نیت جنہاں دی کھوٹی
تے حج تے اولو کی پئے جاون جھڑے ہوون کم تروٹی
غلام فریدا جے رب نوں ملنا کر صاف اندر دی کوٹھی

باب ۲

❁❁❁

اپنی ذات پر تو ہر ستم سہہ جائے گا مُسلم
مگر تنقید آقا ﷺ پر گوارا کر نہیں سکتا

❁❁❁

چھبے سرکار ﷺ کے پیروں میں گر کانٹا بھی تو مومن
سلامت اپنا سَر ہو یہ گوارا کر نہیں سکتا

❁❁❁

میں اپنی جان لُٹا سکتا ہوں ناموسِ رسالت پر
مگر گُستاخیٔ سرور ﷺ گوارا کر نہیں سکتا

❁❁❁

امام الانبیاء ﷺ کی شان اقدس میں یہ بے باکی
آزادی اِس قدر صفدر گوارا کر نہیں سکتا

حضور ﷺ کی کہانی حضور ﷺ کی زبانی

ایک مرتبہ نبی آخر الزمان ﷺ نے حضرت جبریل امین سے پوچھا کہ اے جبریل تمہاری عمر کتنی ہے؟ تو حضرت جبریل امین نے عرض کیا کہ حضور مجھے کچھ خبر نہیں۔ ہاں اتنا جانتا ہوں کہ چوتھے آسمان پر ایک تارہ ستر ہزار سال کے بعد چمکتا تھا۔ میں نے اس تارے کو بہتر ہزار مرتبہ چمکتے ہوئے دیکھا ہے۔ رحمت عالم ﷺ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا:

وَعِزَّتِیْ رَبِّیْ اَنَا ذَالِكَ الْكَوْكَبُ۔

ترجمہ: میرے رب کی عزت کی قسم میں ہی وہ چمکتا تارہ تھا۔

(روح البیان جلد ۱ صفحہ ۹۷۴)

حضور ﷺ کی زبانی حضور ﷺ کے والدین کی کہانی

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ میرے آباؤ اجداد میں حضرت آدم علیہ السلام سے اب (یعنی حضرت عبد اللہ پاک) تک زنا نہیں ہوا بلکہ سب کے سب نکاح سے پیدا ہوئے ہیں۔ ابن الکلبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کی پانچ سو ماؤں کے بارے میں دیکھا لیکن میں نے ان میں کوئی ایک جگہ بھی زنا نہیں پایا اور نہ ہی کوئی وہ امر پایا کہ جس پر جاہلیت کے لوگ تھے۔

(کتاب الشفاء)

حضور ﷺ کی کہانی حضور ﷺ کے والدین کی زبانی

جناب رسول پاک ﷺ ختنہ شدہ اور ناف کٹی ہوئی پیدا ہوئے تھے۔ آپ ﷺ کی والدہ محترمہ سیدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو پاک اور صاف جنا تھا کہ جس میں کسی قسم کی کوئی ناپاکی نہ تھی۔ (حوالا بالا)

پیارے آقا ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے جو عجائبات دیکھے ان میں یہ بھی دیکھا کہ ولادت کے روز آپ ﷺ کو چاندی کے برتن میں بھری ہوئی کستوری سے سات مرتبہ غسل دے کر ایسے حریری کپڑے میں لپیٹا گیا کہ جس کپڑے میں مُشک اذفر کے دھاگے تھے۔ اس واسطے پیارے آقا ﷺ کا جتنا بھی ادب واحترام کیا جائے کم ہے۔ کیونکہ میرا تصور صفدرؔ

خُدا فرمایا محبوبا زمانے سارے تیرے نے
عرش والے فرش والے دیوانے سارے تیرے نے
اذاناں وچہ نمازاں وچہ دروداں وچہ سلاماں وچہ
سوہنیاں ہر طرف گونجن ترانے سارے تیرے نے
میں خالق ساری دنیاں دا توں قاسم ساری دنیاں دا
کسے منگتے نوں ناں موڑیں خزانے سارے تیرے نے
امیراں نال کردا اے محبت ہر کوئی لوگو!
غریباں نال محبوبا یارانے سارے تیرے نے

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی تعظیم اور ادب کو فرض قرار دیا ہے

ابن القاسم رحمۃ اللہ علیہ نے عتبیہ میں لکھا ہے کہ جو کوئی نبی کریم ﷺ کو گالی دے یا آپ ﷺ پر کوئی عیب لگائے یا آپ ﷺ میں کوئی نقص نکالے تو اسے قتل کیا جائے اور ساری اُمت کے نزدیک اس کو قتل کرنے کا حکم اس طرح ہے کہ جس طرح زندیق کو قتل کرنے کا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی تعظیم وتوقیر اور ادب کو فرض قرار دیا ہے۔ (کتاب الشفاء جلد ۲ صفحہ ۳۶۹) واقعی سچ ہے کہ

تو فخر و کون و مکاں زبدۂ زمین و زماں
تو بوئے گُل ہے اگر مثلِ گُل ہیں اور نبی

امیر لشکر پیغمبراں شہِ ابرار
تو نور شمس گر اور انبیاء ہیں شمس و نہار

(محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ)

برادران اسلام! آپ اپنی دُعاؤں میں جہاں اللہ پاک سے یہ دعا مانگیں کہ یا اللہ ہمیں اپنے پیارے آقا ﷺ کی ہر قسم کی توہین و بے ادبی سے بچا کے رکھنا وہیں پر یہ دُعا بھی ضرور مانگا کریں کہ

یا رب ایسی دے محبت نبی ﷺ پاک کی
رہے نہ باقی دِل میں الفت کسی اور ذات کی

جو کوئی نبی کریم ﷺ کو گالی دے تو اُسے قتل کیا جائے اور اس گُستاخ کی توبہ بھی قبول نہ کی جائے

مبسوط میں حضرت عثمان بن کنانیہ سے مروی ہے کہ جو شخص مسلمان ہو کر نبی کریم ﷺ کو گالی دے تو اسے قتل کیا جائے یا زندہ سولی دے دی جائے اور اس کی توبہ قبول نہ کی جائے اور حاکم وقت کو اختیار ہے کہ اس کو زندہ سولی دے یا اس کی گردن اڑا دے۔ ابو مصعب رحمۃ اللہ علیہ اور ابن ابی اویس رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ہم نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے سُنا ہے وہ فرماتے تھے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کو گالی دے یا بُرا کہے یا کوئی عیب لگائے یا آپ ﷺ پر کوئی نُقص عائد کرے تو اُسے قتل کیا جائے چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر اور اس کی توبہ بھی قبول نہ کی جائے۔ حوالہ بالا۔

برادرانِ اسلام! اس کی توبہ قبول کیوں نہ کی جائے (میرا تصور صفدر) اس لیے کہ گستاخِ رسول کی توبہ بھی ایسی ہی ہوتی ہے جیسا کہ ایک شاعر نے ایک ایسے ہی توبہ کرنے والے کے متعلق کہا ہے کہ

توبہ کی پھر توبہ کی ہر بار توبہ توڑ دی
اُس کی اِس توبہ پر توبہ بھی توبہ کر اُٹھی

حضور ﷺ کی بے ادبی کرنے والا کافر ہے جو کوئی اُس کے کُفر میں شک کرے وہ بھی کافِر ہے

محمد بن سحنون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پوری اُمت کا اس بات پر اجماع ہے کہ شاتم النبی یا وہ شخص جو آپ ﷺ میں کوئی نقص نکالے (تو ایسا شخص) کافر اور مستحق عذاب ہے اور پوری امت کے نزدیک واجب القتل ہے اور جو شخص ایسے کافِر اور مستحق عذاب ہونے میں شک کرے وہ خود (بھی) کافر ہے۔

(حوالہ بالا صفحہ ۳۶۹)

کیوں ختم نبوت کا تمہیں پاس نہیں
توہین رِسالت کا بھی احساس نہیں

جو کوئی پیارے آقا ﷺ میں کسی قسم کا نقص نکالے اسے توبہ کرائے بغیر قتل کر دیا جائے

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگردوں کا مسلک ہے کہ جو شخص بھی نبی اکرم ﷺ میں کسی قسم کا نقص نکالے (تو) اسے توبہ کرائے بغیر قتل کر دینا چاہیے۔ (حوالہ بالا صفحہ ۳۷۲)

دنیا میں کوئی بھی مسلمان عالم ایسا نہیں ہے کہ جو آپ ﷺ کو گالی دینے والے کو قتل کرنے کا قائل نہ ہو

ابو سلیمان خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں، مسلمان علماءِ کرام میں سے کسی ایسے ایک شخص کو بھی نہیں جانتا کہ جو آپ ﷺ کو گالی دینے والے کو قتل کرنے کا قائل نہ

ہو جبکہ وہ مسلمان ہو۔ (حوالہ بالا ۳۶۹) فقہہ شافعی کی مشہور کتاب التہذیب میں ہے:

مَنْ سَبَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل حَدًا۔

ترجمہ: ''جو بھی رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کا مرتکب ہوگا اس کو قتل کیا جائے گا۔''

جو کوئی کسی بھی نبی کو گالی دے اُسے ماردو، پیارے آقا ﷺ کا فیصلہ

خلیفہ چہارم سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کسی بھی نبی کو گالی دے اسے ماردو۔ (حوالا بالا) کیونکہ

میں اُن کے سوا کس پر فِدا ہوں یہ بتا دے
لا مجھ کو دِکھا اُن کی طرح کوئی اگر ہے

رسول اللہ ﷺ کی بے ادبی کی بات کسی ایسے شخص کی زبان سے نکل ہی نہیں سکتی کہ جس کا ایمان سلامت ہو

ابو محمد بن زید القیتروانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کو (بھی) قتل کرنے کا فتویٰ دیا جس نے کچھ لوگوں کو نبی کریم ﷺ کے حُلیہ مبارک کے بارے میں گفتگو کرتے سُنا عین اُسی وقت ایک بدشکل آدمی وہاں سے گزرا تو اس نے کہا کہ تم لوگ اُن کا حُلیہ معلوم کرنا چاہتے ہو؟ لوگوں نے کہا ہاں! تو اس (بے ادب) آدمی نے اسی بدشکل اور بد ہیئت داڑھی والے شخص کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ (نعوذ باللہ) وہ ایسے ہی تھے۔ ابو محمد زید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس بے ادب اور کم بخت کی توبہ قبول نہ کی جائے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس لیے کہ اس بدبخت نے جھوٹ کہا اور یہ ایسی بات کسی ایسے شخص کی زبان سے نکل ہی نہیں سکتی کہ جس کا ایمان سلامت ہو۔ (حوالا بالا ۳۷۰)

واقعی سچ ہے کہ

گناہ کیا دیتا ہے اختر
بس لعنتیں بے شمار

خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کی ذرا سی بھی بے ادبی کی سزا قتل ہے

حضرت ابراہیم بن حسین بن خالد الفقیہ رحمۃ اللہ علیہ نے گستاخ رسول کو قتل کرنے کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے اس عمل سے دلیل پکڑی ہے کہ انہوں نے مالک بن نویرہ کو محض اس لیے قتل کر دیا تھا کہ اس بے ادب نے حضور نبی کریم ﷺ کو تمہارے ساتھی کہا تھا تمہارے رسول ﷺ نہیں کہا تھا۔

(کتاب الشفاء جلد ۲ صفحہ ۳۶۹)

یا رب روگ جتنے بھی ہیں سب کے سب دھو دے
مجھے بھی عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح ڈبو دے

پیارے آقا ﷺ کی ذرا سی بے ادبی بھی گوارا نہیں

برادران اسلام! اس واقعہ سے اب آپ ہی اندازہ لگا لیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پیارے آقا ﷺ سے کتنا پیار تھا اور کتنی محبت وعقیدت تھی کہ ذرا سی بھی بے ادبی اور گستاخی سننا گوارا نہ تھی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ

اِک عشق مصطفیٰ ﷺ ہے اگر ہو سکے نصیب
ورنہ رکھا ہی کیا ہے اس جہانِ خراب میں

گستاخِ رسول ﷺ کی سرِ بازار گردن اُڑا دی گئی؟

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک دفعہ بنو حنیفہ کی مسجد سے گزرے تو معلوم ہوا کہ یہ لوگ مسیلمہ کذّاب کے پیروکار ہیں تو ان سب کو طلب کیا اور ان سے توبہ کرائی لیکن ابن النواحہ نے انکار کیا تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سرِ

بازار اس گستاخ (و بے ادب) کی گردن اُڑا دی اور پھر فرمایا کہ جو شخص اس بے ادب کا عبرتناک منظر دیکھنا چاہے تو وہ بازار میں جا کر دیکھ سکتا ہے۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الرسل)

واقعی سچ ہے کہ

قدر پانی دا مچھلی جانے یا جانے مُرغابی
قدر نبی ﷺ دا اللہ جانے یا جانے اصحابی رضی اللہ عنہ

حضور ﷺ کو گالی دینے والے بے ادب کو قتل کر دیا گیا

ایک شخص نبی کریم ﷺ کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کون شخص ہے جو میرے اس دشمن (اور بے ادب) کو ٹھکانے لگائے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں اور پھر انہوں نے جا کر اس ملعون کو واصل جہنم کیا۔ (حوالہ بالا)

اگر کوئی عورت بھی حضور ﷺ کی بے ادبی کرے تو اسے بھی قتل کیا جائے گا

ایک عورت نبی کریم ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا **من یکفینی عدوی** کون میری اِس دشمن کی زبان بند کرے گا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ (ہی) اٹھے اور جا کر اس عورت کو قتل کر دیا۔ (حوالہ بالا) واقعی

قدر یوسف علیہ السلام دا معلوم ہو یا بھائیاں مصر گیاں نوں
قدر نبی ﷺ دا معلوم ہوسی قبراں وچہ گیاں نوں

ایک گستاخ رسول عورت کا دنیا میں عبرتناک واقعہ

خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب یمن

میں ارتداد کا زمانہ تھا۔ تو ایک عورت نبی کریم ﷺ کو گانے میں گالی دیا کرتی تھی مہاجر بن ابی امیہ جو اس وقت یمن کے حاکم تھے ان کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے (۱) اس عورت کا ہاتھ کٹوا دیا اور (۲) اس کے سامنے والے دانت (بھی) تڑوا دیے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو فرمایا کہ اگر تم ایسا نہ کرتے تو میں تمہیں اس (بے ادب) عورت کے قتل کا حکم دیتا۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام کو گالی دینے والوں کی سزا عام لوگوں کو گالی دینے والے کی سزا برابر نہیں ہونی چاہیے۔ (حوالہ بالا جلد ۲ صفحہ ۳۷۹) واقعی سچ ہے کہ

قدر نبی ﷺ دا اے کی جانن دنیا دار کمینے
قدر نبی ﷺ دا جانن والے سو گئے وچہ مدینے

پیارے آقا ﷺ کی بے ادبی کرنے والے اپنے سگے باپ کو صحابیٔ رسول نے قتل کر دیا

ابن قانع نے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنے باپ کو آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کے کلمات کہتے ہوئے سُنا تو مجھ سے برداشت نہ ہو سکا اور میں نے اُسے قتل کر دیا ہے۔ اس کی یہ بات نبی کریم ﷺ کو (ذرا بھی) ناگوار نہ گزری۔ (حوالہ بالا صفحہ ۳۷۸) واقعی سچ ہے

گستاخ رسول کی ایک ہی سزا
اِس بے ادب کا کر دو سَر تن سے جُدا

جو کوئی انبیاء علیہم السلام کو گالی دے اُسے قتل کرنا چاہیے

ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ جو شخص نبی آخر الزّماں ﷺ کو گالی دے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے (اور

ساتھ یہ بتایا کہ) فقہائے عراق نے تو فتویٰ یہ دیا ہے کہ اسے کوڑے مارے جائیں۔تو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ غصہ میں آ گئے اور فرمایا کہ امیر المومنین جو اُمت اپنے نبی ﷺ کو گالی دے۔ پھر اس کا کیا ٹھکانہ ہے جو انبیاء علیہم السلام کو گالی دے اُسے تو قتل کرنا چاہیے اور جو (کوئی) نبی آخر الزماں ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی بکے اُسے دُرّے مارنے چاہئیں۔ (حوالہ بالا صفحہ ۳۸۰)

جو کوئی رسول اللہ ﷺ کو گالی دے اس بے ادب کو قتل کرنا جائز ہے، حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ

کوفہ کے حاکم نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ کیا میں اس شخص کو قتل کر دوں کہ جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو گالی دے تو انہوں نے جواب میں لکھا کہ گالی دینے کی بنا پر کسی مسلمان کو قتل کرنا جائز نہیں البتہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کو گالی دے اُسے قتل کرنا جائز ہے اور اس کا خون کرنا حلال ہے۔ (حوالہ بالا)

گستاخ رسول کی ایک ہی سزا
سَر تَن سے جُدا سَر تَن سے جُدا

جو شخص یہ کہے کہ حضور ﷺ کالے رنگ کے تھے، تو اس بے ادب کو قتل کر دیا جائے

سحنون کے شاگرد احمد بن ابی سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ نبیٔ آخر الزماں ﷺ کالے رنگ کے تھے (تو) اُسے قتل کیا جائے کیونکہ نبی آخر الزماں پیارے آقا ﷺ کالے نہیں تھے۔ (حوالہ بالا صفحہ ۳۹۴)

مسلمانو! ہمارے نبی ﷺ تو ایسے پیارے اور خوبصورت ہیں کہ

سر سے لے کر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
منہ سے جو بولتا قرآن وہ اس کی تقریر ہے

حُسنِ مصطفی ﷺ کو دیکھ کر سوچتی ہے یہ دنیا
کیسا وہ مُصوّر ہو گا کہ جس کی یہ تصویر ہے

گستاخ رسول کی گردن کاٹنے والے عاشق رسول کو پیارے آقا ﷺ نے عصاء مبارک بطور انعام عطا فرمایا

۴ھ ماہ محرم کی ۵ تاریخ کو رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر ملی کہ خالد بن سفیان ہذلی نبی اکرم ﷺ کو قتل کرنے کے لیے فوج جمع کر رہا ہے تو آپ ﷺ نے اپنے عاشق وصادق اور جانثار صحابی عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: خالد الھذلی میرے قتل کے درپے ہے اور مجھے اذیت پہنچا رہا ہے۔ ابن انیس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: **روحی لروحك فداء مرنی بما تشاء** (میری جان آپ ﷺ پر قربان، حکم کیجئے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ جاؤ اور خالد الھذلی کا سر میرے پاس لے کر آؤ۔ اللہ اکبر! ابن انیس رضی اللہ عنہ نے یہ نہیں کہا کہ میں اکیلا کیسے اس کا مقابلہ کرسکوں گا مجھے کچھ افراد درکار ہیں۔ میرے پاس اسلحہ نہیں، یہ بڑی مشکل اور پُرخطر مہم ہے، نہیں نہیں۔۔۔۔ ابن انیس رضی اللہ عنہ تنِ تنہا اللہ رب العزت کی ذات عالیہ پر بھروسہ رکھتے ہوئے مکہ مکرمہ گئے اور ۱۸ دن باہر رہ کر ۲۳ محرم کو واپس تشریف لائے۔ وہ خالد کو قتل کر کے اس کا سر بھی ساتھ لے کر آئے آہ! آج ہماری حالت تو یہ ہے کہ مرغی یا بکری کو ذبح کرتے ہوئے خوف محسوس کرتے ہیں لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ جواں مرد بہادر اور دلیر لوگ تھے کہ جو اللہ کے باغیوں نبی ﷺ کے بے ادب و گستاخوں کی گردنیں کاٹنے کے ماہر تھے۔ جب خدمت نبوی ﷺ میں پیش ہو کر انہوں نے خالد الھذلی بدبخت کا سر آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا تو پیارے آقا ﷺ نے

خوش ہو کر ابن انیس رضی اللہ عنہ کے چہرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ چہرہ کامیاب ہوا اور ابن انیس رضی اللہ عنہ کو (بطور انعام) ایک عصا مرحمت فرمایا اور ساتھ یہ فرمایا کہ یہ میرے اور تمہارے درمیان قیامت کے روز نشانی رہے گا۔ چنانچہ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے وصیت کی یہ عصا مبارک بھی میرے ساتھ میرے کفن میں لپیٹ دینا۔ (زاد المعاد جلد ۲ صفحہ ۱۰۸، ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۷۱۹)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق جہنم میں جائیں
خدا کو کبھی گوارا نہ ہو گا

ہم مسلمانوں کے لیے سوچنے کا مقام:

اللہ کے بندو! کل قیامت کے دن جب ابن انیس رضی اللہ عنہ وہ عصا مبارک لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوں گے تو تمام لوگوں کو پتہ چل جائے گا کہ یہ عصا مبارک اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے تحفظ کی علامت ہے۔ بتایئے آج ہم نے تحفظ حرمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا قربانی پیش کی ہے کہ جسے بطور علامت کے ہم بھی اللہ تعالیٰ کے روبرو پیش کر سکیں؟ (تحفظ ناموس رسالت کیوں اور کیسے؟ صفحہ ۴۴)

کیونکہ ہمارا تو پہلے ہی یہ حال ہے کہ

میرا رنگ وی نئی میرا روپ وی نئی
مینوں یار مناون دا ڈھنگ وی نئی
میرا عشق وی رومی رحمۃ اللہ علیہ ورگا نئی
میری جامی رحمۃ اللہ علیہ ورگی ٹور وی نئی

لیکن

میں قسم خدا دی کھاناواں
کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جیہا کوئی ہور وی نئی

ایک گستاخ رسول، عاشقِ رسول ﷺ کیسے بنا؟ ایک رُلا دینے والا واقعہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ملک شام میں ایک یہودی رہتا تھا۔ وہ ہفتہ کے دن تورات کی تلاوت کیا کرتا تھا ایک دفعہ تورات کھولی تو اس میں چار جگہ پر نبی آخر الزماں حضور ﷺ کی تعریف وتوصیف دیکھی۔ یہودی نے وہ جگہ کاٹ کر جلا دی۔ اگلے ہفتہ کو پھر تورات کھولی تو (آج) آٹھ جگہوں پر نبی آخر الزماں ﷺ کی نعت اور تعریف دیکھی اس نے یہاں سے بھی کاٹ کر جلا دیا۔ تیسرے ہفتہ کو پھر تورات کھولی تو یہی تذکرہ بارہ جگہ موجود تھا یہودی سوچنے لگا کہ اگر میں یونہی کرتا رہا (اور کاٹ کاٹ کر جلاتا رہا) تو ساری تورات اس نام وتذکرہ سے پُر ہو جائے گی۔ (یہ یہودی اب) اپنے ساتھیوں سے پوچھنے لگا کہ محمد ﷺ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ (وہ) ایک جھوٹا شخص ہے (معاذ اللہ) بہتر یہی ہے کہ نہ تو اسے دیکھے اور نہ وہ تجھے دیکھے۔ یہودی کہنے لگا کہ موسیٰ علیہ السلام کی تورات کی قسم! تم مجھے اس کی زیارت سے نہ روکو۔ ساتھیوں نے اجازت دے دی۔ یہ اپنی سواری پر سوار ہوا اور رات دن منزل بہ منزل چلتا رہا۔ آخر جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچا تو سب سے پہلے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے اس کی ملاقات ہوئی۔ (حضرت سلمان رضی اللہ عنہ چونکہ بہت حسین وجمیل تھے تو) بہت خوبصورت دیکھ کر سمجھا کہ شاید محمد ﷺ یہی ہیں۔ حالانکہ آپ ﷺ کو اس دنیا سے سفر کیے تین دن ہو چکے تھے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اس کی بات سے رو دیے اور کہا کہ میں تو اُن کا خادم اور غلام ہوں۔ وہ بولا پھر محمد ﷺ کہاں ہیں؟ اب سلمان رضی اللہ عنہ سوچنے لگے کہ اگر وصال کی خبر سناتا ہوں تو یہ واپس ہو جائے گا اور اگر یہ کہہ دوں کہ موجود ہیں تو یہ جھوٹ ہوگا۔ بالآخر کہنے لگے کہ میں تجھے حضور ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس لے چلتا ہوں۔ مسجد میں آئے تو صحابہ رضی اللہ عنہم سب کے سب غم کی تصویر بنے ہوئے تھے۔ یہودی نے یہ سمجھا کہ حضور ﷺ ان میں موجود ہوں گے۔ السلام علیک یا محمد کا کلمہ

پکارا۔ جس سے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم میں ایک کہرام مچ گیا اور سب آہ و بکا کرنے لگے اور اس سے پوچھنے لگے کہ تو کون ہے جس نے ہمارا زخم تازہ کر دیا؟ کوئی اجنبی شخص معلوم ہوتا ہے۔ شاید تجھے معلوم نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تین دن پہلے وصال ہو چکا ہے یہ سُن کر وہ یہودی چیخنے لگا ہائے میرا غم ہائے میرے سفر کی ناکامی! اے کاش میری ماں مجھے نہ جنتی اور اگر جن ہی دیا تھا تو کاش میں تورات نہ پڑھتا اور وہ بھی اگر پڑھ لی تو کاش آپ کی تعریف اور توصیف پر نظر نہ پڑتی اور اگر یہ بھی ہو گیا تھا تو کاش مجھے آپ کی زیارت تو نصیب ہو جاتی۔ پھر کہنے لگا کہ کیا یہاں پر علی رضی اللہ عنہ موجود ہیں (اگر ہیں تو ذرا وہ) مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف اور حلیہ مبارک کا تعارف تو کرائیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور فرمایا کہ میرا نام علی رضی اللہ عنہ ہے۔ وہ بولا میں نے تیرا نام بھی تورات میں دیکھا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرنا شروع کیا کہ آپ نہ حد سے زیادہ لمبے اور نہ ہی زیادہ چھوٹے تھے۔ سر مبارک گولائی پر تھا اور پیشانی مبارک کشادہ آنکھوں کی سیاہی خوب سیاہ تھی۔ پلکیں دراز تھیں ہنسی کے وقت دانتوں سے نورانی شعاع نکلتی تھی۔ سینہ مبارک سے ناف مبارک تک بالوں کی لکیر تھی۔ ہتھیلیاں مبارک پُر گوشت تھیں۔ قدموں کے تلوے قدرے گہرے تھے۔ بدن کے جوڑوں کی ہڈیاں موٹی تھیں مثلاً کہنیاں اور گھٹنے مبارک۔ آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ یہودی کہنے لگا کہ اے علی رضی اللہ عنہ! تو نے جو کچھ بتایا، صحیح بتایا۔ تورات میں آپ کی تعریف و توصیف اسی طرح موجود ہے۔ (پھر وہ یہودی کہنے لگا کہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی کپڑا ہو تو میں سونگھنا چاہتا ہوں۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ سلمان! جاؤ اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے کہو کہ اپنے ابا یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جُبّہ مبارک ذرا بھیج دو۔ سلمان رضی اللہ عنہ دروازے پر آئے اور آواز دی اے فخر الانبیاء کے دروازے اے زین الاولیاء کے دروازے اندر حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ رو

رہے تھے۔ لہٰذا دروازہ کو کھٹکھٹانا پڑا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آواز آئی کہ یتیموں کا دروازہ کون کھٹکھٹا رہا ہے؟ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے اپنا نام بتایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا پیغام دیا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا روتے ہوئے بولیں، میرے ابا جان کا جبہ مبارک کون پہنے گا؟ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے (یہودی کا) سارا قصہ سنایا۔ آپ جبہ نکال لائیں جو کہ سات جگہ سے کھجور کے ریشے کے ساتھ سلا ہوا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے پکڑ کر سونگھا پھر دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پھر یہودی پکڑ کر سونگھنے لگا۔ (سونگھ کر) وہ کہتا تھا واہ کیسی عمدہ خوشبو ہے۔ پھر وہ قبر شریف پر حاضر ہوا۔ پھر آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہنے لگا: اے اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وحدہٗ لاشریک یکتا و یگانہ ہے کائنات تیری نیاز مند اور تو بے نیاز ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ اس قبر شریف والا تیرا حبیب ہے اور جو کچھ اس نے فرمایا میں اس سب کی تصدیق کرتا ہوں اور اس پر ایمان لاتا ہوں اور کلمہ پڑھتا ہوں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ (پھر کہنے لگا) اے اللہ! اگر میرا اسلام تیری بارگاہ میں قبول ہے تو میری روح ابھی قبض کر لے یہ کہہ کر وہ وہیں گرا اور جان دے دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے غسل دیا اور پھر جنت البقیع میں اسے دفن کروایا۔ (تنبیہ الغافلین صفحہ ۵۹۷) واقعی سچ ہے کہ

محمد ﷺ کی محبت و غلامی بڑا صلہ دے گی
گلاب کی طرح چہرہ کھلا دے گی
مت چھوڑنا کبھی دامن مصطفی ﷺ کا
یہ محبت تمہیں اللہ سے ملا دے گی

سرکار دو عالم ﷺ کے بے ادب اور با ادب میں فرق؟

صاحبِ خُلق عظیم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ غیرت ایمان کا حصہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سچا نبی اپنے امتیوں میں غیرت پیدا کرتا ہے اور جھوٹا مدعی نبوت اپنے ماننے والوں میں بے غیرتی پیدا کرتا ہے۔ اس کی ایک زندہ مثال دیکھیں۔ سندھ

کے علاقہ عمر کوٹ ضلع تھر پارکر میں ایک مجاہد ختم نبوت بزرگ جناب مستری برکت علی مغل رحمۃ اللہ علیہ لوہار کا کام کرتے تھے۔ الحمد للہ! دینی غیرت اور عشق رسول ﷺ کی دولت سے مالا مال تھے۔ ایک دفعہ ان کے پاس ایک قادیانی مبلغ آیا اور اپنے جھوٹے مذہب کی تبلیغ شروع کر دی۔ اللہ کی شان! اس وقت قدرتی ہی مستری برکت علی مغل اپنے کام میں مگن دستے والی کلہاڑی کی دھار تیز کر رہے تھے۔ قادیانی مبلغ اپنی گفتگو میں بار بار جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کا نام بڑے ادب واحترام اور بڑے مقدس القاب سے لے رہا تھا۔ قادیانی مبلغ تقریر کرتا رہا کرتا رہا مستری برکت علی صاحب سنتے رہے۔ جب کلہاڑی کی دھار عین تیز ہو گئی تو مستری برکت علی صاحب شیر کی طرح اُٹھے اور کلہاڑی قادیانی مبلغ کی گردن پر رکھ کر کہا کہ او خبیث بتا! تم مرزا قادیانی (ملعون) کو کیا مانتے ہو؟ قادیانی مبلغ نے کہا۔ میں اسے نبی مانتا ہوں۔ مستری برکت علی صاحب نے بڑے جلال اور غصے کے ساتھ کہا کہ کہو مرزا قادیانی کافر جھوٹا بے ایمان اور بدکار تھا۔ (ورنہ ابھی تیری گردن تیرے جسم سے جدا کر دوں گا) قادیانی مبلغ نے اپنی جان کی خیر مناتے ہوئے فوراً کہا کہ مرزا قادیانی کافر جھوٹا بے ایمان اور بدکار تھا۔ مستری برکت علی صاحب نے دوبارہ کہا کہ کہو مرزا قادیانی، مرتد، زندیق، مردود اور اُلو کا پٹھا تھا۔ قادیانی مبلغ نے یہی الفاظ پھر دہرا دیئے۔ الغرض مستری برکت علی صاحب مرزا قادیانی کے متعلق جو جو کہتے گئے قادیانی مبلغ اسے بار بار دہراتا گیا۔ آخر کار مستری برکت علی صاحب وہی کلہاڑی قادیانی مبلغ کے ہاتھ میں دے کر خود اس کے سامنے گردن جھکا کر بیٹھ گئے اور کہا کہ او بدبخت! اب تم یہ کلہاڑی میری گردن پر رکھ کر میرے سچے سُچے نبی میرے پیارے آقا حضور خاتم النبیین محمد ﷺ کے متعلق میری زبان سے ایک جملہ بھی غلط نکلوا کر دیکھاؤ (ربّ کعبہ کی قسم) میں تمہارے سامنے ٹکڑے ٹکڑے تو ہو جاؤں گا لیکن اپنے پیارے نبی ﷺ کی شان اقدس میں

ادنیٰ سی توہین کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ یہی میرے سچے اور تمہارے جھوٹے ہونے کی واضح دلیل ہے۔

واقعی سچ ہے کہ

سچے نبیوں کا اِقرار ضروری ہے
جھوٹے نبیوں کا انکار ضروری ہے
ختم نبوت کی نگری میں یارو! چور گھسے
نگری والے ہوں زرا بیدار ضروری ہے

✿

ختم نبوت زندہ باد مرزائیت مردہ باد

ایک گستاخ و بے ادب پادری کو بچوں نے لاٹھیاں مار مار کر ہلاک کر دیا؟

خلیفہء دوم سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت تھا بحرین کے علاقے میں ایک جگہ بچے کھیل رہے تھے کھیل کے دوران گیند نما گولا ایک پادری کے قریب جا کر لگا پادری اس حرکت پر آگ بگولا ہو گیا۔ اس نے بچوں کو آڑے ہاتھوں لیا بچوں نے بہت معذرت چاہی مگر پادری انتہائی متعصب تھا۔ اس نے مسلمان بچوں کی معذرت قبول نہ کی وہ ان پر برس رہا تھا۔ وہ اس آڑ میں اپنے دل کی بھڑاس نکال رہا تھا۔ بچوں میں سے ایک بچہ اس پادری کے سامنے آیا اور اس نے انتہائی معصومانہ انداز میں کہا کہ میں آپ کو اپنے رسول ﷺ اور قرآن پاک کا واسطہ دے کر کہتا ہوں ہمیں معاف کر دیں اور ہماری یہ گیند ہمیں واپس کر دیں۔ متعصب پادری نے بچے کی بات سنی تو آپے سے باہر ہو گیا اسے مسلمانوں کے رسول ﷺ

اور قرآن پاک سے ویسے ہی بغض اور نفرت تھی۔ چنانچہ اُس کی زبان پر جو آیا اس بے ادب نے بک دیا۔ یہ بچے مسلمان تھے اور مسلمان گھرانوں میں پیدا ہوئے تھے اور مسلمان گھرانوں میں پرورش پائی تھی دینی غیرت سے سرشار تھے۔ انہوں نے جب پیارے راج دُلارے آقا ﷺ قرآن پاک اور سچے سُچّے اسلام کے بارے میں گستاخانہ الفاظ سُنے تو غیرت برداشت نہ کرسکی۔ ان میں سے ایک بچے نے فوراً اپنی لاٹھی اٹھائی اور اُس ہٹے کٹے بے ادب پادری کے سر پردے ماری۔ دوسرے بچوں نے بھی اپنی اپنی لاٹھیاں پادری کے جسم پر برسانا شروع کر دیں۔ بس کچھ ہی دیر میں پادری ٹھنڈا ہو گیا اور واصل جہنم ہوا۔ اس واقعہ کا مقدمہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عدالت میں پیش ہوا۔ تو ان بچوں نے پادری کی گستاخی عدالت کے سامنے دہرادی۔ انہوں نے کہا اور بتایا کہ کس طرح بے ادب پادری نے ہمارے سامنے سید البشر پیارے آقا ﷺ اور اسلام اور قرآن پاک کے بارے میں گستاخانہ الفاظ کہے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دوسرے فریق کی بھی پوری بات سنی۔ جب دونوں فریق اپنی اپنی گفتگو ختم کر چکے تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فیصلہ سناتے ہوئے فرمایا کہ مجھے کسی انسان کے قتل کی خوشی نہیں مگر ایک گستاخ کے قتل سے مجھے آج اتنی خوشی ہو رہی ہے کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ پھر آپ نے مزید فرمایا کہ آج اسلام کو عزت نصیب ہوئی ہے جس کی وجہ یہ مجاہد بچے ہیں یہ چھوٹے چھوٹے بچے واقعی مبارک باد کے مستحق ہیں اور مجھے ان بچوں پر فخر ہے میں ان کی اسلامی غیرت کو سلام کرتا ہوں۔ پھر آپ نے (حتمی) فیصلہ سنایا کہ پادری کے علم میں ایسی ہرزہ سرائی کی سزا کیا ہوسکتی ہے مگر اس کے باوجود اس (بے ادب) پادری نے احتیاط نہیں کی اس نے مسلمانوں کے نبی ﷺ اور شعائر کے خلاف زبان درازی کی بچوں نے اپنے نبی، قرآن پاک اور

اسلام کی محبت میں اس (بے ادب) پادری کو قتل کیا ہے چنانچہ ایسے شخص کا قتل جائز ہے اور ان بچوں پر کوئی مواخذہ نہیں ہے۔ (الحروف الذہبیہ از مولٰنا عبدالملک مجاہد) واقعی سچ ہے کہ

باز آتا ہی نہیں ہے جب بے ادب و بے حیاء
خدا بھی اُسے رسوا کرتا ہے پھر برملا

ایک گستاخ رسول پادری کو کتے نے ہلاک کر دیا، یہ دیکھ کر چالیس ہزار عیسائی مسلمان ہو گئے

ہلاکو خان کے دور میں عیسائیوں نے منگولیوں کے ایک سردار کے عیسائیت اختیار کرنے کے موقع پر ایک عظیم الشان محفل کا انعقاد کیا۔ اس موقع پر ایک عیسائی پادری (کو انہوں نے خصوصی طور پر تقریر کرنے کے لیے بلایا۔ جب وہ تقریر کر رہا تھا تو تقریر کے دوران اس عیسائی پادری نے) نبی آخر الزماں محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں بے ادبی کے کلمات کہنا شروع کر دیے۔ (اللہ تعالیٰ کی شان جونہی اس بدبخت عیسائی پادری نے) نبی اکرم ﷺ کی شان میں نازیبا کلمات کہنا شروع کیے تو پاس ہی ایک بندھا ہوا کُتا اس پادری پر جھپٹ پڑا۔ لوگوں نے بڑی مشکل سے بیچ بچاؤ کرایا اور ایک شخص اس عیسائی پادری کے پاس جا کر کہنے لگا کہ جناب! محمد ﷺ کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے یہ کُتا تم پر حملہ آور ہوا ہے۔ اس عیسائی پادری نے طنزیہ انداز میں کہا کہ نہیں یہ کُتا بڑا خود دار ہے (میں چونکہ تقریر کے دوران اپنے ہاتھ ادھر اُدھر کر رہا تھا) اس کی عزت نفس نے میرے ہاتھ کے یوں یوں والے اشارے کو دیکھ کر یہ خیال کیا کہ شاید میں اسے مارنا چاہتا ہوں یہ دیکھ کر اس نے بھونکنا شروع کر دیا۔ (خیر پھر اس عیسائی پادری نے

دوبارہ تقریر شروع کر دی تقریر کرتے کرتے اب دوسری مرتبہ اُس نے) پھر نبی کریم ﷺ کی شان میں پہلے سے بھی زیادہ بدگوئی و گستاخی کرنا شروع کر دی۔ یہ دیکھ اور سُن کر اب تو کُتا اپنی رسی توڑ کر شیر کی طرح چھلانگ لگا کر اس گستاخ عیسائی پادری پر جھپٹ پڑا اور اپنے نوکیلے دانت اس کی گردن میں گاڑ دیئے۔ نتیجتاً وہ بدبخت شخص اس طرح جہنم رسید ہوا۔ اس عجیب و غریب منظر کو دیکھ کر چالیس ہزار منگولی محمد ﷺ کا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ (الدر المنثور لابن حجر جلد ۲) واقعی سچ ہے:

نہ جا اس کے تحمل پہ کہ بے ڈھب ہے گرفت اس کی
ڈر اس کی دیر گیری سے کہ سخت ہے انتقام اس کا

اِک کتے سے ہی لے سبق اے انسان تو!

اللہ کے بندو! دیکھو ایک کُتا ادنیٰ سی مخلوق ہو کر پیارے آقا نبی اکرم ﷺ کی توہین پر کیسے غضب ناک ہو گیا کیسے غصے اور طیش میں آ گیا اور کس انداز سے اس نے اپنے غیرت مند ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے گستاخ رسول کا، کام تمام کر دیا۔ ہائے آج ہماری غیرت کہاں کھو اور سو گئی ہے۔

اِک کُتے سے ہی لے سبق اے انسان تو
انسان بن کر نہ بن حیوان تو

گستاخِ رسول شاعر کا عبرتناک انجام

سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ بڑا عاشق رسول ﷺ اور مجاہد ختم نبوت بھی تھا اس کے دورِ حکومت میں کسی جھوٹے مدعی نبوت کو سر اٹھانے کی جرأت نہ ہوئی تھی۔ سلطان اس مسئلہ میں اس قدر حساس تھا کہ اس کے دور میں ایک دفعہ ایک شاعر نے یہ شعر کہا:

کان مبداء هذا الدین من رجل
سعی فاصبح یدعی سید الامم

ترجمہ: آغاز اس دین کا ایک شخص سے تھا کہ اس نے کوشش کی اور وہ سردار ہو گیا امتوں کا۔

اس شعر میں قرار دیا گیا کہ نبوت کسبی ہے جو محنت اور عبادت و ریاضتوں سے ہر شخص کو حاصل ہو سکتی ہے۔ سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کو اس شعر کا علم ہوا تو وہ آپے سے باہر ہو گیا اور اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھا کہ جب تک اس ملعون و بے ادب شاعر کو قتل نہیں کروا دیا اور ساری دنیا کو بتا گئے کہ

میرے سوہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دا تے دنیا تے جوڑ نئیں
سوہنے جیا رب نے بنایا کوئی ہور نئیں
رب فرمایا توں ایں سب نالوں پیارا
بڑھ کے توں ویکھ جہڑا مرضی سپارہ

بے ادب اور باادب شاعر میں فرق

شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ یوں فرمایا کہ میں تو (اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی سی بھی توہین) برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی شخص میرے پاس آکر یہ کہے کہ تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میلے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر علامہ اقبال کو جب غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بتایا گیا کہ اکیس سالہ ان پڑھ مزدور پیشہ، نوجوان نے گستاخ رسول راجپال کی دوکان پر پہنچ کر پوچھا کہ راجپال کہاں ہے۔ راجپال نے خود ہی کہا کہ راجپال میں ہی ہوں کیا کام ہے۔ بس یہ سننا تھا کہ غازی صاحب نے چھری نکال کر اس پر ایسا بھرپور حملہ کیا کہ پے در پے وار کر کے اس بے ادب راجپال کو واصل جہنم کر دیا۔

ڈاکٹر علامہ اقبال نے جب یہ سنا تو گلوگیر لہجے میں کہا کہ

اسی گلاں ای کردے رہ گئے
تے ترکھاناں دا منڈا بازی لے گیا

عاشق رسول ﷺ کا جنازہ اور اس کی ایک جھلک؟

غازی علم الدین شہید کے جنازے میں تقریباً چھ لاکھ مسلمان شریک ہوئے اور جنازے کا جلوس تقریباً ساڑھے پانچ میل لمبا تھا جب انہیں قبر میں رکھا گیا تو قطعہ ارض خوشبو سے مہک اُٹھا اور بے شمار علماء کرام مشائخ عظام کے دِل میں یہ آرزو مچلنے لگی کہ اے کاش! آج اس قبر میں ہمارے جسد خاکی کو رکھا جاتا لیکن۔۔۔۔

ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ۔

محمد کے غم میں جو آنسو چلیں
وہ آنکھیں نہ دوزخ میں ہرگز جلیں

پیارے آقا ﷺ کے سب سے بڑے گستاخ کی کہانی

مجالس قریش میں ابوجہل کی کنیت ابو الحکم تھی (یعنی علم و حکمت والا) اہل مکہ اور قریش کے یہاں اچھا اور صحیح مشورہ دینے والے کی حیثیت سے مشہور تھا۔ ابوجہل جب قریش کی مجلس مشاورت (دارالندوہ) کا رکن بنا تو اس وقت اس کی عمر ۳۰ سال تھی یہ اس بات کی علامت تھی کہ اس کی رائے نہایت عمدہ ہوتی تھی۔ حالانکہ دارالندوہ کا رکن بننے کے لیے کم از کم چالیس سال یا اس سے زیادہ عمر کا ہونا ضروری تھا۔ علامہ ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابوجہل کی ابھی مونچھیں بھی ٹھیک طرح سے نہیں نکلی تھیں کہ قریش نے اسے سردار بنا لیا تھا اور اسے دارالندوہ میں

شامل کرلیا تھا۔ (دشمنانِ رسول کے عبرتناک انجام صفحہ ۱۳)

ابوالحکم سے ابوجہل کیسے بنا

لیکن ظہور اسلام کے بعد پیارے آقا نبی آخر الزماں ﷺ کی گستاخی و بے ادبی کرنے کی وجہ سے اس کی یہ کنیت ابوالحکم سے ابوجہل میں تبدیل ہوگئی۔ اس بے ادب و گستاخ کو جان دو عالم ﷺ سے سخت دشمنی اور حد درجے کا حسد تھا وہ سرکار دو جہاں ﷺ کے مقام و مرتبہ سے جاہل تھا اس لیے آپ ﷺ نے اس کی کنیت ابوجہل رکھی۔ اس موقعہ پر شاعر دربار نبوی حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کیسے خاموش رہ سکتے تھے انہوں نے فوراً آقا ﷺ کی محبت و الفت اور ابوجہل سے نفرت کا برملا اظہار کرتے ہوئے یہ شعر کہا۔ ترجمہ:

لوگوں نے اس کی کنیت ابو الحکم رکھی
اور اللہ تعالیٰ نے اس کی کنیت ابوجہل رکھی

گستاخ رسول ابوجہل کو ابوالحکم کہنا بھی گناہ ہے

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے الادب میں روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کسی کا بھی نام ابوالحکم رکھنے سے منع فرمایا نیز فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہی الحکم ہیں اور حکم صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔ (عون المعبود جلد ۱۳ صفحہ ۲۹۶)

اسی طرح نبی مکرم ﷺ سے مروی ہے کہ جس نے ابوجہل کو ابوالحکم کہا تو اس نے گناہ کا ارتکاب کیا اور اُسے (اس گناہ سے) (فوراً) توبہ کرنی چاہیے۔ (حوالا بالا)

گستاخ رسول ابوجہل کی چار قسم کی عزتیں ذلت میں کیسے بدل گئیں

برادران اسلام! سوچنے کا مقام ہے۔

① کہ ایک آدمی کو ابوالحکم کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

۲ اہل مکہ میں اچھا اور صحیح مشورہ دینے والا سمجھا جاتا ہے۔
۳ اور دار الندوہ کا رکن بنا دیا جاتا ہے۔
۴ اور اس سب سے بڑھ کر قریش میں اسے سردار بنا لیا جاتا ہے۔

بظاہر یہ کتنی عظمتیں کتنی عزتیں ہیں لیکن جونہی یہ بدبخت، پیارے آقا ﷺ کی گستاخی و بے ادبی کرتا ہے تو یہ ساری عزتیں ذِلّت میں بدل جاتی ہیں جب یہ گستاخوں کی لسٹ میں شامل ہوتا ہے تو اُسے اتنی ذلت ملتی ہے ہے کہ پھر آسمانوں سے خود اللہ جل شانہٗ اسے ابوجہل کے نام سے پکارتا ہے اور زمین پر آمنہ کا لعل ﷺ اسے ابوجہل کے نام سے پکارتا ہے اور مکہ مکرمہ میں دربار نبوی ﷺ کا شاعر حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی اسے ابوجہل کے نام سے پکارتا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ قیامت تک آنے والے ہر مسلمان کو حکم دے دیا گیا ہے کہ کوئی آدمی اپنے بیٹے کا نام ابو الحکم نہ رکھے اور نہ ہی کوئی ابوجہل کو ابو الحکم کہے اور اگر کسی نے ابوجہل کو ابو الحکم کہہ دیا تو اس نے گناہ کیا اسے فوراً اس گناہ سے توبہ کرنی چاہیے۔

ہائے

یہ ہے سزا گستاخی کی جو دنیا جانے
آخرت کی سزا تو صرف خُدا جانے

محسن کائنات ﷺ کے سب سے بڑے گستاخ کی دنیا میں عجیب وغریب سزا

محسنِ کائنات ﷺ کے ساتھ مسخرہ پن کرنے اور آپ ﷺ کا مذاق بنانے کے سلسلے میں ابوجہل کے جو واقعات ہیں ان میں سے ایک یہ واقعہ انتہائی عبرتناک ہے جو لوگ پیارے آقا ﷺ کی گستاخی و بے ادبی کرتے ہیں انہیں اس واقعہ سے سبق حاصل کرنا چاہیے! جب آمنہ کے لعل صاحب حسن و جمال ﷺ

کہیں (بھی دعوت وتبلیغ کے لیے) جاتے تو یہ بدبخت ابوجہل آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے آپ ﷺ کا مذاق اڑانے کے لیے اپنے منہ اور ناک سے طرح طرح کی آوازیں نکالتا ہوا چلتا۔ ایک دفعہ یہی بُری حرکت کرتا ہوا یہ آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ چلا تو پیارے آقا ﷺ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا (کہ اللہ کرے) تو ایسا ہی ہو جائے۔ سرکار دو عالم ﷺ کے اس جملہ کا اثر یہ ہوا کہ اسی وقت سے ایسا ہی ہو گیا۔ (اور پھر تو ہر وقت اس کے منہ اور ناک سے ایسی ہی بھیانک ڈرونی اور خوفناک آوازیں نکلتی رہیں) یہاں تک کہ موت کے وقت تک اس بے ادب کی یہی کیفیت رہی۔ (حوالہ بالا صفحہ ۲۵)

پیارے آقا ﷺ کے سب سے بڑے بے ادب کا عبرتناک واقعہ

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بدر کے قریب سے گزر رہا تھا کہ میں نے اچانک دیکھا کہ ایک شخص زمین سے نکلا جس کی گردن میں ایک زنجیر ہے اور اس کے ایک سرے کو ایک کالے (سیاہ) شخص نے تھام رکھا ہے وہ نکلنے والا آدمی مجھ سے خطاب کر کے پانی مانگنے لگا مگر اس کالے سیاہ شخص نے فوراً کہا کہ اسے پانی مت پلانا یہ کافر ہے پھر اسے کھینچ کر زمین ہی میں داخل کر دیا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آ کر پورا قصہ بیان کیا تو پیارے آقا ﷺ نے فرمایا کہ کیا واقعی تم نے اسے دیکھا ہے؟ (پھر آپ ﷺ نے فرمایا) یہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ابوجہل تھا قیامت تک اس کو یہی عذاب ہوتا رہے گا۔

(التذکرہ شرح الصدور صفحہ ۱۵۴ از علامہ سیوطی از قرطبی)

ہائے!

اپنے دامن کے لیے خار چنے خود اے ابوجہل تو نے
اب یہ چبھتے ہیں تو پھر اس میں شکایت کیا ہے

باب ۳

سرکارِ مدینہ ﷺ کے ساتھ جن چیزوں کو نسبت حاصل ہے ان کی بے ادبی کرنا بھی کفر ہے

برادران اسلام! سرکار مدینہ ﷺ کی عزت و توقیر تعظیم و تکریم عین ایمان ہے۔ آپ کی شانِ اقدس میں یا جن جن چیزوں کی نسبت آپ ﷺ کے ساتھ ہے ان کی معمولی سی بے ادبی و گستاخی بھی کفر ہے۔ کیونکہ

نسبتِ مصطفی ﷺ بڑی چیز ہے
جس کی نسبت نہیں اس کی بخشش نہیں

❁❁❁

خود خدا نے نبی ﷺ سے یہ فرما دیا
جو تمہارا نہیں وہ ہمارا نہیں

سرکارِ مدینہ ﷺ کے موئے مبارک کی بے ادبی کرنے والے پر جنت حرام ہے

خلیفۂ چہارم سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا جانِ دو عالم ﷺ اپنا موئے مبارک اپنے ہاتھ (مبارک) میں لیے ہوئے فرما رہے ہیں کہ جس نے میرے ایک بال (مبارک) کو بھی ایذا دی تو اس پر جنت حرام ہے۔ (کنز العمال)

کیونکہ

ہر ابتدا سے پہلے ہر انتہاء کے بعد
ذاتِ نبی ﷺ بلند ہے ذاتِ خدا کے بعد

❀❀❀

دُنیا میں احترام کے لائق ہیں جتنے لوگ
میں سب کو مانتا ہوں مگر مصطفیٰ ﷺ کے بعد

سرکار دو عالم ﷺ کے موئے مُبارک کی بے ادبی کرنے والا کافر ہے

(امام رازی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا گیا ہے کہ جو کوئی ہادی عالم ﷺ کے موئے مُبارک کی توہین کرے گا تو میں اُسے کافر کہوں گا۔ (جواہر البحار)

سرکارِ دو جہاں ﷺ کے بال مبارک کو بالڑی کہہ دینے والا کافر ہو جائے گا اور بیوی سے نکاح بھی ختم ہو جائے گا

فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص پیارے آقا ﷺ کے شعر یعنی بال مبارک کی توہین و تنقیص کرتے ہوئے آپ ﷺ کے شعر کو شعیر کہہ دے شعیر تصغیر کا صیغہ ہے جو کسی چیز کے چھوٹے یا حقیر ہونے کو بیان کرنے کے لیے بولا جاتا ہے یعنی جو کوئی آپ ﷺ کے بال مبارک کو یوں کہہ دے کہ حضور ﷺ کی بالڑی یعنی بال مبارک کو بالڑی کہہ دے بال مبارک پر اِسم تصغیر بول دے تو ایسا شخص کافر ہو جائے گا اور اِس کا اپنی بیوی سے نکاح بھی ٹوٹ جائے گا اور اولاد بھی حرام کی پیدا ہوگی۔ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ۔

منبر رسول ﷺ کی بے ادبی کرنے والے کا انجام

نبی اٰاخر الزماں ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے منبر کے سامنے

میں کھڑے ہو کر جھوٹی قسم کھائی تو اُسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے کیونکہ اس طرح اُس نے میرے منبر کے سائے کی بے ادبی کی ہے۔ (ابن ماجہ)

صاحبِ منبر ﷺ کے بے ادب کے لیے سوچنے کی بات؟

برادرانِ اسلام! سوچنے کی بات ہے کہ جب ایک آدمی منبر رسول ﷺ کے سایہ مُبارک کی بے ادبی کرتا ہے تو اس کا یہ حشر ہوگا تو جو بے ادب خود صاحب منبر ﷺ کی بے ادبی کرتا ہے تو اس کا انجام کیا ہوگا۔

حضور ﷺ کے منبر شریف کی بے ادبی کرنے والے منبر رسول ﷺ کا ادب کرنا سیکھیں

پیارے آقا ﷺ منبر شریف کے جس حصے پر تشریف رکھتے تھے اس حصہ مبارک پر حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ رکھا اور پھر اپنے چہرے پر پھیر لیا۔ (شفاء)

یہ ہے عشق ومحبت اور ادب واحترام اور عقیدت کی انتہا۔ سبحان اللہ!

نبی آخرالزماں ﷺ کے بے ادب لوگوں کے لیے سوچنے کا مقام؟

برادرانِ اسلام! سوچنے کا مقام ہے کہ جو بے ادب اور گستاخ آدمی پیارے آقا ﷺ کے بال مبارک کو تکلیف پہنچائے تو اس پر جنت حرام ہو اور امام رازی رحمۃ اللہ علیہ سمیت اور فقہاء کرام آقا ﷺ کے بال مبارک کی توہین کرنے والے بے ادب کو کہیں کہ یہ کافر ہے اور اس کا اپنی بیوی سے نکاح بھی ختم اور آقا ﷺ اپنے منبر کے سائے میں جھوٹی قسم کھانے والے بے ادب کے متعلق فرمائیں کہ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔ یہ تو ان بے ادبوں کا انجام ہے کہ جو

ہادیٔ عالم ﷺ کے ساتھ نسبت و تعلق رکھنے والی چیزوں کی بے ادبی و توہین کریں تو جو بے ادب اور گستاخ خود پیارے راج دلارے جن پر نازل ہوئے ہیں قرآن پاک کے پورے تیس پارے آقا ﷺ کی ذات اقدس ہی کی توہین کرے تو اس کا کیا حشر ہوگا۔

حضور ﷺ کے بال مبارک کی بے ادبی کرنے والے اس واقعہ سے ادب کا سبق حاصل کریں؟

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن میرے گھر والوں نے مجھ کو پانی کا ایک پیالہ دے کر اُمّ المؤمنین سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا۔ معمول یہ تھا کہ جب کسی کو نظر لگتی یا اور کوئی بیماری ہوتی تو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک پیالہ بھیجا جاتا اور اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا رسول رحمت ﷺ کا موئے مبارک نکالتیں جس کو وہ چاندی کی ایک نلکی میں رکھتی تھیں اور اس موئے مبارک کو پانی میں ڈال کر ہلاتیں اور پھر مریض اس پانی کو پی لیتا جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کو شفا عطا فرما دیتا۔ (بخاری شریف) حضرت طیبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس موقع پر چاندی کا استعمال موئے مبارک کی تعظیم و توقیر کے پیش نظر تھا جیسا کہ کعبہ مکرمہ پر ریشمی کپڑے کا پردہ ڈالا جاتا ہے۔ (مظاہر حق جدید جلد ۴ صفحہ ۲۶۵)

حضور ﷺ کے موئے مبارک کی بے ادبی کا انجام اور ادب کرنے پر انعام؟

حضرت ابو حفص سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب رونق المجالس میں لکھتے ہیں کہ بلخ میں ایک تاجر تھا جو بہت مالدار تھا اس کا انتقال ہو گیا اس کے دو بیٹے تھے میراث میں اس کا مال آدھا آدھا تقسیم ہو گیا اس کے ترکہ میں تین بال مبارک بھی پیارے آقا ﷺ کے موجود تھے۔ ایک ایک دونوں نے لے لیا تیسرے بال

مبارک کے متعلق بڑے بھائی نے کہا کہ اس کو آدھا آدھا کرلیں، چھوٹے بھائی نے کہا کہ ہرگز نہیں خدا کی قسم حضور ﷺ کا موئے مبارک نہیں کاٹا جاسکتا (کہ یہ سخت بے ادبی ہے) پھر بڑے بھائی نے کہا کہ کیا تو اس پر راضی ہے کہ یہ تینوں بال مبارک تو لے لے اور یہ مال سارا مجھے دے دے چھوٹا بھائی خوشی سے راضی ہو گیا بڑے بھائی نے سارا مال لے لیا اور چھوٹے بھائی نے تینوں موئے مبارک لے لیے۔ وہ اب ان کو ہر وقت اپنی جیب میں رکھتا اور بار بار نکالتا اور ان کی زیارت بھی کرتا اور ساتھ درود شریف بھی پڑھتا۔ تھوڑا ہی زمانہ گزرا تھا کہ بڑے بھائی کا سارا مال ختم ہو گیا اور چھوٹا بھائی موئے مبارک اور درود شریف کی برکت سے مالدار ہو گیا۔ جب اس چھوٹے بھائی کی وفات ہوئی تو صلحاء میں سے بعض نے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی کو کوئی ضرورت ہو تو اس کی قبر کے پاس بیٹھ کر اللہ جلّ جلالہٗ سے دعا کیا کرے۔ نزہۃ المجالس میں بھی یہ قصہ مختصر نقل کیا ہے لیکن اس میں اتنا اضافہ ہے کہ بڑا بھائی جس نے سارا مال لے لیا تھا بعد میں فقیر ہو گیا تھا تو اس کو حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی تو حضور ﷺ سے اپنے فقر و فاقہ کی شکایت کی حضور اکرم ﷺ نے خواب میں فرمایا او محروم! تو نے میرے بالوں میں بے رغبتی کی اور تیرے بھائی نے ان کو لے لیا اور وہ جب ان کو دیکھتا ہے تو مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو دنیا اور آخرت میں سعید بنا دیا کہتے ہیں کہ جب اس کی آنکھ کھلی تو آکر چھوٹے بھائی کے خادموں میں شامل ہو گیا۔

(حدیقۃ الصفافی اسماء النبی المصطفیٰ ﷺ صفحہ ۳۴)

حضور ﷺ کے عصاء مُبارک کی بے ادبی کرنے والے کا انجام

خلیفۂ سوئم سیّدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جہجاہ غفاری

(بلوائی) نے حضور نبی کریم ﷺ کے عصاء مبارک (کی بے ادبی کرتے ہوئے) سیّدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں سے چھین کر اپنے گھٹنے سے ٹکرا کر اسے توڑنا چاہا لیکن دیگر لوگوں نے شور مچا کر اس کو اس (بُرے) کام سے باز رکھا لیکن اس کو (عصاء مبارک کی بے ادبی کرنے کی وجہ سے) پھر بھی ایسی سزا ملی کہ اس کو بالکل اسی جگہ گھٹنے پر ایک ایسا پھوڑا نکلا کہ جو بڑھتے بڑھتے ناسور بن گیا جس کی وجہ سے اس کی (یہی) ٹانگ کاٹنی پڑی اور پھر وہ (اسی تکلیف میں تڑپتا ہوا) اسی سال جہنم واصل ہوا۔ (کتاب الشفاء جلد ۲ صفحہ ۱۱۱)

مرزائیوں کے لیے سوچنے اور سمجھنے کا مقام

یہاں پر خاص طور پر مرزائیوں قادیانیوں کے لیے سوچنے اور سمجھنے کا مقام ہے کہ جب ایک آدمی نبی آخر الزماں ﷺ کی نہیں بلکہ نبی آخر الزماں ﷺ کے صرف عصاء مبارک کی بے ادبی کرے تو اس کو یہ سزا ملے کہ سخت تکلیف میں تڑپتا ہوا واصل جہنم ہو جائے تو تم تو خود حضور ﷺ کی توہین کر رہے ہو سوچو تو سہی ذرا تمہارا کیا انجام ہو گا۔

نبی اکرم ﷺ کی چادر مبارک کے کنارے کی بے ادبی کرنے والے کی سزا بھی قتل ہے

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت وہب سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے یہ کہا کہ نبی ﷺ کی چادر مبارک یا آپ ﷺ کی قمیص مبارک کے کنارے میلے ہیں اور اس سے اس کا ارادہ پیارے آقا ﷺ کی تحقیر (یعنی بے حرمتی) کرنے کا تھا تو اُسے قتل کیا جائے۔ (کتاب الشاء جلد ۲ صفحہ ۴۰۷)

برادران اسلام! سوچنے کا مقام ہے کہ جو شخص پیارے آقا ﷺ کی چادر

مبارک یا قمیص مبارک کی تحقیر کرے اس کو تو قتل کیا جائے بلکہ چادر یا قمیص مبارک کی نہیں بلکہ چادر مبارک یا قمیص کے کنارے کی بھی بے ادبی کرے تو اسے تو قتل کیا جائے اور جو مرزائی قادیانی نعوذ باللہ خود پیارے آقا ﷺ کو حقیر جان کر مرزے کا نے لعنتی کا دامن پکڑے ہوئے ہیں ہماری حکومت انہیں قتل کیوں نہیں کرتی یہ بات ہماری سمجھ سے باہر ہے۔

کاش! کوئی مجھے سمجھاتا
میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا

لیکن میں پھر بھی جاتے جاتے آپ حضرات کو عرض کرتا چلوں کہ

ناموسِ مصطفیٰ ﷺ پر دل و جان وار دو
گستاخ کو جو دیکھو بلاخوف مار دو
سرکار ﷺ کے وقار پر آئے نہ کوئی حرف
عمر عزیز اپنی بس اسی دُھن میں گزار دو

باب ۴

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ یَدْخُلْ فِیْ شَفَاعَتِیْ وَ لَمْ تَنَلْہُ مَوَدَّتِیْ۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۵۲ و ترمذی شریف)

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ راوی ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے عرب والوں کے ساتھ بغض وعناد رکھا (تو اس کو دو سزائیں ملیں گی) (۱) وہ میری شفاعت میں داخل نہ ہوگا۔ (۲) اور نہ اُسے میری محبت حاصل ہوگی۔

صاحبِ عرب صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کرنے والوں کے لیے سوچنے کا مقام

برادران اسلام! ذرا سوچیں کہ جس شخص نے عرب والوں کے ساتھ بغض وعناد رکھا اس بے ادب کے متعلق صاحب شفاعت پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ نہ تو وہ میری شفاعت میں داخل ہوگا اور نہ ہی اس کو میری محبت حاصل ہوگی تو جو بدبخت شخص خود صاحبِ عرب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے بغض وعناد رکھے کہ جن کی وجہ سے عرب والوں کو ہی نہیں بلکہ پورے عجم والوں کو بھی عزّت ملی ہے تو اس کا حشر کیا ہوگا۔

باب ۵

مدینہ منورہ کی بے ادبی کرنے والے تین قسم کے آدمی ہیں ——؟

برادرانِ اسلام! جب تک سرور کونین ﷺ مدینہ طیبہ نہیں آئے تھے تو اس وقت تک مدینہ مدینہ نہیں تھا بلکہ یثرب تھا۔ ارشادِ الٰہی ہے:

یَااَھْلَ یَثْرِبَ۔ (پارہ نمبر ۲۱، سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۱۳)

تو پہلے یثرب تھا۔ اب جب پیارے آقا ﷺ اس شہر میں تشریف لے آئے تو منافقین کی زبان سے یثرب کہلوا کر قرآن پاک نے اشارہ کر دیا کہ اب مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا منافقین کا کام ہے۔ مسلمان یہ گستاخی اور بے ادبی نہ کریں۔ کیونکہ جب سرور کونین ﷺ اس شہر میں پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو یثرب نہیں کہا بلکہ المدینہ فرمایا۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْمُرْجِفُوْنَ فِی الْمَدِیْنَةِ۔ (پارہ نمبر ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۶۰)

اگر آپ غور کریں تو اس آیت میں اشارہ ہے کہ مدینہ طیبہ میں ایسا کام کرنے والے جس سے اہل ایمان کو یا جناب سرکار مدینہ ﷺ کو ایذاء و تکلیف ہو یہ (بے ادبی والا) کام ان ہی لوگوں کا ہوسکتا ہے کہ

◊ **اَلْمُنَافِقُوْنَ۔** جو منافق ہوں۔

◊ **وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ۔** یا دل کے بیمار ہوں۔

◊ **وَالْمُرْجِفُوْنَ۔** یا کذّاب جھوٹے ہوں۔

دیکھئے قرآن پاک نے اپنے مخصوص انداز میں آپ کو حضرات انبیاء علیہم السلام

کا مقام کیسے سمجھایا؟ بتایا جارہا ہے کہ اگر مقام نبی قابل عظمت ہے تو مکان نبی ﷺ بھی قابل عظمت ہے پھر یہ بات خود ہی سمجھ لو کہ جب مقام نبی اور مکان نبی قابل عظمت ہے تو ذات نبی ﷺ کی تعظیم اور آداب کیا ہوں گے۔

(سچے موتی صفحہ ۲۶۴ از مولٰنا عبدالحق رشیدی صاحب)

مدینہ اس لیے صابر جان و دل سے ہے پیارا
کہ رہتے ہیں میرے آقا ﷺ میرے دلبر مدینہ میں

مدینہ منورہ کو یثرب کہنا مدینہ منورہ کی بے ادبی ہے؟

صاحب مظاہر حق نے لکھا ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے مدینہ منورہ کو یَثْرِبْ کہنے سے منع فرمایا۔

① اس لیے کہ سے عہد جاہلیت کی بو آتی ہے۔

② اس لیے کہ وہ زمانہ جاہلیت کا نام ہے۔

③ اس لیے کہ وہ مُشتق ہے ثَرب سے جس کے معنیٰ ہلاک اور فساد کے ہیں۔

④ اس لیے کہ یَثْرِبْ اصل میں ایک بُت کا نام تھا اس کے نام پر اس شہر کا نام رکھا گیا۔

⑤ اس لیے کہ یَثْرِب ایک ظالم شخص کا نام تھا۔ (مظاہر حق جدید جلد ۲ صفحہ ۷۵۳)

جو بے ادب مدینہ منورہ کو یثرب کہے تو اس کو دس دفعہ مدینہ منورہ کہنا چاہیے

بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں ایک روایت نقل کی ہے جو شخص ایک مرتبہ (مدینہ منورہ کو) یَثْرِب کہے تو اس کو چاہیے کہ وہ دس مرتبہ مدینہ منورہ مدینہ منورہ کہے تاکہ اس مقدس شہر کا ممنوع نام لینے کا تدارک اور اس کی تلافی ہو جائے۔ (حوالہ بالا)

مدینہ منورہ کو جو کوئی یثرب کہے تو اس کے لیے ایک خطا لکھی جاتی ہے لہٰذا اس کو اس پر استغفار کرنا چاہیے

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو یثرب کہنے سے منع فرمایا ہے۔ اس وجہ سے حضرت عیسیٰ بن دینار مالکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جو کوئی مدینہ منورہ کو یثرب کہے گا تو اس پر ایک خطا لکھی جاتی ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت برّاء رضی اللہ عنہ کی حدیث سے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو کوئی مدینہ منورہ کو یثرب کہے (تو) اس کو استغفار کرنا چاہیے کیونکہ اس کا نام طابہ ہے طابہ ہے۔ (فضائل حج صفحہ ۱۸۸ از شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ)

ہوا ہے نام یثرب سے مدینہ طیبہ اور طابہ
مقدر کا بدلنا یوں انہی کا فیضِ پا کہیئے

شاہِ مدینہ یثرب کے والی نعت پڑھنا گناہ اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس شہر کی سخت بے ادبی ہے؟

برادرانِ اسلام! اس لیے تو

شاہِ مدینہ، یثرب کے والی
سارے نبی تیرے در کے سوالی

یہ نعت پڑھنا بلکہ اس کو نعت شریف کہنا ہی گناہ ہے۔

① کیونکہ اس میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس شہر مدینہ منورہ کو یثرب کہا جا رہا ہے جو کہ سخت بے ادبی ہے۔

② پھر صرف یثرب ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو یثرب کے والی یعنی ہلاک اور فساد کرنے کے والی کہہ کر پیارے آقا

ﷺ کی بھی بے ادبی اور توہین کی جا رہی ہے۔

③ جب کہ نعت شریف تو اس کو کہا جاتا ہے کہ جس میں پیارے آقا ﷺ کی تعریف و توصیف بیان کی جائے اور اس میں بجائے تعریف و توصیف کے الٹا بے ادبی کی جا رہی ہے۔

④ پھر آگے جملے میں سارے نبی تیرے در کے سوالی، کہہ کر شرکیہ کلمہ صرف پھیلایا ہی نہیں بلکہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت شرک سکھایا، پڑھایا اور دل و دماغ میں بٹھایا جا رہا ہے۔ یاد رکھو! کہ سارے نبی حضور ﷺ کے در کے سوالی نہیں ہیں بلکہ خود پیارے آقا ﷺ سمیت سارے انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے در کے سوالی ہیں۔ جی ہاں!

رکھ پختہ اے ایمان کہ سب کم رب کردا
میرے مدنی ﷺ دا فرمان کہ سب کم رب کردا
پیر پیغمبر غوث و قطب سب رب سوہنے نوں پکار دے رئے
ہر اوکھی منزل اُتے اللہ نوں سد مار دے رئے
اے دسدا اے رب دا قرآن کہ سب کم رب کردا
میرے مدنی ﷺ دا فرمان کہ سب کم رب کردا

اس کے باوجود اب بھی اگر کوئی نہ مانے تو نہ مانے کیونکہ

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی یہ اُبھرے گا جتنا کہ دبائیں گے

مدینہ منورہ کی بے ادبی کرنے والا لعنتی ہے اور اس کی کوئی عبادت قبول نہیں

جانِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

① جس شخص نے مدینہ شریف میں بدعت جاری کی۔

۲ یا کسی بدعتی کو پناہ دی۔ اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ (تو) اس کی فرض عبادت قبول کرے گا اور نہ (ہی) نفل۔ (بخاری و مسلم)

برادرانِ اسلام! ذرا سوچئے کہ جو شخص پیارے آقا ﷺ کے پیارے شہر مدینہ منورہ کی توہین کرتے ہوئے اس مقدس شہر میں کوئی بدعت جاری کرے یا کسی بدعتی کی تعظیم کرے تو (۱) اس پر اللہ تعالیٰ کی، (۲) ملائکہ کی اور (۳) تمام لوگوں کی لعنت ہے اور (۴) بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ اس کی کوئی بھی فرضی عبادت یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد وغیرہ اور نہ ہی نفلی عبادت مثلاً تہجد، اشراق، چاشت، اوابین، صلوٰۃ التسبیح، اعتکاف، قربانی، اخلاق و اکرام، ذکر و اذکار، صدقہ خیرات وغیرہ کچھ بھی قبول نہیں۔

مرزائیوں کے لیے لمحہ فکریہ

تو مرزائی قادیانی پیارے آقا ﷺ کے صرف شہر ہی کی نہیں بلکہ خود پیارے آقا ﷺ کی توہین کر رہے ہیں۔

ذرا سوچیں! ان کی عبادتیں کہاں قبول ہوں گی۔ لہٰذا جب تمہیں کبھی مرزائی قادیانی یہ کہیں جیسا کہ وہ کہتے ہیں کہ دیکھو جی ہم تمہاری طرح نمازیں پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں قرآن پڑھتے ہیں وغیرہ وغیرہ تو آپ ان کو ڈنکے کی چوٹ یہ بات کہیں کہ تم گستاخ رسول ہو اور توہین رسالت کی وجہ سے تمہاری عبادتیں قبول ہی نہیں ہیں، پھر بھلا ہم تمہاری عبادتوں کا کیا اعتبار کریں اور جب حضور ﷺ کے شہر مدینہ منورہ کی بے ادبی کرنے والوں کی کوئی عبادت مقبول نہیں ہے تم تو ظالمو! خود سرکارِ مدینہ حضور رحمت عالم ﷺ کی توہین و بے ادبی کر رہے ہو تو تمہاری عبادتیں کہاں قبول ہوں گی۔ واقعی سچ ہے کہ

جتنی بھی عبادتیں کریں گستاخ رسول
ہیں سب کی سب عبادتیں ان کی فضول

مدینہ منورہ کی مٹی کی بے ادبی کرنے والے کا انجام اور اس کو تین سزائیں

ایک شخص نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے مدینہ شریف کی مقدس سرزمین کو رڈی (یعنی خراب ناکارہ) کہا۔

① تو حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس (بے ادب شخص) کو تیس دُرّے مارنے کا تو حکم ارشاد فرمایا۔

② اور مزید فرمایا کہ اسے قید بھی کر دیا جائے (یعنی اللہ کی زمین پر اس بے ادب کو مت پھرنے دو) باوجود اس کے کہ وہ اپنی قوم کا معزز شخص تھا۔

③ اور پھر مزید آپ نے فرمایا کہ حقیقتاً (یعنی اصل تو حق یہ بنتا ہے کہ اس بے ادب شخص کی گردن مار دینی چاہیے۔ اس لیے کہ یہ ملعون آدمی مدینہ منورہ کی اس مقدس زمین کو ناپاک کہتا ہے کہ جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدفون ہیں۔ (کتاب الشفاء جلد ۲ صفحہ ۱۱۰)

حالانکہ ہمارا اور ہمارے بزرگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ

یہ ارضِ مقدس ہے کہ مدینے کی زمین ہے
جنت بھی یہیں وارثِ جنت بھی یہیں ہے

دنیا کا عقیدہ ہے اور اپنا بھی یقیں ہے
جو شے ہے مدینے میں کہیں اور نہیں ہے

جی ہاں!

عرش و کرسی سے اعلیٰ ہے بام آپ ﷺ کا
آگے اللہ ہی جانے مقام آپ ﷺ کا
آپ ﷺ کے ساتھ صدیق رضی اللہ عنہ و فاروق رضی اللہ عنہ ہیں
وہ ہے جنت جہاں ہے قیام آپ ﷺ کا

مسلمانوں کے لیے سوچنے کا مقام

مسلمانو! سوچنے کی بات ہے کہ ایک آدمی پیارے آقا ﷺ کے عظیم شہر مدینہ منورہ کو نہیں بلکہ مدینہ منورہ کی صرف مٹی مبارک کو رَدّی (خراب ناکارہ) کہے تو اس کو تو اس گستاخی پر تیس دُرّے مارے جائیں اور ساتھ قید بھی کر دیا جائے پھر باوجود اس کے کہ وہ اپنی قوم کا معزز شخص تھا لیکن حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سبق دیا ہے کہ یہ شخص مدینہ شریف ہی کی نہیں بلکہ مدینہ شریف کی مبارک مٹی کی توہین کر رہا ہے تو یہ بدبخت شخص معزز نہیں ہوسکتا بلکہ یہ ظالم گستاخ رسول ہے۔ ذلیل ہے اور اس سب سے بڑھ کر امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرا دِل تو یہ چاہتا ہے کہ ایسے بے ادب شخص کی گردن اڑا دی جائے کیونکہ

تیرے باغی تیرے دشمن اچھے نہیں لگتے
تیرا سایۂ نہ ہو جن پر وہ سر اچھے نہیں لگتے

مسلمانوں کے لیے سوچنے کا دوسرا مقام

جو شخص مدینہ شریف کی زمین مبارک کی بے ادبی کرے اس کو تو یہ سزا ہو کہ دُرّے مارے جائیں اس کو قید کر دیا جائے۔ اس کا سر بھی قلم کرنے کو دل چاہے اور جو ظالم مرزائی، قادیانی نبی آخر الزماں ﷺ کے صرف شہر کی مٹی مبارک ہی کی نہیں بلکہ خود پیارے آقا ﷺ ہی کی توہین کریں بے ادبی کریں تو ان کی کیا سزا ہونی چاہیے

یہ فیصلہ اب آپ خود کریں۔ بولیں خاموش نہ رہیں کیونکہ

یہ خاموش مزاجی تمہیں جینے نہیں دے گی

اس دور میں جینا ہے تو کہرام مچا دو

خاتم الانبیاء ﷺ کے خلاف بھونکنے والوں کے متعلق امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ

مجھے تو اس وقت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی وہ بات یاد آرہی ہے کہ جو آپ نے لاہور کے جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے فرمائی تھی کہ لوگو! یاد رکھو! پیارے آقا ﷺ کے خلاف بھونکنے والی یا تو وہ زبان نہ رہے یا پھر سننے والے کان نہ رہیں۔ جی ہاں مسلمانو!

سر جھکاؤ خدا کے لیے ورنہ عبادت کی ضرورت نہیں ہے

سر کاٹو یا کٹاؤ مصطفی ﷺ کیلئے ورنہ شہادت کی ضرورت نہیں ہے

مدینہ منورہ کی بے ادبی کرنے والوں کا انجام

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی آخر الزماں ﷺ کو (یہ) ارشاد فرماتے سنا کہ جو کوئی بھی مدینہ منورہ کے رہنے والوں کے ساتھ مکر کرے گا (تو) وہ ایسا گھل جائے گا جیسا کہ پانی نمک میں گھل جاتا ہے۔ (بخاری ومسلم) کیونکہ

شہروں میں سب سے اعلیٰ سرکار ﷺ کا مدینہ

دھرتی میں سب سے بالا سرکار ﷺ کا مدینہ

آنکھوں سے آنسوؤں کی تھمتی نہیں تھی بارش

جب پہلی بار دیکھا سرکار ﷺ کا مدینہ

مدینہ منورہ والوں کو ڈرانے کا انجام

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ فرمایا برباد ہو جائے وہ شخص جو رسول اللہ ﷺ کو ڈراتا ہے، ان کے صاحبزادے نے پوچھا: ابا جان! نبی کریم ﷺ کا تو وصال ہو چکا ہے۔ (اب بھلا) رسول اللہ ﷺ کو کوئی شخص کیسے ڈرا سکتا ہے؟ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص مدینہ منورہ والوں کو ڈراتا ہے وہ اس چیز کو ڈراتا ہے کہ جو میرے پہلو کے درمیان ہے (یعنی میرے دل کو)۔ (احمد) کیونکہ میرا تصور صفدرؔ

جنت کا حُسن سارا اِس میں سمٹ آیا
ہے حُسن ہی حُسن سراپا سرکار ﷺ کا مدینہ

مدینہ منورہ والوں پر ظلم کرنے کا انجام

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اے اللہ! جو شخص مدینہ منورہ والوں پر ظلم کرے یا ان کو ڈرائے تو اُس کو ڈرا اور اس پر اللہ عزوجل کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت نہ اس کی فرض عبادت مقبول ہے نہ نفل عبادت مقبول ہے۔ (طبرانی) جی ہاں!

پیرس پہ مرنے والے پیرس کو بھول جاتا
تو بھی جو دیکھ لیتا سرکار ﷺ کا مدینہ

مدینہ منورہ والوں کے ساتھ بُرائی کا ارادہ بھی کرنے والوں کا انجام

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دُعا کی: اے اللہ! جو (کوئی) مدینہ منورہ والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ (بھی) کرے تو اسے اس طرح پگھلا دے جیسا کہ رانگ آگ میں اور نمک پانی میں اور چکنائی

دھوپ میں۔ (کنزالعمال) کیونکہ

جنّت میں نہ جنت کی کلیوں میں دیکھا
مزا جو مدینہ کی گلیوں میں دیکھا

مدینہ منورہ والوں کی بے ادبی کرنے والوں کے لیے سوچنے کا مقام

سوچنے اور سمجھنے کی بات ہے کہ جو لوگ مدینہ منورہ کے لوگوں کے ساتھ مکر کریں ان کو دھوکہ دیں ان کو ڈرائیں ان پر ظلم کریں ان کے ساتھ بُرائی کریں تو پیارے آقا ﷺ ان کے متعلق کتنی سخت باتیں ارشاد فرما رہے ہیں کہ ان کی کوئی بھی عبادت ہو خواہ فرضی ہو یا نفلی قبول نہیں بلکہ ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت، تمام لوگوں کی لعنت اور وہ ایسے ختم ہو جائے گا کہ جیسے رانگ آگ میں، نمک پانی میں، چکنائی دھوپ میں، تو جو لوگ صرف مدینہ منورہ ہی کی نہیں بلکہ خود سرکار مدینہ ﷺ کی توہین و بے ادبی کرتے ہیں ان کا انجام کیا ہوگا۔ جیسے کہ خاص طور سے مرزائی قادیانی اس بُرے کام میں سرفہرست ہیں اور دوسرے وہ لوگ بھی سوچیں اور سمجھنے کی کوشش کریں کہ جو بے ادب لوگ مدینہ منورہ کے آئمہ کرام خطباء وعظام وعلماء کرام کی بے ادبی کرتے ہیں اور ان کو اُلٹے سیدھے نام دے کر کبھی وہابی کبھی نجدی اور کبھی گستاخِ رسول کہتے ہیں اور حتیٰ کہ ان کے پیچھے نمازیں بھی نہیں پڑھتے بلکہ اُلٹا اور لوگوں کو بھی نمازیں پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور جماعتوں کے بابرکت اوقات جماعت کے گزرنے تک لیٹرینوں میں بدبو سونگھتے ہوئے بیٹھ کر گزار دیتے ہیں اور وہ بے ادب لوگ بھی سوچیں کہ جن کو اللہ معاف فرمائے مدینہ منورہ والوں کی اذان بھی بغیر صلوٰۃ وسلام اور ہندوستانی درود پڑھے بغیر اچھی نہیں لگتی اور جن کو مدینہ منورہ والوں کا چار تکبیروں والا نماز جنازہ آہستہ پڑھنا بھی اچھا نہیں لگتا اور جن کو مدینہ منورہ والوں کی بیس تراویح پڑھنی اور ان کا مقلد مزہب اچھا

نہیں لگتا۔ ذرا سوچیں ان بے ادبوں کا حشر کیا ہوگا اب بھی وقت ہے سمجھ لو۔ کیونکہ

سمجھ سمجھنا سمجھ کے سمجھو کہ سمجھ سمجھنا بھی اک سمجھ ہے
سمجھ سمجھ کے بھی جو نہ سمجھے میری سمجھ میں وہ ناسمجھ ہے

مدینہ منورہ کی دہی کی بے ادبی کرنے والے کا عبرتناک واقعہ

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ درس بخاری میں ایک واقعہ سنایا کہ ایک آدمی مدینہ منورہ پہنچا اور وہاں کی دہی کھائی (تو وہ کہیں زرا کھٹی تھی) تو اس آدمی نے یہ کہہ دیا کہ مدینہ منورہ کی دہی کھٹی ہے۔ رات کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ جب مدینے کی دہی کھٹی ہے تو تم یہاں کیوں آئے ہو چلے جاؤ یہاں سے (کیونکہ جس کو میرے مدینے شریف کی دہی اچھی نہیں لگتی وہ مجھے اچھا نہیں لگتا) وہ آدمی جب بیدار ہوا تو بہت گھبرایا پھر لوگوں سے پوچھتا پھرتا تھا کہ اب میں کیا کروں۔ کسی صاحب نے فرمایا کہ تم سیدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر جا کر اللہ تعالیٰ سے (ان کے طفیل) دُعا کرو ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے حال پر رحم فرما دے۔ چنانچہ یہ آدمی سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پُرانوار پر گیا اور رو رو کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیں۔ رات کو سیدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کہ مدینہ منورہ سے چلے جاؤ ورنہ ایمان کا (بھی) خطرہ ہے۔ اس کے بعد حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ منورہ کی چیزوں میں ہرگز عیب (نقص) نہ نکالنا چاہیے بلکہ وہاں کی مصیبتوں کو بھی خوشی سے برداشت کرنا چاہیے۔ (انفاس قدسیہ صفحہ ۲۵۹) جی ہاں

مدینے شریف حاضری دینے کا یہ معیار ہو جائے
وہی جائے کہ جس کا لوٹنا دشوار ہو جائے
بھٹکتا پھر رہا ہے دل کناروں کی تمنّا میں

تمہارے عشق میں ڈوبے تو بیڑا پار ہو جائے
اسے معلوم ہو جائے سبب دنیا میں آنے کا
زیارت آپ ﷺ کے در کی جسے اک بار ہو جائے

مدینہ منورہ کی چیزوں کی بے ادبی کرنے والوں کے لیے تین سبق

برادرانِ اسلام! اس واقعہ سے ہمیں تین عبرتناک سبق ملتے ہیں:

① کہ دیکھو جس آدمی نے پیارے آقا ﷺ کے شہر مدینہ منورہ کی دہی کی بے ادبی کی تو اس کو کتنی سخت سزا ملی کہ سرکار مدینہ ﷺ نے اُسے اپنے شہر ہی سے نکل جانے کا حکم فرمایا یعنی وہ بد نصیب شخص مدینہ منورہ جیسے عظیم شہر ہی سے محروم ہو گیا۔ ذرا سوچو تو سہی کہ جو لوگ خود سرکار مدینہ ﷺ ہی کی بے ادبی کرتے ہیں جیسے مرزائی، قادیانی تو ان کو کتنی سخت سزا ملے گی۔ میرے بہن بھائیو! اللہ تعالیٰ نے ان بے ادبوں کو آخرت میں تو جو سزا دینی ہے وہ تو الگ ہے لیکن ایک سزا تو دنیا ہی کے اندر یہ دے دی کہ یہ بد نصیب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے صاحبِ مدینہ ﷺ کے مقدس شہر مدینہ منورہ ہی سے محروم ہو گئے۔ شرعی اور قانونی دونوں لحاظ سے یہ بے نصیب مدینہ شریف تو کیا سعودی عرب ہی میں نہیں جا سکتے۔

② اس واقعہ سے ہمیں دوسرا سبق یہ ملتا ہے کہ سرکارِ مدینہ ﷺ کے پیارے شہر مدینہ منورہ کی چیزوں میں عیب و نقص نہیں نکالنا چاہیے کیونکہ یہ بے ادبی ہے دیکھو اس آدمی نے مدینہ منورہ کی صرف ایک ہی چیز یعنی دہی میں نقص نکالا تو اس بے ادبی کی اُس کو یہ سزا ملی کہ اُسے خود ہی مدینہ شریف سے نکلنا پڑا۔ کیونکہ

بے ادب بے نصیب ہوندا اے گل کہن سیانے
جس نے اے گل نئ منّی بن گیا او شیطان اے

مدینہ منورہ کی سختی، بھوک، تکلیف پر صبر کرنے والے کو شفاعت کی خوشخبری

اس واقعہ سے تیسرا سبق ہمیں یہ ملتا ہے کہ مدینہ منورہ کی مصیبتوں کو بھی خوشی سے برداشت کرنا چاہیے کیونکہ سرکارِ مدینہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: **مَنْ صَبَرَ لَاْوَاْبِهَا وَ شِدَّتِهَا فَلَهُ الْجَنَّةِ۔** جو شخص مدینے شریف کی ہر تکلیف کو خوشی سے برداشت کرے لیکن میرے شہر کو نہ چھوڑے تو وہ جنّتی ہے۔ ہمارے ایک عالم ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جس نے مدینہ منورہ میں رہنا ہے تو پھر اُسے مدینہ شریف کے کُتّوں سے بھی پیار کرنا پڑے گا۔ ایک حدیث مبارکہ میں آتا ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: میری اُمت میں سے جو بھی شخص مدینہ منورہ میں سختی و بھوک پر اور وہاں کی کسی بھی تکلیف و مشقت پر صبر کرے گا تو میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔ (مظاہر حق جدید جلد ۲ صفحہ ۷۵۰)

کبھی وہ غار میں ٹھہرے کبھی وہ مسجدِ نبوی ﷺ میں
جو عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہے گھر ٹھہرا ٹھکانہ سب سے پیارا ہے

مدینہ منورہ کے بے ادب لوگوں کے لیے:

اللہ پاک کے پاک محبوب ﷺ نے تو یہاں تک مدینہ شریف کی عظمتوں

کو بیان فرمایا: **غبار المدینہ شفاء من کُلّ داء** کہ میرے شہر مدینہ منورہ کی دھول میں بھی اللہ تعالیٰ نے شفاء رکھی ہے۔ علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مواہب لدُنیہ میں مدینہ پاک کی خصوصیت میں لکھا ہے کہ اس کا غبار (۱) جزام (۲) برص کے لیے خصوصیت سے شفاء ہے۔ علامہ زَرُقانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ نہ کوئی طبّی چیز ہے نہ عقلی چیز ہے لیکن (بے ادب اور) منکر کو نفع نہیں کرتی۔ علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے ہی بعض لوگوں کے حالات بھی لکھے ہیں کہ جن کو بَرَص کی بیماری تھی۔ مدینہ پاک کی مٹی ملنے سے وہ اچھے ہو گئے۔ علامہ قَسطلَانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں بلکہ (مدینہ کی خاک) ہر مرض کے لیے شفاء ہے۔ حضرت مولٰنا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ حضرت مولٰنا عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کو مدینہ پاک کی خاک عنایت فرمائی اور فرمایا کہ اسے کھالو! انہوں نے عرض کیا کہ حضرت مٹی کھانی تو حرام ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ میاں وہ مٹی کوئی اور ہوگی (جو کھانی حرام ہے یہ تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس شہر کی مبارک مٹی ہے اس میں تو اللہ تعالیٰ نے شفاء رکھی ہے)

(عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور علماء دیوبند صفحہ ۳۵، از پیر طریقت مولٰنا ظفر احمد قادری واںگہ والے)

مدینہ شریف کا غُبار بیماریوں کے لیے شفاء ہے:

بندہ ناچیز کے دوستوں میں ایک بزرگ دوست ہیں حضرت اقدس محترم جناب قاری عبد الرشید صاحب بہت ہی نفیس مزاج قسم کے آدمی ہیں بغیر دھوئے نہیں بلکہ اچھی طرح دھوئے بغیر کوئی چیز کھانا پسند نہیں کرتے لیکن فرماتے ہیں کہ جب میں حج کے لیے گیا تو مدینہ شریف میں میں نے کبھی کھجوروں کو دھو کر نہیں کھایا بلکہ فرماتے ہیں کہ میں قصداً بغیر دھوئے کھاتا۔ تاکہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے شہر مدینہ منورہ کی خاک میرے جسم میں چلی جائے۔ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مدینہ شریف کا غُبار کوڑھ کی بیماری کے

لیے شفاء ہے۔(زرقانی)

حضرت مولنا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم حضرت سید حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے نعتیہ کلام میں فرماتے ہیں کہ پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے کوچے کی مٹی کو اگر سرمہ کے طور پر آنکھوں میں لگائے تو اس سے نظر تیز ہو جاتی ہے فرماتے ہیں:

زن و فرزند میں خود بھی دل و جان سبھی تجھ پر
تصدق یا نبی اللہ تو محبوب یگانہ ہے

❁❁❁

بصارت تیز کرتی ہے حبیبؔ اس کُوچہ کی مٹی
دل و جان خانماں سب ہیچ وہ سُرمہ لگا نہ ہے

(نقشِ حیات)

وفا العرفاء میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد نقل کیا ہے کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اس (مدینہ منورہ) کی مٹی میں ہر بیماری کا علاج ہے۔(فضائل حج صفحہ ۲۰۳، از شیخ الحدیث مولنا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مدینہ منورہ کی سرزمین وہ (مبارک) سرزمین ہے کہ جس نے نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کو چوما ہے۔

اسی لیے تو ہم کہتے ہیں کہ اے ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم!

چھوڑنا تیرا مدینہ گوارا نہیں
سارے عالم میں ایسا نظارہ نہیں

❁❁❁

ایسا منظر زمانے میں دیکھا نہیں
جیسا منظر مدینے میں موجود ہے

❁❁❁

ہم نے مانا کہ جنت ہے بہت حسین
پر چھوڑ کر ہم نہ جائیں مدینہ کہیں

❁❁❁

کیوں جنت میں ہے سب کچھ مدینہ نہیں
پر مدینے میں جنت بھی موجود ہے

❁❁❁

پھول کھلتے ہیں پڑھ کر صلِ علیٰ
جھوم کر کہہ رہی ہے یہ باد صبا

❁❁❁

ایسی خوشبو چمن کے گلوں میں کہاں
جیسی خوشبو نبی ﷺ کے پسینے میں موجود ہے

❁❁❁

ہے نظر میں جمال حبیب ﷺ خدا
جن کی تصویر سینے میں موجود ہے

❁❁❁

جس نے ہم کو کلام الٰہی دیا
وہ محمد ﷺ مدینے میں موجود ہے

پیارے آقا سرکار مدینہ ﷺ کو ماننے والا گستاخ نہیں ہوسکتا؟

برادران اسلام! جس نے مدینے والے محمد عربی ﷺ کو مانا ہے۔ ربّ کعبہ کی قسم وہ مدینے شریف کا گستاخ نہیں ہوسکتا۔ جس نے حضور ﷺ کو مانا ہے

وہ حضور ﷺ کے والدین کا گستاخ نہیں ہوسکتا۔ جس نے حضور ﷺ کو مانا ہے وہ ازواج رسول ﷺ کا گستاخ نہیں ہوسکتا۔ جس نے حضور ﷺ کو مانا ہے وہ نبی ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کا گستاخ نہیں ہوسکتا۔ جس نے حضور ﷺ کو مانا ہے وہ حضور ﷺ کی اولاد پاک کا گستاخ نہیں ہوسکتا۔ جس نے حضور ﷺ کو مانا ہے وہ حضور ﷺ کے کسی بھی تعلق والے کا گستاخ نہیں ہوسکتا۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ حضور ﷺ کو بھی مانے اور حضور ﷺ کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کی بھی گستاخی کرے۔ حضور ﷺ کو بھی مانے اور جن جن چیزوں کی نسبت حضور ﷺ کے ساتھ ہے ان کی بے ادبی بھی کرے۔ نہیں نہیں یہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ یاد رکھو! جس نے حضور ﷺ کو مانا ہے وہ تو کہتا ہے اے سوہنے تے مَن موہنے آقا ﷺ آپ کے تو نعلین شریف کی توہین کرنا بھی کُفر ہے۔ جی ہاں! بلکہ وہ تو فخر سے یہ کہتا ہے کہ

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا
میری دولت ہے فقط نقش کفِ پا تیرا

پیارے آقا ﷺ کے جوتے مبارک کی بے ادبی کرنے والا بھی کافر ہے

ہمارے نزدیک تو اگر کوئی شخص پیارے آقا ﷺ کے جوتے مبارک کی بھی توہین و تنقیص کرے اور آپ ﷺ کے نعل پاک کو جوتے مبارک کو یوں کہہ دے کہ حضور ﷺ کی جُتڑی یعنی آپ کے جوتے مبارک پر اسم تصغیر بول دے تو ایسا شخص بھی کافِر ہو جائے گا اور اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی۔ میرے سُنی بہن بھائیو! ہمارا تو عقیدہ ہے، رب کعبہ کی قسم کہ

سر پہ رکھنے کو مِل جائے گر نعلِ پاک حضور
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سرکار مدینہ ﷺ کی بے ادبی کرنے سے کیسے بچتے تھے؟

درمنثور کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو غسل جنابت کی ضرورت پیش آئی اس حال میں نبی اکرم ﷺ وہاں تشریف لے آئے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جلدی سے کہیں چھپ گئے۔ پھر غسل کرنے کے بعد حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے پوچھا تم کہاں چلے گئے تھے؟ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے حدث لاحق تھا۔ اس ناپاکی کی حالت میں آپ ﷺ سے ملنا ادب کے خلاف محسوس ہوا۔ (اب میں پاک وصاف ہو کر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا ہوں۔)

ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نبی الرحمت ﷺ نے مصافحہ فرمانا چاہا تو انہوں نے غسل کی حاجت لاحق ہونے کا عذر پیش کیا۔ ان دونوں روایات اور واقعات سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ناپاکی کی حالت میں پیارے آقا ﷺ کے جسم اطہر سے اپنا ہاتھ ملانا ادب کے خلاف سمجھتے تھے۔ واقعی سچ ہے کہ

فیضان محمد ﷺ کی تصویر صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں
اللہ کی شریعت کی تعبیر صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں

❁❁❁

قرآن کلام اللہ ہے سارا شان محمد ﷺ کی
لسان محمد ﷺ کی تقریر صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں

باب ۶

❁❁❁

قلم کی نوک سے سلام لکھ رہا ہوں
کچھ خون سے کچھ پیار سے لکھ رہا ہوں

❁❁❁

اے میرے دوست پڑھنا ذرا ادب سے
میں اپنی زندگی صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام لکھ رہا ہوں

محمد صابر صفدر

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بے ادبی کرنے والوں کے لیے فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

تاجدر ختم نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت ہر ایک (مسلمان) کے لیے ہوگی مگر جس نے میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو گالی دی (یعنی کسی طرح بھی گستاخی کی) تو اُسے میری شفاعت نصیب نہ ہوگی۔ (عبارت یہ ہے) **قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ شَفَاعَتِیْ مُبَاحَۃٌ اِلَّالِمَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ۔** (رواہ ابونعیم فی الحلیہ) کیونکہ میرا تصور صفدر

پہنچا ہے اسلام ہم تک یہ صدقہ ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کا
اُٹھا جھولی دعائیں دے یہ فیض ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کا
نہ آئے آنچ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ یہ مقصد تھا صحابہ رضی اللہ عنہم کا
نہ اُٹھے انگلی صحابہ رضی اللہ عنہم پر یہ مشن ہے غلامانِ صحابہ رضی اللہ عنہم کا

سیدہ امّی عائشہ رضی اللہ عنہا کے بے ادب کی گردن اُڑا دی گئی

ایک شخص حضرت حسن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ جو طبرستان میں دعوت حق کا کام کر رہے تھے کے پاس آیا اور صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت صدیق رضی اللہ عنہ حضرت امی عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گندے اور قبیح الفاظ استعمال کیے۔ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ اس (بے ادب) کی گردن اڑا دو۔ یہ سُن کر کچھ علوی حضرات آگے بڑھے اور کہنے لگے کہ جناب یہ تو ہماری جماعت کا آدمی ہے، حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ معاذ اللہ اس شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ** اگر (پناہ بخدا) حضرت امی عائشہ رضی اللہ عنہا خبیث تھیں تو

آنحضرت ﷺ کا خبیث ہونا لازم آتا ہے۔ معاذ اللہ کیونکہ فرمان خداوندی ہے کہ خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لیے ہیں حالانکہ آنجناب ﷺ **اکرم الخلق و اطیب الخلق** ہیں اور ان کی تمام زوجہ مطہرہ بھی طیبہ و طاہرہ ہیں عیب سے پاک ہیں۔ پھر دوبارہ غلام کو حکم دیا کہ اس کافر کی گردن اڑا دو چنانچہ اس بے ادب کی گردن اُڑا دی گئی۔ (الزواجر لابن حجر مکی جلد ۴ صفحہ ۱۹۵)

ہوں میرے ماں باپ قربان اِس مقدس نام پر
امّی عائشہ رضی اللہ عنہا کے سینکڑوں احسان ہیں اسلام پر

سیدہ امّی عائشہ رضی اللہ عنہا کا بے ادب آنکھوں سے اندھا ہو گیا؟

احادیث میں ایک اور شخص کا واقعہ آتا ہے کہ وہ (بے ادب) نابینا ہو گیا تھا وہ امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے تہمت کے واقعہ میں مبتلا تھا۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے اماں عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ قرآن کریم نے تو فرمایا ہے: **وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ** کہ اللہ پاک ان کو دردناک عذاب دیں گے جو اللہ تعالیٰ کی پاک دامنہ بندی پر تہمت لگائے گا تو فلاں شخص کو اللہ تعالیٰ نے کیا عذاب دیا۔ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ نابینا تو بن گیا ہے اور اس کے لیے کیا عذاب ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اسے اندھا کیوں کر دیا ہے؟ اس لیے کہ میرا تصور صفدرؔ

خدائے لم یزل کا بارہا تجھ پر سلام آیا
مُبارک ہیں وہ لب جن پر ادب سے تیرا نام آیا

❀❀❀

رسول اللہ ﷺ نے رکھا ہے صدیقہ لقب تیرا
فقط فرشی ہی نہیں عرشی بھی کرتے ہیں ادب تیرا

❁❁❁

تیرا حجرہ امین ہے ذاتِ رسالت کا
زمین پر ٹکڑا یہی ہے باغِ جنت کا

❁❁❁

اسی میں رحمت اللعالمین رہتے تھے اور رہتے ہیں
یہ تیرا حجرہ ہے جس کو گنبد خضریٰ بھی کہتے ہیں

خلیفہ اول سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ وخلیفہ دوم سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بے ادب لوگوں کے لیے سوچنے کا مقام

خلیفہ چہارم سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنی اِن دونوں آنکھوں سے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ اگر ایسا نہ ہو تو میری یہ دونوں آنکھیں نابینا ہو جائیں اور میں نے اپنے دونوں کانوں سے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے اگر ایسا نہ ہو تو میرے یہ دونوں کان بہرے ہو جائیں کہ اسلام میں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ پاک وصاف کوئی نہیں پیدا ہوا۔

(نزہۃ المجالس جلد ۲ صفحہ ۳۷۴)

ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا جب دونوں صاحب حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دیر سے آنے کا سبب پوچھا۔ دونوں صاحبوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے راستہ میں ایک جنازہ دیکھا تھا ہم اس کی نماز جنازہ پڑھنے لگے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، تم دونوں میں سے امام کون تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بولے یا رسول اللہ! کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے بھی دوسرا کوئی آگے بڑھ سکتا ہے۔ اتنے میں حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ (دونوں) میّت کے لیے باعث

برکت بن گئے کیونکہ وہ (مرنے والا) بڑا گنہگار تھا جب ان دونوں نے اس پر نماز جنازہ پڑھی تو (اس کی برکت سے) اللہ تعالیٰ نے اسے دوزخ سے آزاد کر دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔ (حوالہ بالا) واقعی سچ ہے کہ

پاکیزہ تھا ہر اقدام صحابہ رضی اللہ عنہم کا
دونوں جہاں میں چمکا نام صحابہ رضی اللہ عنہم کا
دین پہ کر دیئے جان و مال اولاد نثار
کتنا اونچا تھا یہ کام صحابہ رضی اللہ عنہم کا
چھوڑ کے اِن کو گر جائے گا دوزخ میں
بچنا ہے تو پلّہ تھام صحابہ رضی اللہ عنہم کا
بے ایمانوں کی میں بات نہیں کرتا
مومن کرتے ہیں اکرام صحابہ رضی اللہ عنہم کا
کس میں ہے ہمت وہ ہم کو روک سکے
ہم مرتے دم تک لیں گے نام صحابہ رضی اللہ عنہم کا

اور اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک چاندنی رات میں جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سَر مُبارک میری گود میں تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا کسی کی اتنی نیکیاں بھی ہیں جتنے آسمان پر ستارے ہیں۔ **قَالَ نَعَمْ عُمَرُ** آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں (کہ جن کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں) پھر میں نے عرض کیا **فَأَيْنَ حَسَنَاتُ أَبِيْ بَكْرٍ** اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کا کیا حال ہے۔ **قَالَ اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ** آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عمر رضی اللہ عنہ کی تمام نیکیاں **كَحَسَنَةٍ وَاحِدَةٍ مِّنْ حَسَنَاتِ اَبِيْ بَكْرٍ**۔ ابوبکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کے برابر ہیں۔ (رزین و مظاہر حق جدید جلد ۵ صفحہ ۶۴۳) پھر میں کیوں نہ کہوں کہ

چاروں خلیفوں میں ہے جن کا سب سے پہلا نمبر
دولہا بن کر آئے ان کے گھر میرے پیغمبر
زمانہ جانے نام اُن کا
ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ و سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بے ادبی کرنے والے کو دنیا ہی میں عجیب سزا ملی

ابو الحسن مطلبی مسجد نبوی کے امام کا بیان ہے کہ میں نے مدینہ منورہ میں ایک حیرانی والی بات دیکھی، ایک شخص جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیا کرتا تھا، ایک دن صبح کی نماز کے بعد ہمارے پاس آیا اس کی دونوں آنکھیں نکل کر دونوں گال پر پڑی تھیں۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ تیرے ساتھ یہ معاملہ کیسے ہوا۔ کہنے لگا کہ پچھلی رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شخص (میری طرف اشارہ کر کے کہا) ہمیں تکلیف دیتا اور گالیاں دیتا ہے۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے) پوچھا ابو القیس تمہیں کس نے گالیاں بتائیں۔ (یعنی تم کو کس نے کہا کہ انہیں گالیاں دیا کرو) یہ کہنے لگا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ انہوں نے یہ سُن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیوں سے میری آنکھوں کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ تیری آنکھیں پھوڑ دے اور انگلیاں میری آنکھوں میں گھونپ دیں۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی تو میری دونوں آنکھیں گال پر پڑی تھیں۔ اب یہ آدمی رو رو کر توبہ کر رہا تھا۔ (کشکول اولیاء صفحہ ۲۸ از صوفی اشفاق اللہ واجد مجددی، طبع مکتبہ سراجیہ، کندیاں شریف)

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وسیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بُرا بھلا کہنے والے بے ادب کی صحبت میں رہنے کا انجام

حضرت عبدالرحمٰن محاربی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک شخص کی موت کا وقت قریب آیا۔ جب اس سے کلمہ طیبہ پڑھنے کو کہا گیا تو وہ کہنے لگا کہ میں یہ پاک کلمہ ادا کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ کیونکہ میں ان لوگوں کی صحبت میں رہا کرتا تھا کہ جو (خلیفہ اول) سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (اور خلیفہ دوم) سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بُرا بھلا کہا کرتے تھے۔ (ابن عساکر)

واقعی سچ ہے کہ جو میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ فرما اور سمجھا گئے ہیں کہ

بُرے بندیاں دی صحبت اینج اے جیویں دوکان لوہاراں
کپڑے بھانویں گنج گنج رکھیے پتنگے پین ہزاراں

خلیفہ اول وخلیفہ دوم سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو گالیاں دینے والا بے ادب خنزیر بن گیا

علامہ عبدالوہاب شعرانی اپنی کتاب المنن الکبریٰ میں نقل فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ اس کی بیوی اور بیٹا اس کو منع کرتے تھے لیکن وہ اپنی اس بے ادبی سے باز نہ آتا تھا بلکہ الٹا انہیں بھی بُرا بھلا کہنے پر مجبور کرتا۔ خدا کے قہر وغضب سے اس کی شکل خنزیر کی صورت میں تبدیل ہوگئی۔ اس کے بیٹے نے اس کے گلے میں زنجیر ڈال کر اس کو اپنی دوکان میں باندھ دیا وہ خنزیر کی طرح، چنگھاڑتا تھا۔ ہمسائے بھی اس کے چنگھاڑنے کی آواز کو سنا کرتے تھے۔ کئی دنوں کے بعد (وہ اسی حالت) میں مر گیا۔ اس کے بیٹے نے اس کو ایک گندے گڑھے میں پھینک دیا۔ علامہ شیخ محب الدین

طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے میرے سامنے یہ واقعہ بیان کیا تو میں نے خود جا کر اس کے بیٹے سے ملاقات کی تو اس نے خود اپنے (بے ادب) والد کا یہ سارا واقعہ بعینہ اسی طرح مجھے سنایا اور اس نے یہ بھی بتایا کہ میرا والد مجھے بھی برا بھلا کہنے پر مجبور کرتا اور انکار کرنے پر مارتا بھی تھا لیکن میں ان کا یہ حکم نہیں مانتا تھا۔ سزا کو صبر سے برداشت کر لیتا تھا۔ (لطائف المنن والاخلاق للشعرانی صفحہ ۸۰ جلد ۳) کیونکہ

راہ ملتی ہے شب کو تاروں سے
اور ہدایت ملتی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں سے

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وسیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بے ادب بندر بن گیا، عبرتناک واقعہ

شیخ عینی رحمۃ اللہ علیہ ہر سال حج کی سعادت حاصل کرتے اور مدینہ منورہ پہنچ کر روضہ اطہر کی زیارت کا شرف حاصل کرتے۔ شیخ عینی رحمۃ اللہ علیہ چونکہ عربی کے شاعر بھی تھے اسی لیے ایک قصیدہ ہر سال سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخین حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما کی مدح میں لکھ کر لاتے اور روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر پڑھتے۔ شیخ خود فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حسب عادت روضۂ اقدس کے پاس اپنا قصیدہ پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھے اپنے ساتھ مکان پر چلنے کی دعوت دی میں اس کے ساتھ چل دیا۔ مدینہ منورہ کی تنگ گلیوں سے ہوتے ہوئے ہم ایک مکان پر پہنچے تو اس شخص نے مجھے اندر داخل ہونے کا اشارہ کیا میں دروازے میں داخل ہوا ہی تھا کہ اوٹ میں چھپے ہوئے دو وحشی نمودار ہوئے بس میں ایک سیکنڈ میں ان وحشیوں کے مضبوط بازوؤں کے شکنجے میں تھا۔ پھر وہ مجھے اٹھا کر اندر ایک کمرے میں لے گئے ہمارے پیچھے وہ آدمی بھی تھا۔ اندر جا کر اس بدبخت نے جو کہ شائد سبائی یعنی شیعہ تھا ایک چھری اٹھائی اور حبشیوں کو اشارہ کیا انہوں نے زبردستی میرا

منہ کھولا اور اس بدبخت نے میری زبان کاٹ دی اور کہا کہ اس زبان سے تم ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی تعریف بیان کرتے تھے یہ کہہ کر کٹی ہوئی زبان میرے ہاتھ پر رکھ دی اور پھر مجھے چھوڑ دیا حضرت شیخ عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں وہ کٹی ہوئی زبان لے کر روضۂ اقدس کے سامنے جا کر بیٹھ گیا بیٹھے بیٹھے اسی عالم میں مجھے نیند آنے لگی میں سو گیا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ جانِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں آپ کے دائیں جانب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور بائیں جانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں آپ نے میری کٹی ہوئی زبان میرے ہاتھ سے لی اور اپنا لعاب مبارک لگا کر میرے منہ میں رکھ دی۔ میں جب بیدار ہوا تو میری کٹی ہوئی زبان بالکل ٹھیک تھی۔

حضرت شیخ عینی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ میں آئندہ سال جب پھر حج پر گیا اور حسب معمول روضۂ اقدس پر حاضر ہوا اور اپنا قصیدہ پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص آج پھر آیا اور دعوت قبول کرنے کا کہا تو مجھے پچھلے سال کا واقعہ یاد آیا لیکن میں نے پھر سنّت سمجھ کر دعوت قبول کر لی۔ دعوت کے لیے چلے تو چلتے چلتے اسی مکان پر پہنچ گئے وہاں پہنچ کر میں نے خوف محسوس کیا اور قدرتی طور پر میرے قدم رک گئے۔ وہ شخص میرے چہرے پر خوف کے آثار دیکھ کر مُسکرایا اور کہنے لگا کہ حضرت گھبرائیں نہیں اندر تشریف لائیں میں **توکل علی اللہ**! اندر داخل ہو گیا۔ لیکن آج بالکل پہلے کے برعکس اس نے ایک الگ کمرے مین عزّت سے بٹھایا اور عمدہ کھانا کھلایا۔ جب کھانے سے فارغ ہوئے تو وہ اب مجھے دوسرے کمرے میں لے گیا جہاں ایک بندر بندھا ہوا تھا اس شخص نے بندر کی طرف اشارہ کر کے مجھ سے پوچھا کہ حضرت آپ اسے جانتے ہیں میں نے کہا کہ نہیں۔ تو اس نے کہا کہ یہ میرا باپ ہے اور یہ وہی شخص ہے کہ جس نے پچھلے سال آپ کی زبان کاٹی تھی اللہ تعالیٰ نے اس (بے ادب) کی شکل کو تبدیل کر دیا۔ اب یہ اسی جگہ بندھا رہتا ہے۔ (ماہنامہ اخوہ)

لیکن اپنی تو یہ حالت ہے میرا تصوّر صفدر کہ

صحابہ رضی اللہ عنہم کا جو غلام ہے
ہمارا وہ امام ہے

کیونکہ

دلوں میں ہے محبت تو زبانوں پہ ترانے ہیں
زمانے کو بتا دو ہم صحابہ رضی اللہ عنہم کے دیوانے ہیں

❁❁❁

کہا قرآن نے ایمان ان جیسا بناؤ تم
گر تم نے وجود اپنے جہنم سے بچانے ہیں

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے چالیس بے ادب لوگوں کا انجام

شیخ شمس الدین صَوَاب خادمانِ حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے سردار تھے۔ ان کا بیان ہے کہ حلب کے گمراہ لوگوں نے امیر مدینہ کو بہت سے تحائف اور مال رشوت دے کر کہا کہ آپ ہمیں اجازت دیں کہ (نعوذ باللہ) ہم حضرات شیخین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اجسام روضۂ اطہر سے نکال لیں۔ امیر مدینہ نے اس کو قبول کر لیا تحائف اور مال رشوت دیکھ کر اس کی آنکھوں پر پردہ چھا گیا تھا پھر اس نے شیخ شمس الدین کو بلایا اور حکم دیا کہ آج رات کو کچھ لوگ مسجد نبوی میں داخل ہوں گے وہ حرم میں جو کچھ بھی کریں ان کو کرنے دینا اور ان کے کام میں رکاوٹ نہ ڈالنا۔ شیخ شمس الدین خادمانِ حرم نبوی فرماتے ہیں کہ میں بہت اچھا کہہ کر چلا آیا۔ مگر سارا دن حجرہ شریفہ کے پیچھے بیٹھے روتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرتا رہا اور ایک منٹ بھی آنسو نہ تھمتا تھا اور کسی کو خبر نہ تھی کہ مجھ پر کیا گزر رہی ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد جب سب لوگ چلے گئے اور ہم نے کواڑ

وغیرہ بند کر لیے تو آدھی رات کے قریب چالیس گمراہ لوگوں کا ایک گروہ باب السلام (مسجد نبوی کے دروازوں میں ایک دروازہ ہے) یہ دروازہ امیر مدینہ کے گھر کے قریب تھا اس کی طرف سے مسجد میں داخل ہوا میں ان کو ایک ایک کر کے گن رہا تھا۔ ان کے ہاتھوں میں گدالیں، پھاوڑے اور ٹوکریاں اور زمین کھودنے کے بہت سے آلات تھے۔ ادھر میں رو رو کر بے حال بھی ہوتا جا رہا تھا۔ جب یہ گمراہ لوگ ممبر شریف کے قریب پہنچے تو زمین اللہ عزوجل کے حکم سے شق ہوئی اور (میرے دیکھتے ہی دیکھتے) یہ چالیس کے چالیس افراد اس میں دھنس گئے۔ واقعی سچ ہے صفدرؔ

نہ جا اس کے تحمل پہ کہ بے ڈھب ہے گرفت اس کی
ڈر اس کی دیر گیری سے کہ سخت ہے انتقام اس کا

امیر مدینہ نے بہت دیر تک انتظار کر کے مجھے بلا کر پوچھا کہ صَوَاب علاقہ کے وہ لوگ ابھی تک تمہارے یہاں نہیں پہنچے؟ میں نے کہا کہ ہاں آئے تھے اور یہ قصّہ ان کے ساتھ گزرا۔ امیر نے کہا کہ دیکھو کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا کہ بالکل ایسا ہی ہوا ہے آپ میرے ساتھ چلیں میں وہ جگہ بتاؤں اور دکھاؤں کہ جہاں یہ قصّہ گزرا ہے اور جہاں وہ بے ادب زندہ ہی زمین میں دھنس گئے ہیں امیر مدینہ حرمِ نبوی میں آیا جب اس جگہ پہنچا جہاں وہ سب کے سب گمراہ غرق ہوئے تھے۔ تو ان کے عمامہ کے پلو زمین سے باہر تھے شاید یہ اس لیے کہ ان ظالموں کے اس عبرتناک انجام سے باخبر ہو سکیں۔ واقعی سچ ہے صفدرؔ

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

امیر نے کہا کہ اچھا سنو بس یہ بات یہیں تک رہے اگر یہ بات کسی اور پر ظاہر کر دی تو تیرا سر اڑا دیا جائے گا۔

(وفاعن فضائل حج صفحہ ۱۸۲، از شیخ الحدیث مولٰنا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ و نزہۃ المجالس جلد ۲ صفحہ ۳۸۲)

صبح کو ہر روز اُٹھ کر روضۂ رسول ﷺ کی طرف منہ کر کے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ پر لعنت کرنے والے بے ادب کا انجام

جلال پور کے نزدیک ایک جگہ ہے جس کا نام بہادر پور ہے وہاں ایک شخص بہت بڑا امیر تھا صبح کو اٹھ کر روضۂ رسول ﷺ کی طرف منہ کر کے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو (نعوذ باللہ) لعنت کرتا تھا گویا نبی ﷺ کے روضے پر لعنت بھیجتا تھا اور گالیاں دیتا تھا جب وہ مرنے لگا تو اس کی سکرات کی آواز دور دور تک گئی جسم اتنا پھول گیا کہ سات آدمی مل کر بھی اس کا پہلو نہیں بدل سکتے تھے۔ آنکھیں بھی ختم ہو گئیں سارا جسم سوجھ گیا گول مول شکل نا قابل غور، جب وہ مر گیا اور اس کو قبر میں جا کر رکھا تو رکھتے ہی قبر میں ایک دھماکہ ہوا اس کا وجود پھٹا اندر سے بدبو آئی دھماکہ کی آواز چھ میل دُور تک سُنی گئی۔ میں مسجد میں باوضو بیٹھا ہوں وہ قبر دکھا سکتا ہوں۔ لوگ ڈر گئے (حتیٰ کہ) جانور بھی ڈر گئے کیا کہ ہوا؟ بتایا گیا کہ قبر سے ایک دھواں نکلا ہے قبر پھٹی ہے اور بدبو پھیل گئی ہے۔ یہ وہی بے ادب تھا جو پیارے آقا محمد ﷺ کے یاروں کو گالیاں دیا کرتا تھا اس کی قبر ہر چھ مہینے کے بعد آج بھی ایسے سُرخ ہو جاتی ہے جس طرح اینٹوں کی بھٹی سرخ ہو جاتی ہے۔ اب تک اللہ نے اس کو معاف نہیں کیا اب تک اس کی قبر جہنم کا ایندھن بنی ہوئی ہے۔

(خطبات دینوری)

ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے
زمین کھا گئی نوجواں کیسے کیسے

عظمتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک مسلمان کی نظر میں

برادرانِ اسلام! اس لیے تو ہم گستاخ صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو یہ بات سمجھا رہے ہیں کہ

میرا عشق صحابہ رضی اللہ عنہم	میرا پیار صحابہ رضی اللہ عنہم
میری الفت صحابہ رضی اللہ عنہم	میری مسکراہٹ صحابہ رضی اللہ عنہم
میری محبت صحابہ رضی اللہ عنہم	میری چاہت صحابہ رضی اللہ عنہم
میری زندگی صحابہ رضی اللہ عنہم	میری فکر صحابہ رضی اللہ عنہم
میری سوچ صحابہ رضی اللہ عنہم	میرا ایمان صحابہ رضی اللہ عنہم
میری آن صحابہ رضی اللہ عنہم	میری شان صحابہ رضی اللہ عنہم
میری جان صحابہ رضی اللہ عنہم	میرے امام صحابہ رضی اللہ عنہم

جب میں مر جاؤں تو میری قبر پر لکھ دینا

یہ ہے غلامِ صحابہ رضی اللہ عنہم

سیدہ حضرت نائلہ رضی اللہ عنہا کا انگوٹھا اور سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ناک کاٹنے والا بے ادب اپنا ہی گلا کٹوا بیٹھا

حضرت علامہ ابن البر رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ دوہرے داماد نبی سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ایک مصری ننگی تلوار لے کر آیا اور کہنے لگا خدا کی قسم میں عثمان رضی اللہ عنہ کی (نعوذ باللہ) ناک کاٹ لوں گا اس پر سیدہ نائلہ رضی اللہ عنہا آپ کی زوجہ محترمہ نے آستینیں چڑھالیں اور اس کی تلوار پکڑ لی جس سے آپ کا انگوٹھا مبارک کٹ گیا پھر آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ایک غلام سے فرمایا کہ اس (بے ادب) کو فی النار کردو پس غلام کے پاس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تلوار تھی اس نے اسی تلوار سے باغی کو جہنم رسید کر دیا۔ (خطبات قاسمی جلد ۲ صفحہ ۵۴۹)

سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے منہ پر طمانچہ مارنے والے کا ہاتھ لکڑی کی طرح سوکھ گیا

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ میں محمد

بن سیرین سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں کعبہ کا طواف کر رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص ہے جو کہتا ہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَمَا اَظُنُّ اَنْ تَغْفِرْلِیْ۔

ترجمہ: الٰہی تو مجھے بخش دے اور میرا گمان یہ ہے کہ تو مجھے بخشے گا نہیں۔

میں نے اس سے کہا کہ اے اللہ کے بندے جو کچھ تو کہتا ہے میں نے یہ کسی کو بھی کہتے نہیں سنا۔ اُس نے کہا میں نے اللہ سے عہد و پیمان باندھا تھا کہ اگر میں (حضرت) عثمان رضی اللہ عنہ کے منہ پر (نعوذ باللہ) طمانچہ مار سکا تو ضرور ماروں گا۔ پس جب وہ قتل ہو گئے اور ان کا جنازہ اپنے گھر میں چارپائی پر رکھا ہوا تھا تو میں وہاں (بہانے سے) داخل ہوا کہ گویا میں بھی ان کی زیارت کے لیے آیا ہوں مجھے ذرا سی تنہائی کا موقع مل گیا تو میں نے آپ کے چہرہ اقدس سے کپڑا اٹھایا اور آپ کے چہرہ مبارک پر تھپڑ مارا۔ جس کی وجہ سے میرا یہ دائیاں ہاتھ سوکھ گیا۔ حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا دایاں ہاتھ دیکھا تو **یَابِسَةٌ کَاَنَّهَا عُوْدٌ**۔ وہ اس طرح سوکھا ہوا تھا جیسے وہ لکڑی ہے۔ (تاریخ امام بخاری عن حوالہ بالا)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بے ادب کو حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بے ادبی سے کیسے روکا، ایک دلچسپ واقعہ

کوفہ کا ایک رافضی حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے خلاف بکواس کیا کرتا تھا کبھی انہیں کافر کہتا اور کبھی یہودی۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو خبر ہوئی تو صحابہ رضی اللہ عنہم کے دفاع کے لیے تڑپ اٹھے جب تک اس رافضی سے ملاقات نہ کر لی بے چین رہے آخر اس رافضی کے پاس تشریف لے گئے اور بڑے ادب محبت اور نرمی سے کہا کہ اے بھائی! میں تیری لخت جگر بچی کے لیے فلاں صاحب کی طرف

سے منگنی کا پیغام لایا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس صاحب کو حفظ القراان کی دولت سے نوازا ہے۔ اس کی تمام رات نوافل اور قرآن پاک کی تلاوت میں گزرتی ہے۔ خدا کا خوف ہمیشہ ہمہ وقت غالب رہتا ہے۔ تقویٰ میں اس کی نظیر نہیں۔ رافضی نے جب یہ سب کچھ سنا تو (خوش ہوکر) کہنے لگا کہ بہت اچھا ہے یہ تو صرف میری لڑکی کے لیے ہی نہیں بلکہ ہمارے سارے خاندان کے لیے سعادت ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا لیکن ہاں! مگر اس میں ایک عیب ہے کہ وہ لڑکا مذہباً یہودی ہے۔ رافضی کا (فوراً) رنگ بدلا اور جھلاّ کر بولا کہ کیا میں اپنی لڑکی کی شادی یہودی لڑکے سے کر دوں۔ تب امام صاحب نے فرمایا کہ بھائی آپ تو اپنی لخت جگر ایک یہودی لڑکے کے نکاح میں دینے کے لیے تیار نہیں تو کیا پیارے آقا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک نہیں اپنے نورِ دل کے دو ٹکڑے یعنی دو بیٹیاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جو بقول آپ کے یہودی تھے کے نکاح میں کیوں دے دیں۔ امامِ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد رافضی کے لیے تنبیہ اور ہدایت کا باعث ہوا اور اپنے کیے پر نادم و شرمندہ ہوا اور خلوص دل سے تائب ہوا اور ہمیشہ کے لیے ایسی حرکتوں سے باز آ گیا۔ (عقود الجمان صفحہ ۲۷۳)

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بے ادب کا جنازہ پڑھنے سے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کر دیا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی جنازہ کی نماز پڑھنے سے انکار فرما دیا۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ کو اس سے پہلے تو کسی کی نماز جنازہ ترک کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّهٗ كَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ فَاَبْغَضَهُ اللّٰهُ۔

ترجمہ: کہ یہ شخص عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا لہٰذا اللہ تعالیٰ بھی اس سے بغض رکھتے ہیں۔ (ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۲۱۲)

اس حدیث شریف کی وجہ سے دشمنان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یعنی غالی شیعہ کا جنازہ پڑھنا شرعاً ناجائز ہے اور جس سُنّی مسلمان نے شیعہ کا جنازہ پڑھا تو اس کا ایمان ونکاح جاتا رہے گا لہٰذا ایسی غلطی کر بیٹھے تو ایمان ونکاح کی تجدید کرے۔

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بے ادبی کرنے والے سب پاگل ہو کر مرے؟

بعض سلف سے منقول ہے کہ جو لوگ بھی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل میں شریک تھے وہ سب کے سب بعد میں مقتول ہوئے اور بعض نے فرمایا ہے کہ ان قاتلین میں سے ہر شخص پاگل ہو کر مرا۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۷ صفحہ ۲۰۲)

اس لیے تو ہم سمجھاتے ہیں کہ

علم و حیاء عثمان رضی اللہ عنہ کی شان
صبر و رضا عثمان رضی اللہ عنہ کی شان
جھولیاں بھر بھر مال دیا
جود و سخا عثمان رضی اللہ عنہ کی شان
سینہ تھا کینے سے پاک
صدق و صفا عثمان رضی اللہ عنہ کی شان
بیعت رضوان دھیاں میں لا
دیکھ ذرا عثمان رضی اللہ عنہ کی شان
ذو النورین کی نسبت سے
سب سے جُدا عثمان رضی اللہ عنہ کی شان

خلیفۂ چہارم سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بے ادب کے لیے سوچنے کا مقام

حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابو جنیدہ بن جندع بن عمر بن مازن نے کہا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ (بے ادب) اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے (اور یہ فرمان) میں نے خود سُنا ہے ورنہ میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں۔ ساقیٔ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس لوٹے اور غدیرِ خُم کے مقام پر پہنچے تو لوگوں کو خطاب فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر فرمایا: جس کا میں ولی ہوں یہ (علی رضی اللہ عنہ) اُس کا ولی ہے (پھر فرمایا:)

اَللّٰھُمَّ! وَالِ مَنْ وَّالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ۔

ترجمہ: اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔

عبید اللہ نے کہا کہ میں نے امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ ایسی باتیں ملک شام میں بیان نہ کرنا ورنہ تو وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت میں اتنی باتیں سُنے گا کہ تیرے کان بھر جائیں گے۔ (اس کے جواب میں) امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

واللہ! انّ عندی من فضائل علی رضی اللہ عنہ ما لو تحدث بھا لَقُتِلْتُ۔

ترجمہ: اللہ کی قسم! حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اتنے فضائل میرے پاس محفوظ ہیں کہ اگر میں انہیں بیان کروں تو مجھے قتل کر دیا جائے۔

(ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ)

اس لیے تو ہم کہتے ہیں کہ

اہل نظر کی آنکھ کا تارا علی علی رضی اللہ عنہ
سُنّیوں کا ہے پیر پیارا علی علی رضی اللہ عنہ

خلیفہ چہارم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بے ادب کو ایک ہی وقت میں اکٹھی چار سزائیں

حضرت حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت قیس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بہت بُرا کہا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے دُعا کی کہ اے اللہ! یہ (بے ادب) آپ کے ولیوں میں سے ایک ولی کو بُرا کہتا ہے (اے اللہ!) آپ اس مجمع کو اس وقت تک متفرق نہ کیجئے جب تک اپنی قدرت نہ دکھلا دیں۔ تو خدا کی قسم ہم لوگ (ابھی) متفرق بھی نہ ہوئے تھے کہ اس (بے ادب) کو ایک ہی وقت میں اکٹھی چار سزائیں ملیں۔

① اسی وقت اس کی سواری زمین میں دھنسنے لگی۔
② اور اس کی سواری نے اس کو کھوپڑی کے بل پتھروں میں پھینک دیا۔
③ جس سے اس کا دماغ پھٹ گیا۔
④ اور یہ بے ادب اسی حال میں اسی وقت مر گیا۔

(جمال الاولیاء صفحہ ۴۶ از حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

مرتا بھی کیوں نا؟؟ کیونکہ

بھائی بنایا جب انصار مہاجر کو
آقا بولے میرا ہے ویر پیارا علی رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بے ادب کو اُسی کے اونٹ نے زمین پر رگڑ رگڑ کر مار دیا؟

مدینہ منورہ میں ایک شخص تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بدگوئی کیا کرتا تھا،

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے اس کے حق میں بھی بد دعا کی۔ وہ شخص ایک دن اپنا اونٹ مسجد نبوی ﷺ کے باہر چھوڑ کر اندر آ گیا اور لوگوں میں بیٹھ گیا۔ اس کا اونٹ کُودتا ہوا مسجد میں آیا اور اس بے ادب شخص کو اپنے سینے سے زمین پر خُوب رگڑا یہاں تک کہ وہ جہنم رسید ہو گیا۔ (شواہد النبوت صفحہ ۲۹۹) کیونکہ میرا تصورِ صفدر

دنیا میں سب سے عالی گھرانے کے نور ہو
اس واسطے ہے نام تمہارا علی رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ
رحمت نے لے لیا مجھے آغوشِ نُور میں
جب سے کہا ہے میں نے ہمارا علی رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالی دینے والے بے ادب کا انجام

شفاء الصدور کے آخر میں ابن سبع سبتی نے لکھا ہے کہ علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ جس وقت میرے والد محترم کی آنکھوں کی بینائی جاتی رہی تو آپ مکہ مکرمہ میں مقیم تھے ایک مرتبہ میں ان کے ساتھ تھا کہ راستہ میں آبِ زمزم کے کنویں کے پاس شامی لوگ بیٹھے تھے۔ جب ہمارا شامیوں کے پاس سے گزر ہوا تو وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بُرا بھلا کہنے لگے پس میرے والد محترم نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ (جو سفر کے امیر تھے) سے کہا کہ مجھے ان لوگوں کے قریب کر دو۔ پس سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے انہیں انُ لوگوں کے قریب کر دیا۔ پس والد محترم نے فرمایا کہ تم میں سے کون اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو گالیاں دے رہا ہے۔ ان لوگوں نے جواب میں کہا: سبحان اللہ! ہم میں سے کسی نے بھی اللہ اور اس کے رسول کو گالی نہیں دی۔ پھر والد محترم نے فرمایا کہ تم میں سے کون (دامادِ رسول) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتا ہے۔ ان لوگوں نے جواب دیا کہ کیا (نعوذ باللہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے نہیں تھے؟ پس میرے والد محترم حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے

فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جس شخص نے (حضرت) علی رضی اللہ عنہ کو گالی دی تو اس نے مجھے گالی دی اور جس نے مجھے گالی دی تو اس نے اللہ تعالیٰ کو گالی دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو گالی دی تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں اوندھا کر کے ڈال دے گا، پھر حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم ان کے پاس سے چلے آئے۔ (حیوٰۃ الحیوان جلد ۱ صفحہ ۴۳۰)

اعظم یہ مغفرت کی سند ہے ہمارے پاس
ہم ہیں علی رضی اللہ عنہ کے اور ہمارا علی رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قبر کی بے ادبی سے لوگوں کو کیسے بچایا گیا؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ کو شہید کرنے والے بے ادب ابن ملجم کو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ایک ہی وار میں اس کا کام تمام کر دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ تریسٹھ سال عمر اور ۴ برس ۹ ماہ ۲۳ دن خلافت کے بعد شہید ہوئے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے آپ کو غسل دیا اور تین کپڑوں میں کفنایا۔ جن میں قمیص نہ تھا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے آپ کے جنازہ کی نماز پڑھائی۔

① بعض روایتوں کے مطابق آپ کو مسجد کُوفہ میں۔
② بعض کے موافق اپنے مکان میں
③ بعض کے موافق کُوفہ سے دس میل کے فاصلہ پر دفن کیے گئے۔
④ اور ایک روایت کے مطابق حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے آپ کے جسد مبارک کو خارجیوں کے خوف سے کہ کہیں یہ آپ کی بے حرمتی نہ کریں نکال کر دوسری قبر میں پوشیدہ طور پر دفن کر دیا۔

۵ اور ایک روایت کے مطابق آپ کے تابوت کو مدینہ منورہ لے جانے لگے کہ سرکار دو عالم ﷺ کے قریب دفن کریں لیکن راستے میں وہ اونٹ جس پر آپ کا جنازہ تھا، بھاگ گیا اور پھر اس کا کہیں پتہ نہ چلا۔

۶ اور چھٹی روایت میں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرات حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو وصیت کی کہ میری وفات کے بعد مجھے ایک چار پائی پر لٹا کر باہر لے جانا اور غریبین پہنچا دینا وہاں تم ایک سفید پتھر پاؤ گے جس سے نور کی شعاعیں نمایاں ہوتی ہوں گی اسے ذرا ہٹاؤ گے تو وہاں سے کشادہ جگہ ظاہر ہوگی مجھے وہیں دفن کر دینا۔ لکھا ہے کہ پھر آپ کی قبر کا نشان مٹا دیا گیا۔

(شواہد النبوۃ صفحہ ۲۹۷)

۷ اور آخری ساتویں روایت کے مطابق وہ اونٹ جس پر آپ کا جنازہ تھا وہ طے کی سرزمین میں ملا لوگوں نے اس کو پکڑ کر آپ کا جنازہ وہیں دفن کر دیا۔ واللہ اعلم۔

غرض کہ آج تک اتنے بڑے اور عظیم الشان شخص کے مزار مبارک کا صحیح حال کسی کو معلوم نہ ہوا کہ کہاں ہے؟ اس کی وجہ وہی معلوم ہوتی ہے کہ خارجیوں کے خوف سے آپ کو ایسی جگہ دفن کیا گیا کہ جس کا حال عام لوگوں کو معلوم نہ ہو۔ اس میں یہ بھی حکمت الٰہی معلوم ہوتی ہے کہ بعد میں آنے والے لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مشکل کشائی اور حاجت روائی کا مرتبہ دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑنی تھی۔ اگر ان کے مزار کا صحیح علم ہوتا تو اس کو لوگ شرک کی منڈی بنائے بغیر ہرگز نہ رہتے۔ جیسا کہ آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ بزرگوں کی قبروں کو لوگوں نے قبلہ اور بت بنا رکھا ہے اور مسلمان کہلا کر مشرکین مکہ سے کسی حالت میں کم نظر نہیں آتے۔ جس کا جی چاہے وہ سالانہ عرسوں کے موقع پر جو کہ بزرگوں اور نیک

لوگوں کی قبروں پر ہوتے ہیں مسلم نما مشرکوں کے کرتوتوں کا تماشہ خود جا کر دیکھ لے۔
(تاریخ اسلام جلد ا صفحہ ۴۳۲)

پہلی اور پچھلی اُمّت میں سب سے بڑا بدنصیب

ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ پہلی امتوں میں سب سے زیادہ شقی اور بدنصیب کون ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا قاتل، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا کہ پچھلی اُمّت میں سب سے زیادہ بدنصیب کون ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اللہ جانے مجھے اس کی خبر نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچھلی (یعنی میری امت) میں سب سے زیادہ بدنصیب (اے علی رضی اللہ عنہ) تیرا قاتل ہے۔ (افضل المواعظ صفحہ ۸۸ و تاریخ الخمیس)

برادران اسلام اسی لیے تو ہم آپ سے کہتے ہیں کہ سنو شان علی رضی اللہ عنہ

مت توڑ علی رضی اللہ عنہ کو اِن یاروں سے
ہے پیار علی رضی اللہ عنہ کو اِن پیاروں سے
اک اٹھاتا رہا نبوت کو غاروں میں
اک لڑتا رہا غدّاروں سے
علی رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ رشتے داروں میں
پس ہیں چاروں نبی کے پیاروں میں
اب سوچ ذرا اے کافر
کیا فرق ہوا ان چاروں میں
ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی
ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ

ہم مسلک ہیں یارانِ نبی ﷺ
کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی قبر پر پاخانہ کرنے والے بے ادب کو چار سزائیں؟

علامہ مساوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب طبقات میں بیان کیا ہے کہ حضرت ابونعیم اور حضرت ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے نواسۂ رسول ﷺ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ کی قبر پر پاخانہ کر دیا تو اس بے ادب کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے چار سزائیں ملیں:

① وہ مجنون ہو گیا۔

② اور وہ کتوں کی طرح بھونکنے لگا۔

③ پھر یہ کہ اسی حالت میں (کتوں کی طرح بھونکتا ہوا) مر گیا۔

④ حتیٰ کہ اس کی قبر میں سے بھی سُنا گیا کہ وہ بھونک رہا ہے۔

(جمال الاولیاء صفحہ ۱۳۹ از حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

قاتلان حسین رضی اللہ عنہ میں سے کوئی بھی ایسا نہ رہا جو بے ادب موت سے پہلے ذلیل نہ ہوا ہو

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی آخر الزماں ﷺ کو وحی آئی کہ ہم نے (حضرت) یحییٰ (علیہ السلام) کے قتل کے بدلہ میں ستّر ہزار افراد کو ہلاک کیا اور آپ کے فرزند (حسین بن علی رضی اللہ عنہ) کے قتل کے بدلہ میں دو گنا افراد ہلاک کریں گے۔ (شواہد النبوۃ صفحہ ۳۰۶)

اور امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو لوگ قتلِ حسین (رضی اللہ عنہ) میں شریک تھے ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں بچا کہ جس کو آخرت سے پہلے دنیا ہی میں سزا نہ

ملی ہو۔ کوئی قتل کیا گیا کسی کا چہرہ سخت سیاہ ہو گیا یا مسخ ہو گیا یا چند ہی روز میں اس سے مُلک سلطنت چھن گئے اور (اس طرح وہ ذلیل و رسوا ہوئے) اور ظاہر ہے کہ یہ ان کے (بُرے) اعمال کی اصل سزا نہیں بلکہ اس کا ایک (ادنیٰ سا) نمونہ ہے جو لوگوں کو عبرت کے لیے دنیا میں دکھایا گیا ہے۔ (شہید کربلا، از مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کراچی)

دنیا میں ہیں ہر سو عبرت کے نمونے
مگر تجھ کو اندھا کیا دنیا کی رنگ و بُو نے

سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا بے ادب جل بُھن کر کوئلہ ہو گیا تھا

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے سدی سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے ایک شخص کی دعوت کی دعوت میں بہت سے لوگ جمع تھے (باتوں باتوں میں قتل حسین رضی اللہ عنہ کی بات چل پڑی) لوگ یہ کہہ رہے تھے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ لڑائی کرنے میں جو لوگ بھی شریک تھے بغیر سزا پائے کسی کو موت نہ آئی۔ ایک شخص نے کہا کہ تم غلط کہتے ہو کیونکہ ان لوگوں میں، میں خود شریک تھا اور میرا کچھ بھی نہیں بگڑا یہ کہہ کر یہ شخص مجلس سے اٹھ کر گھر گیا۔ یا دوسری روایت ہے کہ وہیں پر چراغ کی بتی درست کرنے لگا۔ چراغ سے ایک آگ نکلی اور اس کے کپڑوں میں لگ گئی۔ وہ ظالم چیخیں مارتا تھا کہ مجھ کو بچاؤ میں جل گیا میں مر گیا کسی کا کوئی بس نہ چلا تو دریا میں جا کر کود پڑا وہ آگ تو خدا کے قہر کی تھی دریا کا پانی بھی اس (بے ادب) کے لیے تیل بن گیا اور اس طرح یہ بے ادب جل بھن کر وہیں مر گیا۔ سدی کہتے ہیں کہ میں نے خود صبح کو دیکھا تو وہ کوئلہ ہو چکا تھا۔ (شہید کربلا صفحہ ۱۰۹، باغ جنت صفحہ ۵۸۹)

سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بے ادب کا پیٹ پانی پی پی کر اونٹ کے پیٹ کی طرح بڑا ہو گیا تھا؟

ایک شخص جس کا نام زرعہ تھا اس نے میدان کربلا میں جنت کے پھول

نواسہ رسول جگر گوشۂ بتول سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو تیر مار کر پانی کی طرف جانے سے روک دیا تھا اور اپنے تیر سے آپ کی رضی اللہ عنہ گردن کو زخمی کر دیا تھا اس کے اس عمل پر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی زبان سے یہ بد دعا نکلی کہ اے اللہ! اسے پیاسا کر دے اے اللہ اسے پیاسا کر دے۔'' راوی کہتا ہے کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا کہ جوزرعہ کے مرض الموت میں اس کے پاس حاضر تھا کہ اس کا عبرتناک حال یہ تھا کہ وہ بیک وقت پیٹ کی طرف سخت گرمی اور پیٹھ کی طرف سخت سردی محسوس کر کے چیخ رہا تھا اس کے سامنے لوگ پنکھے سے ہوا دے رہے تھے جبکہ اس کی پیٹھ کی طرف آگ کی انگیٹھی رکھی ہوئی تھی اور وہ کہے جا رہا تھا کہ مجھے پانی پلاؤ پیاس سے میں مرا جا رہا ہوں۔ چنانچہ ایک بہت بڑا ٹپ لایا گیا جس میں ستو یا دودھ تھا وہ اتنا زیادہ تھا کہ پانچ آدمی مل کر بھی نہ پی سکتے تھے مگر وہ سارا اکیلا ہی پی گیا اور پھر بھی وہ پیاس پیاس ہی پکارتا رہا۔ حتیٰ کہ اس بے ادب کا پیٹ اونٹ کے پیٹ کی طرح بڑا ہو گیا تھا۔ (الصواعق المحرقہ عربی)

سیدنا حسین ابن علی رضی اللہ عنہما نے اپنے بے ادب لوگوں کو تین بد دعائیں دیں

نواسۂ رسول سیدنا حسین ابن علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بے ادبوں کو تین بد دعائیں دی تھیں جو آج بھی تاریخ کے اوراق پر نقش ہیں اور وہ تینوں بد دعائیں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے دشمنوں کے چہرے پر آج بھی لعنت کی طرح برستی نظر آرہی ہیں۔ بڑی عجیب بد دعائیں تھیں۔

پہلی بد دعا

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے بے ادبوں کو ایک بد دعا یہ دی تھی۔ فرمایا ظالمو! تم نے مجھے میرے نانے مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مدینے سے جدا کیا دور کیا۔ اللہ کرے تم قیامت تک مدینہ سے محروم رہو مظلوم کی بد دعا تھی۔ اللہ کا عرش بھی ہل گیا۔ اللہ

تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی آج تک حسین رضی اللہ عنہ کے دشمن مدینہ منورہ سے محروم ہیں۔تو اس طرح پہلی بددعا حضرت حسین کی سچی ثابت ہوئی۔

دوسری بددعا

حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے دوسری بددعا یہ دی تھی فرمایا ظالمو! تم نے مجھے مسجد سے دور کیا اللہ کے گھر سے دور کیا آج جمعۃ المبارک کا دن ہے ہر خطیب ممبر پر کھڑا ہو کر میرے نانے پر درود پڑھ رہا ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ محمد۔

آل محمد کہہ کہہ کر مجھ پر درود بھیج رہا ہوگا تمہیں شرم نہیں آتی تم مجھے شہید کرنا چاہتے ہو۔ان بے ادبوں نے کہا کہ حسین (رضی اللہ عنہ) تیری ان باتوں کا ہمارے دِل پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔آپ رضی اللہ عنہ نے بددعا دیتے ہوئے فرمایا: ظالمو! اللہ تعالیٰ تمہیں مسجد اور جماعت کی نماز سے محروم کر دے۔آج پندرہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے،حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے دشمن مسجد سے بھی محروم ہیں اور مسجد کی جماعت سے بھی محروم ہیں۔(اور قیامت تک محروم رہیں گے۔مسجد کی جگہ انہوں نے ایمان (وگاڑا) بنا لیا اور جماعت ان کے ہاں ویسے ہی نہیں ہوتی۔صفدرؔ،تو اس طرح حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی دوسری بددعا بھی سچی ثابت ہوئی۔

تیسری بددعا

حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے تیسری بددعا یہ دی تھی فرمایا: ظالمو! میں دن رات میں چوبیس گھنٹوں مین ایک قرآن پاک کا ختم کیا کرتا تھا تم نے مجھے قرآن پاک کی تلاوت سے محروم کیا۔ظالمو! اللہ تعالیٰ تمہارے سینے سے قرآن چھین لے اور اللہ تعالیٰ قیامت تک تمہیں قرآن سے محروم رکھے۔(آج پوری دنیا میں دیکھ لو ایک بھی شیعہ رافضی حضرت حسین ابن علی رضی اللہ عنہما کا بے ادب تمہیں قرآن پاک کا حافظ نہیں

ملے گا۔ صفدر، تو اس طرح حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی تیسری بد دعا بھی سچی ثابت ہوئی۔

(تجلیات محرم الحرام صفحہ ۲۲۱)

ہزاروں قاری دنیا میں سناتے ہیں قرآن لوگو
مگر کربل کے قاری کا سنانا سب سے پیارا ہے

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے ادب لوگوں کا انجام

برادران اسلام! یہ تو ان بے ادب لوگوں کا حشر ہے کہ جنہوں نے نواسہ رسول سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی بے ادبی کی ذرا سوچو تو سہی کہ جو مرزائی قادیانی لعنتی پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے ادبی کر رہے ہیں ان کا حشر بھی آپ کے سامنے ہے کہ ان بے ادب مرزائیوں کو پاکستان کے قانون کے مطابق آج بھی پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس شہر مدینہ منورہ میں جانے کی اجازت نہیں ہے حتیٰ کہ حج پر بھی جانے کی اجازت نہیں ہے اس طرح ان کو اپنے گرجے کا نام مسجد رکھنے یا کہنے کی اجازت نہیں ہے اور پھر اسی طرح ان کو ہمارا قرآن پاک پڑھنے کی بھی اجازت نہیں ہے قرآن پاک پڑھنے کی تو دور کی بات ہے ان بے ادبوں کو قرآن پاک کی کوئی ایک آیت بھی لکھ کر یا لکھوا کر اپنے مکان یا اپنی دوکان پر لگانے کی اجازت نہیں ہے اور کیا آپ جانتے ہیں کہ قادیانیوں مرزائیوں پر پاکستانی قانون کے مطابق مزید کون کون سی پابندیاں ہیں؟

① قادیانی اپنے گرجے کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔
② قادیانی اذان نہیں دے سکتے۔
③ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔
④ قادیانی اپنے گندے اور پلید مذہب کو اسلام نہیں کہہ سکتے۔
⑤ قادیانی اپنے جھوٹے مذہب کی دعوت نہیں دے سکتے۔

۶ قادیانی قرآنی آیات یا کلمہ شریف لکھ کر اپنی دوکان یا اپنے مکان پر نہیں لگا سکتے۔

یاد رہے کہ یہ آرڈیننس اس وقت بھی قانون کا حصہ ہے۔

سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو پانی نہ پینے دینے والے بے ادب کی کسی طرح بھی پیاس نہ بجھتی تھی

جس شخص نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو تیر مارا تھا اور پانی نہیں پینے دیا تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے ایسی پیاس مسلّط کر دی کہ کسی طرح بھی اس کی پیاس نہ بجھتی تھی۔ پانی کتنا ہی وہ پی جاتا پھر بھی پیاس سے تڑپتا ہی رہتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کا پیٹ ہی پھٹ گیا اور وہ (بے ادب بھی) اسی حال میں مر گیا۔

(شہید کربلا صفحہ ۱۰۹، از مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کراچی)

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ٹوپی مبارک کی بے ادبی کرنے والے کا انجام

مالک بن بشیر نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ٹوپی اٹھائی یعنی ٹوپی کی (بے ادبی کی تھی) اس کے دونوں ہاتھ دونوں پاؤں کاٹ کے میدان میں ڈال دیا (اس طرح یہ بے ادب بھی) تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ (حوالہ بالا صفحہ ۱۱۱)

سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو تیر مارنے والا بے ادب تیروں ہی سے چھلنی ہو گیا

حکم بن طفیل جس نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو تیر مارا تھا اس کا بدن بھی تیروں سے چھلنی کر دیا گیا اور اسی حال میں وہ ہلاک ہوا۔ (حوالہ بالا)

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے سر مبارک کی بے ادبی کرنے والے کا انجام

جس آدمی نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے سر مبارک کو دروازے پر لٹکایا

تھا وہ بڑا خوبصورت تھا۔ پھر اس کی صورت کالی سیاہ ہو گئی۔ اس سے پوچھا گیا کہ تیری صورت کیوں بدل گئی۔ اس نے کہا کہ جب سے میں نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے سر کی بے ادبی کی ہے۔ غیب سے دو آدمی بڑے زبردست زور آور قسم کے رات کو آتے ہیں اور مجھ کو پکڑ کر لے جاتے ہیں اور جلتی ہوئی آگ پر الٹا لٹکا دیتے ہیں۔ ساری رات یہ سزا مجھ کو دیتے ہیں اور صبح کو پھر مجھے یہاں چھوڑ جاتے ہیں روزانہ اسی طرح سزا دیتے ہیں جس سے میری زندگی بالکل تباہ ہو گئی ہے۔

(باغ جنت صفحہ ۵۸۷)

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا ایک بے ادب سور جیسا ہو گیا تھا

ملک شام کا ایک آدمی کوفیوں کے ساتھ کربلا مین شریک تھا اس کا منہ سور جیسا ہو گیا تھا لوگ اس کو دیکھ کر ڈرتے تھے اور نصیحت حاصل کرتے تھے۔ آخر موت آئی اور وہ بے ادب ظالم اسی حالت میں مر گیا۔ (حوالہ بالا صفحہ ۵۸۸)

حضرت حسین رضی اللہ عنہ پر خنجر چلانے والے شمر کو خنجر ہی سے قتل کر کے کتوں کے آگے ڈال دیا گیا؟

شمر لعین جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں سب سے زیادہ شقی اور سخت تھا۔ مختار ثقفی نے اس لعین سے کہا کہ تو ہی وہ بد بخت انسان ہے کہ جس نے نواسۂ رسول کی مبارک چھاتی پر چڑھ کر خنجر چلایا تھا اُٹھ اور پہلے میرے آگے وہ پلید ہاتھ کر جن سے تو نے خنجر اٹھایا تھا شمر رونے لگا اور کہنے لگا کہ مجھے فلاں نے مجبور کیا تھا مختار نے ڈانٹ کر کہا تجھے شرم نہیں آتی۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لعل نے تو مسکرا کر جان دی اور تو چلّا رہا ہے۔ آگے کر، وہ ناپاک ہاتھ۔ شمر نے پھر درخواست کی کہ میں اس وقت بہت پیاسا ہوں دو گھونٹ پانی پلا دو۔ مختار نے کہا اے ذلیل کتے! کیا تو نے

جگر گوشۂ بتول رضی اللہ عنہا کو خنجر چلانے سے پہلے پانی پلایا تھا جو آج مجھ سے پانی مانگ رہا ہے۔ شمر نے ہاتھ آگے کیا، مختار نے تلوار ماری اور شمر کے دونوں ہاتھ زمین پر تھے اور پھر مختار نے شمر کے گلے پر خود خنجر چلا کر اس کو قتل کیا اور اس بے ادب کی لاش کتوں کے سامنے ڈال دی۔ (شہید کربلا و خاک کربلا صفحہ ۲۴۸)

سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ایک بے ادب کو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا

ایک ظالم آدمی کربلا کی لڑائی میں شریک تھا وہ اندھا ہو گیا لوگوں کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں تلوار ہے آپ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو ذبح کر کے ان کے خون سے ایک ایک سلائی بھر کر میری آنکھوں میں لگائی بس اسی وقت سے میں اندھا ہو گیا ہوں اور درد سے بے چین رہتا ہوں۔ غرض کہ یہ بے ادب بھی اندھا محتاج ہو کر مرا اور جہنم رسید ہوا۔ (حوالہ بالا)

یزید بے ادب! حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی بتائی ہوئی نماز نہ پڑھ سکا

لکھا ہے کہ یزید نے حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ اے صاحبزادے! کسی طرح میرا یہ گناہ عظیم معاف بھی ہو سکتا ہے تم بھی معاف کر دو اور کوئی (عمل) علاج بتاؤ کہ خدا مجھ کو معاف کر دے۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد ہیں معاف کر سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ظالموں سے بدلہ لینا چاہتا ہے وہ ضرور بالضرور ظالموں کو سزا دے گا۔ یزید نے پھر کہا کہ آپ کچھ تو علاج بتاؤ۔

تب کہا عابد نے اِک کام کر
نماز اوابین کا تو اہتمام کر
برکت سے اس کی خدائے دو جہاں
تجھے دیوے دوزخ سے شاید اماں
سو پڑھنے کو جس دم ہوا وہ کھڑا
لرز کر زمین کے وہ اوپر گرا
نہ ایک دن بھی وہ یہ نماز ادا کر سکا
نہ ہی تقدیر میں اس کی تھا یہ لکھا

(باغ جنت صفحہ ۵۸۳)

یزید ساری عمر صلوٰۃ التسبیح نہ پڑھ سکا

مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کراچی والے اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ جب بھی یزید نے یہ سوچ کر صلوٰۃ التسبیح کی نیت باندھی کہ میرا گناہ معاف ہو جائے سجدہ نہیں کر سکتا تھا۔ درد اتنا ہوتا تھا کہ سجدے سے پہلے ہی نماز توڑ دیتا تھا۔

(خطبات حنیف ملتانی صفحہ ۳۱۳)

منحوس محل جس میں چار سر کٹے ہوئے دیکھے گئے؟

عبدالمالک بن عمیر لیثی کا بیان ہے کہ میں نے کوفہ کے قصر امارت میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک عبداللہ بن زیاد کے سامنے ایک ڈھال پر رکھا ہوا دیکھا پھر اسی قصر میں عبداللہ بن زیاد کا سر کٹا ہوا مختار کے سامنے دیکھا پھر اسی قصر میں مختار کا سر کٹا ہوا مصعب بن زبیر کے سامنے دیکھا۔ پھر اسی جگہ مصعب بن زبیر کا سر عبدالملک کے سامنے دیکھا۔ میں نے یہ واقعہ عبدالملک سے ذکر کیا تو وہ اس قصر کو منحوس سمجھ کر یہاں سے منتقل ہو گیا۔ (تاریخ الخلفاء وشہید کربلا صفحہ ۱۱۲)

قاتلان حسین رضی اللہ عنہ کا انجام دیکھ کر بے ساختہ زبان پر یہ آیت آگئی

عذاب ایسا ہی ہوتا ہے اور آخرت کا عذاب اس سے بڑا ہے۔ کاش! وہ سمجھ لیتے، قاتلان حسین رضی اللہ عنہ کا یہ عبرتناک انجام معلوم کر کے بے ساختہ زبان پر یہ آیت آگئی ہے:

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۔

نظم

جنّت میں لے کے جائے گی عقیدت حسین رضی اللہ عنہ کی

پیغامِ حق دیتی ہے شہادت حسین رضی اللہ عنہ کی
ہمارے دلوں پہ ہے حکومت حسین رضی اللہ عنہ کی

جنّتی جوانوں کا سردار تھا میرا حسین رضی اللہ عنہ
اے شمر تو نہ سمجھا فضیلت حسین رضی اللہ عنہ کی

جس نے بڑے ہی ناز سے پالا تھا لاڈلا
اس ماں سے بھی پوچھی ہے قیمت حسین رضی اللہ عنہ کی

اس وقت کہو گے کیا بولو اے کُوفیو!
محشر میں جب لگے گی عدالت حسین رضی اللہ عنہ کی

کٹ تو گیا ہے سر لیکن جھکا نہیں
باطل بھی مانتا ہے شجاعت حسین رضی اللہ عنہ کی

شہزاد، شرف بخشا اسے زہرا رضی اللہ عنہا کے لعل نے
کب سے تھی منتظر جنت حسین رضی اللہ عنہ کی

صفدرؔ نے بھی لکھ لکھ کر جنّت کا ساماں بنا لیا
جنّت میں لے کے جائے گی عقیدت حسین رضی اللہ عنہ کی

سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام سے نفرت کرنے والے بے ادب لوگوں کے لیے سوچنے کا پہلا مقام

حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ اگر کسی کا نام اسلامی طور پر درست نہ ہوتا تو آپ اسے فوراً بدل دیتے تھے اور کسی قسم کی تاخیر گوارہ نہ تھی جس کی بہت سی مثالیں ذخیرہ احادیث میں موجود ہیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا نام اپنی زبان مبارک سے لیا مگر کبھی بھی اسے بدلا نہیں اور پھر معاویہ صرف ایک ہی فرد یا ایک مرد کا نام نہ تھا بلکہ صاحب تاج العروس نے لکھا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ بھی مزید سترہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نام معاویہ تھا اور مُحدِّث کبیر علامہ احمد بن حجر رحمۃ اللہ علیہ شارح بخاری فرماتے ہیں کہ کل ستائیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نام معاویہ تھا۔

(الاصابہ لابن حجر جلد ۳ صفحہ ۴۱۰ تا ۴۱۸، عن سیدنا معاویہ اور کونڈوں کا شرعی حکم از مفتی محمد اعظم ہاشمی صفحہ ۱۱)

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام سے بغض رکھنے والے بے ادبوں کے لیے ان دونوں واقعات میں درس عبرت ہے

اللہ تعالیٰ نے صحابی رسول سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام مبارک کی شاید حفاظت کروانی تھی کہ یہی نام پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا حارث کے بیٹے کا رکھوا دیا۔ سبحان اللہ! یہ معاویہ رضی اللہ عنہ بھی قریشی ہاشمی صحابی تھے۔ ان کی خصوصیت یہ تھی کہ

(اسلام قبول کرنے کے بعد) اپنے گلے میں تلوار لٹکا کر رکھتے تھے اور پیارے آقا ﷺ کو عرض کرتے کہ آپ نماز پڑھیے اللہ کی قسم جس کسی (مشرک و بے ادب) نے آپ کو کچھ کہا تو میں اس کی گردن اُڑا دوں گا۔

حضرت عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا بیٹا پیدا ہوا تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کا نام معاویہ رکھا۔ جب سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس بات کا یہ پتہ چلا تو آپ نے بطور انعام دس لاکھ درہم حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو عنایت کیے۔

(تاج العروس جلد ۱۰، شرح القاموس صفحہ ۲۶۰ فصل العین)

برادرانِ اسلام! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا نام شوق سے اپنی اولاد میں رکھا کریں دوسری بات یہ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام سے بغض رکھنے والوں کے لیے بھی یہ دونوں واقعات درس عبرت ہیں اگر اب بھی یہ بات سمجھ میں نہ آئے تو پھر کسی نے سچ ہی کہا کہ

اگرچہ دنیا میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے
مگر تجھ کو اندھا کیا دنیا کی رنگ و بُو نے

❁❁❁

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

(سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور کونڈوں کا شرعی حکم صفحہ ۱۲)

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے والے بے ادبوں کے لیے شانِ معاویہ رضی اللہ عنہ بزبان رسول ﷺ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ سیدنا جبریل علیہ السلام رحمت عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا: اے محمد ﷺ! معاویہ رضی اللہ عنہ کو میرا

سلام دو اور اس کو بھلائی کی نصیحت کرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا امین ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب پر اور اس کی وحی پر اور کیا خوب امانت دار ہے۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۸، صفحہ ۱۲۰)

اُمّ المومنین سیدہ اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی سگی بہن ہیں چنانچہ ایک دن یہ اپنے بھائی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سر کو دبا رہی تھیں کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دیکھ کر فرمایا: ام حبیبہ رضی اللہ عنہا! کیا تم معاویہ رضی اللہ عنہ کو محبوب سمجھتی ہو۔ آپ بولیں کیوں نہیں؟ بھلا کون ایسی بہن ہوگی جو اپنے بھائی کو محبوب نہ رکھتی ہو۔ یہ سُن کر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَإِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُحِبَّانِهٖ۔

ترجمہ: تو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی معاویہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا محبوب سمجھتے ہیں۔ (تطہیر الجنان صفحہ ۲۰)

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے والا ہلاک ہوگا، فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاویہ رضی اللہ عنہ میرا راز داں ہے جو اس سے محبت کرے گا وہ نجات پائے گا جو بغض رکھے گا ہلاک ہوگا۔ (حوالہ بالا صفحہ ۱۹، بحوالہ محب طبری)

سیدنا امیر معاویہ کے حق میں نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تین دعائیں پڑھ کر تو بے ادبوں کو بے ادبی سے باز آجانا چاہیے

نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مقدس زبان سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بارہا دعاؤں سے نوازا یہاں صرف تین دعاؤں کا ذکر کیا جاتا ہے:

① اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا وَّاهْدِ بِهٖ۔

ترجمہ: اے اللہ! معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہدایت دینے اور ہدایت یافتہ بنا دے اور اس کے ذریعہ سے دوسروں کو ہدایت دے۔

(ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۲۲۵)

۲ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَمَكِّنْ لَهُ فِي الْبِلَادِ وَقِهِ سُوْءَ الْعَذَابِ۔

ترجمہ: اے اللہ! معاویہ رضی اللہ عنہ کو قرآن کریم کا علم عطا فرما اور حساب کا علم عطا فرما اور شہروں میں اس کو حکومت عطا فرما اور اس کو بُرے عذاب سے بچا۔ (تطہیر الجنان صفحہ ۱۶ و مجمع الزوائد جلد ۸ صفحہ ۳۵۶)

۳ اور ایک روایت میں ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا فرمائی: وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ۔

ترجمہ: اے اللہ! معاویہ کو جنّت میں داخل فرما۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۲۱)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبتی اور علمی مقام

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سالے بھی ہیں اور ہم زلف بھی سالے تو اس طرح کہ سیدہ امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا جن کا نام رملہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہ ہے یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں۔ اُمّ المؤمنین ہیں اور ہم زلف اس طرح ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کی بہن مسماۃ قریبۃ الصغریٰ یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں اگرچہ ان سے اولاد نہیں ہوئی۔ (سیرت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صفحہ ۷۶ تا ۸۰)

کتب احادیث میں ایک سوتریسٹھ (۱۶۳) احادیث آپ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں جن میں چار متفق علیہ یعنی بخاری و مسلم دونوں میں اور چار صرف بخاری شریف میں اور پانچ صرف مسلم شریف میں ہیں اور باقی دوسری کتب احادیث میں ہیں۔

(تہذیب الاسماء نووی صفحہ ۳۳۳، وفتاویٰ رحیمیہ جلد ۳ صفحہ ۸۷)

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بے ادب لوگوں کے لیے محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اگر میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی راہ گزر میں بیٹھا ہوں اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی سُم یعنی پاؤں سے مٹی اُڑ کر مجھ پر پڑ جائے تو میں اسے اپنے لیے باعث نجات سمجھتا ہوں۔ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تعجب ہے کہ اتنے بڑے بزرگان دین تو اس طرح کا عمدہ خیال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں رکھیں اس کے باوجود پھر بھی چند نا اہل (اور بے ادب) قسم کے لوگ زبان درازی کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے لیے کسی نے سچ ہی کہا ہے کہ جب خدا چاہتا ہے کہ کسی کی منافقت کا پردہ چاک کرے تو اس کے دل میں پاک لوگوں پر طعنہ زنی کا میلان پیدا کر دیتا ہے۔ (امداد الفتاویٰ جلد ۵ صفحہ ۳۹۶)

جو شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعنہ زنی کرے وہ جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے

حضرت شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دشمن کے بارے میں یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

مَنْ يَّكُوْنُ يَطْعَنُ فِيْ مُعَاوِيَهْ
فَذَاكَ كَلْبٌ مِّنْ كِلَابِ الْهَاوِيَهْ

ترجمہ: یعنی جو شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعنہ زنی کرتا ہے وہ جہنم کے کتوں میں سے ایک کتا ہے۔

(نسیم الریاض شرح شفاء للقاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بے ادب کو کوڑوں کی سزا کیوں؟

حضرت ابراہیم بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کسی انسان کو اپنے دور خلافت میں کوڑے نہیں لگوائے مگر اس شخص کو کوڑے لگوائے کہ جس نے سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی و بے ادبی کی تھی۔ (الاستیعاب جلد ۳ صفحہ ۳۸۳ والبدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۳۹)

حضرت معاویہ کے بے ادب کے پیچھے نماز پڑھنا حرام ہے

احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں کہ جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرے وہ جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے ایسے شخص کے پیچھے نماز (پڑھنا) حرام ہے۔

(احکام شریعت جلد ۱ صفحہ ۶۹-۹۱)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بے ادب کو دونوں سزاؤں میں سے ایک سزا ضروری ہے

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو بھی خواہ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ ہوں یا معاویہ رضی اللہ عنہ اور عمر بن عاص رضی اللہ عنہ انہیں بُرا کہے تو اگر یہ کہے کہ وہ گمراہی پر یا کُفر پر تھے تو اسے قتل کیا جائے گا اور اگر اس کے علاوہ عام گالیوں میں سے کوئی گالی دے تو اسے سخت سزا دی جائے گی۔

(شفاء قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا بے ادب سب صحابہ رضی اللہ عنہم کا بے ادب ہے

امام ربیع بن نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان پردہ ہیں۔ جو یہ پردہ چاک کرے گا وہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم پر لعن طعن کی

جرأت کر سکے گا۔

سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بُرا کہنے والے بے ادب پر اللہ، رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور فرشتوں کی لعنت

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور برادرِ نسبتی ہیں۔ کاتب رسول اور وحی الٰہی کے امین ہیں۔ جو انہیں بُرا کہے اس پر خدا، رسول اور فرشتوں کی لعنت ہو۔ (الشفاء صفحہ ۹۵)

سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک اور تراشے ہوئے ناخن مبارک محفوظ تھے جب وہ وفات پانے لگے تو وصیّت فرمائی کہ یہ مبارک چیزیں میرے منہ اور آنکھوں پر رکھ دینا اور پھر میرا معاملہ ارحم الرّاحمین کے سپرد کر دینا۔ (تاریخ الخلفاء)

واقعی سچ ہے کہ

زندگی کی راہ میں پیش آئیں کانٹے یا کہ پھول
چھوٹنے پائے نہ ہرگز دامن عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بے ادب کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر ڈنڈے سے مرمت کی

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک بزرگ نے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے پاس چاروں خلفائے راشدین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، سیدنا حضرت

علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور پانچویں سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں کہ اتنے میں ایک آدمی آگیا جس کا نام راشد الکندی تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے دیکھ کر کہنے لگے یا رسول اللہ! یہ آدمی ہمیں بُرا بھلا کہتا رہتا ہے یہ سُن کر پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سخت ڈانٹ پلائی وہ شخص کہنے لگا کہ میں انہیں تو کچھ نہیں کہتا البتہ معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو کچھ نہ کچھ کہا کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری بربادی ہو کیا وہ میرے صحابی رضی اللہ عنہ نہیں ہیں؟ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار دہرائی اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوہے کا ایک ڈنڈا اٹھا کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیا اور فرمایا کہ اسے پیچھے کی طرف سے مار دو۔ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کو مارا تو میری آنکھ کھل گئی۔ جب صبح ہوئی تو میں نے سُنا کہ رات کو وہی (بے ادب) شخص اچانک موت سے مر گیا۔

(حوالہ بالا)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو جو جہنمی کہے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو

آل رسول جنت کے پھول سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو جہنمی کہے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ (الاستیعاب جلد ۲ صفحہ ۲۵۵)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو گالی دینے والا بے ادب آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گروہ سے محروم ہے

آلِ رسول جنت کے پھول سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گروہ میں وہ لوگ داخل ہیں جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو گالی نہ دے۔

(تاریخ ابن عساکر جلد ۴ صفحہ ۳۱۲)

احساس مر نہ جائے تو کافی ہے
ذی عقل کے لیے اک اشارہ بھی

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بے ادب کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے او! رُومی کُتے کہہ کر جواب دیا

رومیوں نے جب دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان جنگ گرم ہے تو انہوں نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی۔ ان کو خط لکھا کہ ہم نے سُنا ہے کہ تم حق پر ہو اس کے باوجود حضرت علی رضی اللہ عنہ تم کو پریشان کر رہا ہے اور تمہارے ساتھ زیادتی کر رہا ہے ہم علی رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں تمہاری مدد کے لیے تیار ہیں۔ تمہارا پیغام ملنے کی دیر ہے۔ ہم اپنا لشکر تمہاری مدد کے لیے فوراً روانہ کر دیں گے۔

(تاریخ اسلام از اکبر نجیب آبادیؒ)

نوٹ: آپ جانتے ہیں کہ جنگ میں سب کچھ جائز سمجھا جاتا ہے اور دوست دشمن ہر ایک سے مدد حاصل کی جاتی ہے لیکن قربان جایئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اخلاق پر کہ وہ انتہائی غیض و غضب اور جنگ و جدال کی حالت میں بھی حدود سے آگے نہیں بڑھتے تھے۔ سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے رومی بادشاہ کے خط کے جواب میں لکھا: او رومی کُتے! ہمارے اختلاف سے دھوکہ نہ کھا اگر تم نے مسلمانوں کی طرف رُخ کیا تو (سیدنا حضرت) علی رضی اللہ عنہ کے لشکر کا پہلا سپاہی جو تمہارے مقابلے کے لیے نکلے گا وہ معاویہ (رضی اللہ عنہ) ہو گا۔ (سبحان اللہ) واقعی سچ ہے کہ

بھڑکتی نہ تھی خود بخود آگ اُن کی
شریعت کے قبضہ میں تھی باگ اُن کی

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی بے ادبی کرنے والے لوگوں کے لیے کونڈوں کی حقیقت

برادران اہلسنت! کونڈے کی رسم ۱۹۰۶ء میں سلام پور (یو.پی بھارت) سے شروع ہوئی اس رسم بد کی ابتداء کرنے والا ملعون بغض معاویہ رضی اللہ عنہ کا لاعلاج مریض اور مشہور رافضی امیر مینائی تھا جس نے خاص طور پر سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بغض وحسد کی بنا پر اس رسم بد کو جاری کیا۔ یہ رسم بد ۲۲ رجب کو منائی جاتی ہے اور سادہ لوح مسلمانوں کو کہا یہ جاتا ہے کہ یہ تو حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی نیاز ہے اور بے چارے سیدھے سادھے مسلمان بلا تحقیق اور سوچ سمجھے بغیر اس ملعون امیر مینائی چکر باز کے چکر میں آکر اپنی خون پسینے کی کمائی اڑانے کے ساتھ ساتھ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بغض وحسد میں امیر مینائی کی طرح برابر کے شریک بن گئے۔ استغفر اللہ کیونکہ ۲۲ رجب تو خال المسلمین کاتب الوحی فاتح شام روم افریقہ امیر المومنین سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا یوم وفات ہے اور اس ملعون امیر مینائی کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر خوشی تھی اس لیے متعصب رافضی امیر مینائی نے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بغض وحسد میں اس رسم بد کے ذریعہ سے آپ کی وفات پر خوشی منائی اور اس کے دلی خواہش تھی کہ اوروں سے بھی یہ خوشی منواؤں اور پھر ساری رافضیت وشیعیت سے داد تحسین حاصل کروں جس میں وہ ملعون پوری طرح کامیاب ہوتا ہوا جہنم رسید ہوا۔ شیعہ کی چھوٹی بڑی سب جنتریوں میں لکھا ہے کہ ۲۲ رجب کا دن ہمارے نزدیک نیک یعنی خوشی کا دن ہے۔ شیعہ جس طرح اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض رکھتے ہیں اور ان پر تبرا بازی کرتے ہیں اسی طرح شیعہ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی بغض وحسد ہے اور شیعہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر بھی تبرا بازی کرنے سے باز نہ آئے۔ چنانچہ سیدنا حضرت

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر تبرا بازی کرتے ہوئے الجہاد الاکبر صفحہ نمبر ۱۸ پر لکھتے ہیں کہ معاویہ چالیس سال تک قوم کی سرداری کرتا رہا اس دوران اس نے اپنے لیے دنیا کی لعنت اور عذاب آخرت کے سوا کچھ نہیں کمایا۔ اسی طرح ایک اور کتاب کشف الاسرار کے صفحہ نمبر ۱۰۷ پر کہتے ہیں کہ ہم ایسے خدا کی پرستش نہیں کرتے جو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور عثمان جیسے ظالموں اور بدقماشوں کو امارت وحکومت سپرد کر دے۔ اسی طرح ایک اور کتاب الحکومت الاسلامیہ کے صفحہ نمبر ۱۷ پر خمینی ملعون لکھتا ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو محض اس وجہ سے قتل کیا کرتا تھا کہ وہ یہ کہتے تھے کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ استغفر اللہ سو، ہزار، کروڑ بار استغفر اللہ۔ دیکھا آپ نے کہ شیعہ کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کتنا بغض وحسد ہے اسی وجہ سے متعصب رافضی امیر مینائی نے آپ کی وفات پر خوشی منائی اور لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے کہا یہ گیا کہ یہ تو حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی نیاز ہے حالانکہ ۲۲ رجب نہ تو سیدنا امام جعفر صادق کا یوم ولادت ہے اور نہ ہی یوم وفات سیدنا امام جعفر صادق کی ولادت باسعادت تو ۸ رمضان المبارک ہے اور وفات پندرہ شوال المکرم میں ہوئی لہٰذا سیدنا حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت یا وفات سے اس غلط رسم کا کوئی تعلق نہیں۔ یہ محض بغضِ معاویہ رضی اللہ عنہ ہے۔ لیکن دکھ کی بات یہ ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی بھی بلاتحقیق رافضی وسبائی پروپگنڈے سے متاثر ہو کر اس رسم کو جو کہ سراسر صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے اختیار کر چکے ہیں۔ ہائے

یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو سہی کہ مسلمان بھی ہو

کونڈوں کے بارے میں بریلوی علماء اور شیعہ کے فتوے بھی سنئے

پیر سیال کا فتویٰ ۲۲ رجب کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اس

خوشی میں رافضی شیعہ راتوں رات ہی کونڈے امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے موسوم کر کے پکاتے ہیں۔ اب اہلسنت مسلمانوں نے بھی امام صاحب کے نام سے شامل کر لیا ہے۔ حالانکہ حضرت امام جعفر صادق کا انتقال ۱۵ شوال کو ہوا ہے۔ بہر حال کونڈوں والی رسم اہلسنت کی نہیں۔ مفتی غلام مصطفی رضوی کا فتویٰ ۲۲ رجب کے کونڈوں کا جو رواج ہے اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں اور نہ ہی اہلسنت و الجماعت کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ کونڈوں کے نام سے کی جانے والی فضول رسم میں حصہ لیں۔ شیعہ عالم محمد حسین لکھنوی کا فتویٰ ۲۲ رجب کے کونڈوں کی نیاز سند اور اس کا حوالہ کسی معتبر کتاب سے ثابت نہیں اور یہ ایک خود ساختہ مسئلہ ہے یہ رسمِ بد نہ کسی امام سے منقول ہے اور نہ تاریخ اس کی تصدیق کرتی ہے۔ (اصلاح الشیعہ صفحہ ۲۳۲)

بے ادب لوگوں کی جاری کی ہوئی رسمِ بد سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں

برادرانِ اسلام! اس غلط رسم سے دور رہنا چاہیے اور اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی اِس رسم بد سے بچانے کی بھر پور کوشش کرنی چاہیے۔ نا خود اس رسم کو کریں اور نہ ہی اس میں شریک ہو کر دشمنانِ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خوشی میں شریک ہو کر حرام کام کریں کیونکہ کونڈوں کی رسم کرنے والے اکثر شیعہ ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تبرا بازی کرتے ہیں اور بے ادبی اور گستاخی کرتے ہیں جن کے بارے میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک تو بڑی بے غیرتی کی بات یہ ہے کہ وہ ہماری ماؤں کو گالیاں دیں، امہات المؤمنین اور ازواجِ مطہرات کو گالیاں دیں، صحابہ کرام اور خلفاءِ راشدین کو گالیاں دیں اور حتیٰ کہ کافر کہیں اور ہم اُن کی دعوتیں اُڑاتے رہیں، یہ کتنی بے غیرتی کی بات ہے، کوئی ہماری جسمانی ماں کو گالی دے ہم مرنے مارنے کو تیار ہو جاتے ہیں اور حتیٰ کہ ساری

زندگی اُس کو منہ نہیں لگاتے، دشمنانِ صحابہ، آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اور ہماری روحانی ماؤں کو گالیاں دیں اور پھر بھی ہم اُن کی مجالس میں، اُن کے جلوسوں میں شریک ہوتے ہیں، اِن کی طرح سبیلیں لگاتے ہیں، اِن کے ساتھ دوستیاں لگاتے ہیں، ان کی دعوتیں کھاتے ہیں اور کونڈے کرتے ہیں پھر بھی دعویٰ ہے ایمان کا اور سرکار دو عالم ﷺ کی محبت کا۔ مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ یہ بات یقین کی حد تک ثابت ہے کہ دشمنانِ صحابہ جب بھی کسی سُنی کو کھانے کے لیے کوئی چیز دیتے ہیں تو گندگی اور غلاظت اس میں تھوڑی سی ملا دیتے ہیں اگر کسی چیز کے ملانے کا موقع نہ ہو تو نظر بچا کر اپنی تھوک ہی ملا دیتے ہیں۔ (امداد المفتین وصداء ممبر صفحہ نمبر ۲۲۶)

لہٰذا سنیو! کنڈوں کا بائیکاٹ کر کے حب معاویہ رضی اللہ عنہ کا ثبوت دو کیونکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تو وہ شخصیت ہیں جن کے بارے میں خود آقائے دو جہاں خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اٹھائیں گے تو ان پر ایمان کی چادر ہوگی۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو سپیشل نور ایمان کی چادر پہنائی جائے گی تا کہ ان کے ایمان پر اور ان کی عظمت پر تنقید کرنے والے دیکھ لیں کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کس شان وشوکت سے جنت میں جارہے ہیں، سبحان اللہ!

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

کیونکہ

کاتب قرآن ہے معاویہ رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ
عظیم انسان ہے معاویہ رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ
سر پھرے یہودیوں کو جس نے ڈھیر کر دیا
کل زبر تھے جو یہودی آج زیر کر دیا

ایسا اِک طوفان ہے معاویہ رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ
جب بڑھا معاویہ رضی اللہ عنہ تو روم پار کر گیا
حکومتیں کُفار کی وہ تار تار کر گیا
موت کا پیغام ہے معاویہ رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ
معاویہ رضی اللہ عنہ نے حق کا علَم بلند کر دیا
سازشی کُفار کو گھروں میں بند کر دیا
عظیم سیاستدان ہے معاویہ رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ
جن کے نام سے یہودیت بھی کپکپا گئی
جن کے نام سے سبائیت پہ موت چھا گئی
یہی تو وہ جوان ہے معاویہ رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ
ارشد جو ہے دشمن معاویہ رضی اللہ عنہ وہ بے دین ہے
لعین ہے، بے دین ہے اور بد ترین ہے
بڑا بلند شان ہے معاویہ رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ
عظیم انسان ہے معاویہ رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بے ادب لوگوں کے لیے دو بڑی اہم باتیں

یہاں میں یہ بات بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو لوگ اختلاف صحابہ رضی اللہ عنہم کی آڑ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعنہ زنی، تبرّا بازی کرتے ہیں ان کو اپنے ایمان کی تجدید کرنی چاہیے۔ اس میں شک نہیں کہ اُن میں اختلاف بھی ہوا جنگ وجدل تک بھی نوبت پہنچی مگر ہمیں چودہ صدیاں گزرنے کے بعد ان میں فیصل بننے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ بلکہ ہمارے لیے تو بہترین راستہ وہی ہے کہ جو حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار فرمایا تھا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ سے جب صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم کی لڑائیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے بڑا ہی پیارا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

تِلْكَ دِمَاءٌ طَهَّرَ اللّٰهُ أيدينا منها فَلَا نُلَوِّثُ أَلْسِنَتَنَا بِهَا۔

کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقدس خون سے جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں کو پاک رکھا ہے تو پھر ہم اپنی زبانوں کو اُن سے آلودہ کیوں کریں۔

(مقام صحابہ رضی اللہ عنہم، از مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کراچی)

پھر یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جو حدیث شریف میں آتی ہے نبیٔ آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی بندہ کا تمام بندگانِ خُدا کے گناہوں کو لے کر اللہ تعالیٰ سے ملنا اس سے بہتر ہے کہ میرے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کسی سے عداوت وبغض ہو کیونکہ

فَاِنَّهٗ ذَنْبٌ لَا يُغْفَرُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ترجمہ: یہ ایسا گناہ ہے جو قیامت کے دن بخشا نہ جائے گا۔

(نزہۃ المجالس جلد ۲ باب فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم)

کیونکہ

توحید و رسالت کی تشہیر صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں
سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی تقریر صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں
گر میرے بعد نبی ہوتا تو فاروق رضی اللہ عنہ نبی ہوتا
پھر مان ختم نبوت کی تصویر صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں
صحابہ رضی اللہ عنہم کے اے گستاخو! دیوانوں سے مت جھگڑو
اپنا تو مقدر ہے ہمارے پیر صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بے ادبی کرنے والے کو اُونٹ نے چبا چبا کر ہلاک کر دیا

حضرت عامر بن سعد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میرے والد سیدنا سعد بن ابی

وقاص رضی اللہ عنہ ایک ایسی جماعت پر گزرے کہ جس میں ایک شخص گفتگو کر رہا تھا باقی سب اس شخص کی گفتگو کو بڑے غور سے سُن رہے تھے۔ آپ نے بھی تحقیق حال کے لیے اپنا سر اندر ڈال کر اس کی بات سنی تو کیا دیکھا وہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیدنا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، اور سیدنا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ پر لعن طعن کر رہا ہے۔ سیدنا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے اس حرکت سے منع کیا۔ مگر وہ باز نہیں آیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ دیکھو! میں تیرے لیے بد دعا کر دوں گا۔ اس بے ادب نے کہا کہ آپ تو ایسے دھمکی دے رہے ہیں جیسے کہ آپ نبی ہیں؟ اس کے بعد سیدنا سعد رضی اللہ عنہ گھر تشریف لے گئے وضو فرمایا دو رکعت نماز پڑھی اور اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر اِن الفاظ میں بد دعا کی: اے اللہ اگر تجھے معلوم ہے کہ یہ (بے ادب) شخص ایسے لوگوں پر لعن طعن کر رہا ہے جن کے نیک اعمال تیرے دربار میں پہنچ چکے ہیں اور اس نے انہیں بُرا بھلا کہہ کر تیرا غصہ مول لیا ہے تو تُو اسے آج ہی عبرتناک نشانی بنا دے اب سعد کہتے ہیں کہ بد دعا مانگتے ہی (میں نے کیا دیکھا کہ) ایک بدکا ہوا بختی اونٹ سامنے سے نکل کر مجمع کو چیرتا پھاڑتا سیدھا اس بے ادب شخص تک جا پہنچا لوگ ڈر کے مارے دُور بھاگ گئے اور بِدکے ہوئے اونٹ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں زبان درازی کرنے والے اُسی بے ادب شخص کو اپنے پاؤں اور منہ سے اس کے اعضاء کو چبا چبا کر برسرِ عام ہلاک کر دیا۔ یہ عبرتناک منظر دیکھ کر لوگ دوڑتے ہوئے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور انہیں خبر سنائی کہ اے ابو اسحٰق (یہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) اللہ تعالیٰ نے آپ کی بد دعا کی قبولیت ظاہر فرما دی۔

(البدایہ والنہایہ جلد ۷ صفحہ ۴۰۷، عن اللہ سے شرم کیجئے صفحہ ۲۱۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بے ادب نے سانپ کو دیکھ کر توبہ کر لی

شیخ ابو اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے قاضی ابو الطیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ

ہم لوگ ایک مناظرہ کی مجلس میں تھے کہ ایک خراسانی نوجوان آیا جو مصراۃ (جس جانور کا دودھ روک کر فروخت کیا جائے) کے مسئلہ میں گفتگو کرتا اور دلیل مانگتا تھا۔ اس کو دلیل میں بخاری و مسلم کی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے سنائی گئی۔ تو اس نوجوان نے کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مقبول نہیں۔ اس نوجوان نے ابھی اپنی بات پوری بھی نہ کی تھی کہ اس (بے ادب) پر ایک سانپ آ کر گرا۔ لوگ ڈر کر ادھر ادھر بھاگ گئے اور وہ سانپ سب کو چھوڑ کر اس بے ادب نوجوان کے پیچھے ہولیا۔ نوجوان نے کہا میں توبہ کرتا ہوں میں توبہ کرتا ہوں (جب اس نے توبہ کی) تو پھر اس سانپ کا پتہ بھی نہ رہا (نہ معلوم کہاں چلا گیا)۔

(جمال الاولیاء صفحہ ۱۳۶ از حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

صحابیٔ رسول پر تین الزام لگانے والے بے ادب کو دنیا ہی میں تین عذاب

سیّدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بڑے مستجاب الدّعوات صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں خلیفہ دوم دامادِ علی رضی اللہ عنہ مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں کوفہ کے گورنر تھے۔ اہل کوفہ میں سے کچھ لوگوں نے ان کے بارے میں شکایات سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچائیں۔ جن میں یہ شکایت بھی تھی کہ وہ نماز بھی اچھی طرح نہیں پڑھاتے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں مدینہ منورہ بلا کر تحقیق فرمائی تو آپ نے جواب دیا کہ میں تو انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مطابق نماز پڑھاتا ہوں یعنی عشاء کی ابتداء دو رکعات طویل پڑھاتا ہوں اور آخری دو رکعات ہلکی پڑھاتا ہوں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واقعی آپ سے یہی امید تھی۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو مزید تحقیق کے لیے کُوفہ بھیجا کہ وہ مسجد مسجد جا کر معلوم کریں کہ کوفہ والوں کا سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا نظریہ ہے؟ چنانچہ ان لوگوں نے مسجد میں بھی تحقیق کی۔ وہاں کے لوگوں نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی تعریف کی۔ مگر جب یہ لوگ

بنی عبس کی مسجد میں پہنچے تو وہاں ایک شخص جس کا نام اسامہ اور کنیت ابو سعدہ تھی کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ جب آپ اللہ کا واسطہ دے کر تحقیق کرتے ہیں تو سنئے کہ

① سعد نہ تو جہاد میں جاتے ہیں۔

② اور نہ غنیمت کو تقسیم کرنے میں برابری کرتے ہیں۔

③ اور نہ فیصلوں میں انصاف کرتے ہیں۔

اس کے یہ الزامات سن کر سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم اب میں تین بددعائیں کرتا ہوں:

① اے اللہ اگر تیرا یہ بندہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا اور محض ریاکاری اور شہرت کے لیے اس نے جھوٹے الزامات لگائے ہیں تو تُو اس کی عمر لمبی فرما دے۔

② اور اس کے فقر و فاقہ کو طویل کر دے۔

③ اور اسے فتنوں میں مبتلا کر دے۔

اس روایت کے راوی عبد المالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے (خود) اس شخص کو اس حال میں دیکھا کہ انتہائی بڑھاپے کی وجہ سے اس کی بھنویں تک اس کی آنکھوں پر لٹک آئی تھیں لیکن (پھر بھی) وہ راہ چلتی لڑکیوں کو چھیڑ چھاڑ کرنے سے باز نہیں آتا تھا اور جب اس سے اس کا حال پوچھا جاتا تو جواب دیتا کہ

شَيْخٌ مَفْتُوْنٌ اَصَابَتْنِيْ دَعْوَةُ سَعْدٍ۔

ترجمہ: یعنی فتنہ میں مبتلا بوڑھا ہوں مجھے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی بددعا لگ گئی ہے۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۰۴)

اسی لیے تو ہم کہتے ہیں کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دامنِ رحمت پکڑ لو اے جہاں والو

رہے جب تک یہ ہاتھوں میں چلن میلا نہیں ہوتا

صحابیٔ رسول رضی اللہ عنہ پر الزام لگانے والی بے ادب عورت آنکھوں سے اندھی ہو کر کنویں میں گر کے ہلاک ہو گئی

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ پر ایک عورت اروٰی بنت اویس نے دعویٰ کر دیا کہ آپ نے اس کے مکان کے کچھ حصہ پر غاصبانہ قبضہ کر لیا ہے معاملہ مروان بن حکم تک پہنچا جو اس وقت مدینہ منورہ کے گورنر تھے سیدنا سعید رضی اللہ عنہ کو عدالت میں بلایا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ بھلا میں کیسے کسی کی زمین دبا سکتا ہوں جب کہ میں نے خود نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص کسی کی ایک بالشت زمین بھی غصب کرے تو اس کے نیچے کی ساتوں زمین (تک) مٹی اس کے گلے میں قیامت کے دن طوق بنا کر ڈال دی جائے گی۔ (طبرانی) مروان نے یہ جواب سن کر کہا کہ حضرت اس کے بعد آپ سے مزید کسی ثبوت مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد سیدنا سعید رضی اللہ عنہ نے اس عورت پر بد دعا فرمائی کہ اے اللہ! اگر یہ عورت اپنے دعویٰ میں جھوٹی ہے۔

1. میرے دعویٰ کی سچائی لوگوں پر ظاہر فرما۔
2. اس عورت کی بینائی سلب فرما۔
3. اور اس اس کی قبر اسی کے گھر میں بنا دے۔

راوی کہتا ہے کہ اس واقعہ کے کچھ روز بعد ہی مدینہ منورہ میں ایسا سیلاب آیا کہ اس عورت کے مکان کی اصل بنیادیں ظاہر ہو گئیں اور سیدنا سعید رضی اللہ عنہ کی سچائی واضح ہو گئی۔ کچھ عرصہ کے بعد اس بے ادب عورت کی بینائی جاتی رہی اور پھر ایک دن وہ ٹٹول ٹٹول کر اپنے گھر میں چل رہی تھی کہ گھر ہی کے ایک کنویں میں گر کر مر گئی۔ (مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۳) واقعی سچ ہے کہ

گرائے لاکھ کافر دھول پھولوں پر زمانے کی
مگر پھر بھی محمد ﷺ کا چمن میلا نہیں ہوتا

گستاخ رسول اور بے ادب لوگوں کے لیے ایک عاشق رسول ﷺ کی کہانی

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کسی مسلمان کے لیے محتاج تعارف نہیں ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ ہی وہ خوش نصیب صحابی رضی اللہ عنہ ہیں کہ جن کو پیارے آقا ﷺ کی ہجرتِ مدینہ کے بعد ایک مہینہ تک میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ سرکارِ مدینہ ﷺ کی اونٹنی قصواء آپ رضی اللہ عنہ ہی کے مکان پر رُکی تھی سرکارِ مدینہ ﷺ کی خواہش کے مطابق انہوں نے آپ ﷺ کو نچلی منزل میں ٹھہرایا تھا کیونکہ خود پیارے آقا ﷺ کا یہ خیال مبارک تھا کہ ہر وقت آپ کی خدمت اقدس میں لوگوں کی آمد ورفت کی وجہ سے ابو ایوب (رضی اللہ عنہ) اور ان کے اہل وعیال کو تکلیف ہوگی۔ اِدھر حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ خود اپنی اہلیہ کے ساتھ اوپر کے کمرے میں مقیم تھے تا کہ پیارے آقا ﷺ اور پیارے آقا ﷺ کے ملنے والوں کو اوپر نیچے آنے جانے میں تکلیف نہ ہو۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ یہ اتفاق پیش آیا کہ پانی کا برتن ٹوٹ گیا تو ہم نے گھبرا کر اس پانی کو جزب کرنے کے لیے اپنا لحاف ہی ڈال دیا تا کہ نیچے کے مکان میں پانی نہ پہنچے۔ میں اور اُمِ ایوب دونوں جلدی جلدی اس پانی کو جذب کرنے لگے حالانکہ ہمارے پاس اس کے سوا اور کوئی کپڑا نہ تھا۔ فرماتے ہیں کہ ہم روزانہ پیارے آقا ﷺ کے لیے کھانا تیار کر کے بھیجا کرتے جو بچ جاتا آپ ﷺ واپس فرما دیتے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جہاں سرکار مدینہ ﷺ کا انگلیوں کا نشان دیکھتے وہیں سے میں اور اُمِ ایوب تبرکاً انگلیاں ڈال کر کھاتے۔ (سیرت مصطفی جلد ۱ صفحہ ۲۱۰) واقعی سچ ہے کہ

جو عشق مصطفی ﷺ میں سر شار ہوتے ہیں
جنت کے حقیقت میں وہی حقدار ہوتے ہیں

اگر میرے گھر سرکار مدینہ ﷺ نہ ہوتے تو میں تجھے قتل کر دیتا اسی عاشق رسول ﷺ کا اعلان

یہی خوش نصیب صحابی رضی اللہ عنہ جو میزبانِ رسول اللہ ﷺ ہیں جب پیارے آقا ﷺ کی پیاری اونٹنی ان کے گھر جا کر صحن میں بیٹھی اور رحمت عالم ﷺ اونٹنی سے اُتر کر کمرے میں تشریف لے گئے تو ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ جب صحن میں داخل ہوئے تو حضور ﷺ کی اونٹنی چونکہ صحن میں بیٹھی ہوئی تھی تو اس صحابی رضی اللہ عنہ نے اپنے پاؤں اونٹنی کو مار کر اُسے اٹھانے کی کوشش کی تو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اس صحابی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر سرکار مدینہ حضور رحمت عالم ﷺ اندر موجود نہ ہوتے تو میں تجھے قتل کر دیتا کہ تو پیارے آقا ﷺ کی اونٹنی کو پاؤں سے ٹھوکر مار کر اٹھانے کی کوشش کر رہا ہے کہ جس اونٹنی پر پیارے آقا ﷺ سفر فرماتے ہیں۔

اس عاشق رسول ﷺ نے بے ادب لوگوں کو ایک قیمتی سبق سکھایا

برادرانِ اسلام! یہ ہے عشق رسول ﷺ کہ جس جس چیز کی بھی نسبت پیارے آقا ﷺ سے ہو گئی ہے اب اس چیز کی ادنیٰ سی بھی بے ادبی گوارا نہیں دوسری بات جب ایک اونٹنی کہ جس کی نسبت رحمت عالم ﷺ کے ساتھ ہو گئی ہے جب اس کی بھی بے ادبی گوارا نہیں تو خود صاحب اونٹنی جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی بے ادبی اور گستاخی کیسے گوارا ہو سکتی ہے تیسری بات پھر اس صحابیٔ رسول ﷺ نے پیارے آقا ﷺ کی اونٹنی کو کوئی بے ادبی کی نیت سے پاؤں نہیں مارا تھا بلکہ انہوں نے تو ویسے ہی جیسا کہ جانوروں کو پاؤں سے اٹھایا جاتا ہے اٹھا رہے تھے تو

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کو یہ بھی بے ادبی معلوم ہوئی کہ ٹھیک ہے یہ جانور ہے اونٹنی ہے لیکن یہ اونٹنی عام اونٹنیوں کی طرح نہیں کیونکہ اس اونٹنی کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے تو اس ذراسی بے ادبی بلکہ اگر اس کو بے ادبی بھی نہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کیونکہ ان کا تو کوئی ایسا ارادہ ہی نہیں تھا تو اس پر بھی حضرت ایوب رضی اللہ عنہ اس کو قتل کرنے کے لیے تیار ہو گئے کہ یہ آپ رضی اللہ عنہ کی پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عشق اور تعلق کی انتہا تھی۔ تو جو آدمی جان بوجھ کر بلکہ ارادتاً پیارے آقا جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی و گستاخی کرے تو اس بے ادب اور ظالم کو قتل کیے بغیر کیسے چھوڑا جا سکتا ہے کیونکہ

رب دا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ساڈی جند ساڈی جان ایں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نال پیار ساڈا دین تے ایمان ایں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم دے بغیر تے ہے زندگی خسارہ
پڑھ کے تُوں ویکھ جھڑا مرضی سیپارہ

اس عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک پر اکثر لوگ بیٹھے قرآن پاک کی تلاوت کرتے نظر آتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے یزید کی سربراہی میں جو پہلا لشکر قسطنطنیہ پر استنبول ترکی میں حملے کے لیے روانہ کیا تو اس میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے یہاں محاصرہ طویل ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے۔ یزید آپ کی بیمار پرسی کے لیے حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کوئی خدمت بتائیے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ بس اب میری ایک ہی خواہش ہے اور وہ یہ کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو میری لاش کو گھوڑے پر رکھ کر دشمن کی سرزمین میں جتنی دُور

تک پہچانا ممکن ہو لے جانا اور وہاں لے جا کر دفن کرنا۔ اس کے بعد آپ کی وفات ہوگئی یزید نے آپ کی وصیت پر عمل کیا اور قسطنطنیہ کی دیوار کے قریب آپ کو دفن کیا گیا۔ سلطان محمد فاتح نے قسطنطنیہ فتح کرنے کے بعد جامع ایوب رضی اللہ عنہ کے نام سے یہاں ایک مسجد تعمیر کی اور اس وقت سے یہ جگہ زیارت گاہ خاص و عام ہے اور یہ پورا محلّہ ہی ابو ایوّب رضی اللہ عنہ ہی کہلاتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر لوگ اکثر بیٹھے تلاوت کرتے رہتے ہیں۔ کیونکہ

قرآن اِک نورانی شیشہ اے رب دی راہ دکھاوے
جہڑا اس تے عمل کماوے او کدی ناں دوزخ جاوے

اسی عاشق رسول ﷺ کی برکت سے ترکی میں اسلام کا پرچم لہرایا گیا؟

یہی مجاہد صحابی رضی اللہ عنہ جنہیں آقا ﷺ کی میزبانی کا شرف اللہ تعالیٰ نے بخشا تھا اپنے وطن سے ہزاروں میل دُور اللہ تعالیٰ کے دین کا پیغام لیے ہوئے اس دیارِ غربت میں راہیٔ آخرت ہوئے اور زندگی کے آخری لمحوں میں جو خواہش تھی کہ اس کلمے کو لیے ہوئے دشمن کی سرزمین پر جتنی دور تک جاسکوں چلا جاؤں اللہ تعالیٰ نے وہ خواہش پوری فرمائی تو اب اگر دیکھا جائے تو قسطنطنیہ کے اصل فاتح تو آپ رضی اللہ عنہ ہی ہیں کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ ہی کے ذریعے اس سرزمین قسطنطنیہ استنبول ترکی میں پہلی بار اسلام کا کلمہ پہنچا اور آپ رضی اللہ عنہ ہی کی برکت اور وسیلے سے اس خاک کو ایک صحابی رسول ﷺ بلکہ میزبانِ رسول ﷺ کا مدفن بننے کا شرف حاصل ہوا۔ واقعی سچ ہے کہ

جہاد فی سبیل اللہ ہے باب فتح کی کنجی
یہ دنیا بھی مجاہد کی وہ دنیا بھی مجاہد کی

اللہ تعالیٰ کے گھر مسجد کی بے ادبی کرنے والوں کے لیے عبرت کا نشان آج بھی موجود ہے

اسی استنبول علاقے میں جہاں میزبان رسول ﷺ کا مزار مبارک ہے یہیں اسی علاقے میں ایک مشہور اور تاریخی مسجد جامع مسجد سلیمانیہ ہے یہ مسجد استنبول میں سب سے بڑی مسجد ہے اور فن تعمیر کے لحاظ سے دنیا کی گنی چُنی مساجد میں شمار ہوتی ہے یہ مشہور عثمانی خلیفہ سلیمان اعظم کے دور میں تعمیر ہوئی۔ اس دور کے شہرہ آفاق معمار۔ زینان نے اس کی تعمیر میں اپنے فن کی تمام تر صلاحیتیں صرف کر دی تھیں اس کا سنگ بنیاد شیخ الاسلام ابو السعو د آفندی رحمۃ اللہ علیہ نے رکھا تھا اسی مسجد کے حوالہ سے ایک بڑا عجیب واقعہ جو آج بھی اللہ تعالیٰ کے گھر مسجد کے بے ادبوں کے لیے عبرت کا نشان بنا ہوا ہے وہ یہ ہے کہ جامع مسجد سلیمانیہ کی تعمیر کے دوران یورپ کے کسی ملک (غالباً اٹلی) کے عیسائیوں نے اپنے ایک گرجا گھر کی سُرخ سنگِ مَرمَر کی ایک بہترین سل (یعنی پتھر کا لمبا چوڑا ٹکڑا جو کہ عمارتوں میں لگایا جاتا ہے) تحفے میں بھیجا اور خواہش یہ ظاہر کی کہ یہ پتھر کا ٹکڑا اس مسجد کی محراب میں لگا لیا جائے جب یہ سل یعنی پتھر کا ٹکڑا جو بظاہر انتہائی خوبصورت لگ رہا تھا۔ زینان معمار کے پاس پہنچا تو زینان معمار نے سلیمان اعظم سے کہا کہ میں یہ سل محراب میں لگانا مناسب نہیں سمجھتا۔ اگر آپ فرمائیں تو اسے مسجد کے دروازے کی دہلیز میں لگا دیا جائے۔ سلیمان اعظم نے بھی اس رائے کو پسند فرمایا اور وہ پتھر دہلیز میں لگا دیا گیا زینان معمار کو یہ شبہ بھی تھا کہ ان اہل کلیسا نے اس پتھر میں کوئی شرارت نہ کی ہو (کیونکہ انہیں اس کی کیا ضرورت تھی کہ وہ کافِر ہو کر مسلمانوں کی مسجد کے لیے کوئی پتھر بھیجیں) تو زینان معمار نے ایک دن امتحاناً اس پتھر کو کسی خاص مسالے سے گھسا کر دیکھا کہ اس کے اندر کیا ہے؟ گھسنے کے بعد اس پتھر کے اندر

سیاہ رنگ کی ایک صلیب بنی ہوئی نمودار اور ظاہر ہوئی۔ یہ پتھر آج بھی دروازے کی دہلیز میں نصب ہے اور اس میں صلیب کا نشان آج بھی نظر آتا ہے جو پہلے کی نسبت قدرے دھندلا گیا ہے لیکن پھر بھی خاصا واضح ہے جو مسجد کے مسلمان معماروں کی فراست و بصیرت اور اہل کلیسا عیسائیوں کے مکر وفریب اور اللہ کے گھر مسجد کی بے ادبی کرنے کی خواہش پوری نہ ہوسکنے کے لیے عبرت کی گواہی دے رہا ہے۔

واقعی سچ ہے کہ

تیری اوٹ پناہ خُدایا تے ہور نئ کُجھ سجھدا
جس دیوے نوں تُوں آپے بالیں اونئ کسے تھیں بُجھدا

بے ادب لوگوں کے لیے سبق؟ ادب سیکھنا ہو تو اس عاشق اور میزبان رسول ﷺ سے سیکھو

یہی مقدس صحابی میزبان رسول ﷺ حضرت ابو ایوب انصاری رحمۃ اللہ علیہ کے اس مکان کی جس میں پیارے آقا قیام فرما رہے تھے دو منزلیں تھیں، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ رات کو آرام فرما رہے تھے اچانک آنکھ کُھلی پھر اچانک دل میں خیال آیا کہ پیارے آقا رحمت عالم ﷺ نیچے ہیں اور میں اوپر ہوں یہ تو کُھلی بے ادبی ہے۔ چنانچہ بستر سے اٹھ کر کمرے کی دیوار کے ساتھ ساری رات چپک کر کھڑے رہے۔ حتیٰ کہ صبح ہوگئی۔ جب جان دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضری ہوئی تو بصد اصرار آپ ﷺ کو اوپر والی منزل میں ٹھہرایا اور خود مع اہل وعیال نیچے آگئے۔ (حسن العزیز صفحہ ۱۰۹ جلد ۴۔ عن تحفۃ العلماء صفحہ ۱۴۶ جلد ۲) اسی لیے تو

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
زندگی ہو جائے فدا صحابہ رضی اللہ عنہم کی عظمت پہ خدایا میری

ہو میرا کام صحابہ رضی اللہ عنہم کی ناموس کی حفاظت کرنا
سر فروشوں سے مجاہدوں سے محبت کرنا
ہر جگہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی عظمت کا اجالا ہو جائے
میرے ان ہاتھوں سے رافضیت کا صفایا ہو جائے

واقعی سچ ہے کہ

وہ لشکر ساری دنیا سے انوکھا تھا نرالا تھا
کہ جس لشکر کا افسر ایک کالی کملی صلی اللہ علیہ وسلم والا تھا

باب نمبر ۷

مسجد میں بے ادبی سے داخل ہونے والوں کے لیے سبق آموز واقعہ

حضرت مولٰنا ظفر احمد صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ایک بزرگ مسجد میں داخل ہوئے تو بھول کر بایاں پاؤں پہلے مسجد میں رکھ دیا۔ حالانکہ سنّت یہ ہے کہ دایاں پاؤں پہلے رکھا جائے تو وہ بزرگ اپنی اس (بے ادبی کی) حرکت پر اللہ تعالیٰ سے شرما کر بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ کیونکہ ان سے مسجد میں داخل ہونے والی سنّت کی مخالفت اور بے ادبی ہو گئی تھی۔ (علماء کرام کا ارشاد ہے کہ جو شخص بھولے سے بایاں پاؤں پہلے رکھ دے تو اس کو چاہیے کہ بایاں پاؤں مسجد سے نکال کر (دوبارہ) دائیں پاؤں کو آگے بڑھائے) تو دیکھو کہ اس بزرگ کے دل میں مسجد کا کیسا احترام تھا کہ بایاں پاؤں بھولے سے بھی پہلے آگے کرنے سے بے ہوش ہو گئے۔ حالانکہ شریعت میں وہ اس فعل میں بوجہ بھول کے معذور تھے۔ تو اور کاموں میں یعنی واجبات اور فرائض میں ان کا کیا حال ہوگا۔

(رحمۃ القدوس جلد ۱ صفحہ ۱۷۵، ترجمہ بہجۃ النفوس از علامہ ظفر احمد تھانوی)

مسجد سے بے ادبی کے ساتھ نکلنے والوں کے لیے نصیحت آموز واقعہ

پروفیسر ڈاکٹر نور احمد نور جو نشتر میڈیکل کالج ملتان میں پروفیسر ہیں وہ اپنا ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ گرمی کے موسم میں ایک دفعہ مسجد سے نکل رہا تھا تو بایاں پاؤں جوتے پر رکھا جونہی جوتے پر زور پڑا تو معلوم ہوا کہ کوئی چیز جوتے کے اندر تھی جو مر گئی ہے۔ جب جوتا دیکھا تو اس میں ایک بڑا بچھو مرا پڑا تھا۔ اگر میں پہلے بایاں

پاؤں خلاف سنّت جوتے میں ڈالتا جوتے کے اوپر نہ رکھتا تو یقیناً بچھو کاٹ ڈالتا۔ پس سنت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک حادثہ سے بچالیا۔

(اتباع سنّت کی برکات صفحہ ۱۵)

اسی سنت کی ایک اور برکت یہ ہے کہ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص جوتا پہنے تو ہمیشہ پہلے دایاں پھر بایاں اور جب نکالے تو پہلے بایاں اور پھر دایاں نکالے تو وہ تلی کے درد سے محفوظ رہے گا۔ (حیات الحیوان)

پاؤں سے پہلے دایاں جوتا نکالنا سنّت کی بے ادبی ہے اس پر ایک واقعہ

حضرت مولانا حکیم حاجی عبد اللطیف صاحب مہتمم دار العلوم محمدیہ چوک اٹھارہ ہزاری فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مولنٰا محمد عبد اللہ صاحب بہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا تانگہ سے اترتے ہوئے بائیں پاؤں میں پائدان کی نوک لگنے سے ایسی خراش آئی کہ خون بہنے لگا حتیٰ کہ جوتا مبارک بھی خون سے آلود ہو گیا۔ احباب نے پہلے دائیں پاؤں مبارک سے جوتا نکالنے کی کوشش کی مگر حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے بائیں زخمی پاؤں مبارک ہی سے جوتا نکالا پھر دائیں سے کیونکہ سنّت رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہی ہے۔ احباب کو بعد میں سمجھ آئی کہ ہم تو زخمی پاؤں مبارک سے پہلے دائیں پاؤں کا جوتا نکالنا چاہتے تھے لیکن حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ نے اس تکلیف میں بھی پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنت کے مطابق پہلے بایاں پھر دایاں جوتا نکالا۔ سبحان اللہ۔ (التزکیہ)

تو کر بے خبر ساری خبروں سے مجھ کو
الٰہی! بس رہوں اِک خبردار تیرا

مسجد میں دنیا کی باتیں کرنے والے بے ادبوں کے اعمال کا حشر

جب کوئی شخص مسجد میں دنیا کی باتیں شروع کرتا ہے تو فرشتے پہلے (یہ) کہتے ہیں کہ **اُسْكُتْ يَا وَلِيَ اللهِ** (اے اللہ کے ولی چپ رہ) پھر اگر وہ چپ نہیں ہوتا تو (فرشتے غصّے میں) پھر یہ کہتے ہیں **اُسْكُتْ يَا مُغِيْضَ اللهِ** (اے اللہ کے دشمن چپ رہ) پھر بھی اگر وہ چپ نہیں ہوتا اور دنیا کی باتوں میں لگا رہتا ہے تو وہ پھر (شدید غصّے میں) یہ کہتے ہیں کہ **اُسْكُتْ لَعْنَتُ اللهِ عَلَيْكَ** (تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، چپ رہ) خزینۃ الفقہ میں لکھا ہے کہ جو شخص مسجد میں دنیا کی باتیں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس دن کے اعمال حبط یعنی ضائع کر دیتا ہے۔ اب ذرا وہ لوگ سوچیں کہ جو لوگ مسجد میں صرف دنیا ہی کی باتیں نہیں بلکہ موبائل پر گانے، قوالیاں، میوزک، فلمیں، ڈرامے، فیچر، عجیب وغریب میسج بھیجیں، پڑھیں اور ایک دوسرے کو پڑھائیں اور سنیں اور سنائیں، دیکھیں اور دکھائیں ان بے ادبوں کے اعمال کا کیا حشر ہوگا۔ یاد رکھو نیکی کرنا آسان ہے لیکن اس کو سنبھالنا مشکل ہے۔

باب نمبر ۸

اسلام کو چھوڑنے والا بے ادب لڑکی کی خاطر دونوں جہاں خراب کر بیٹھا

مصر میں ایک شخص مسجد کے برابر میں رہتا تھا پابندی سے اذان دیتا اور جماعت میں شرکت کرتا۔ چہرے پر عبادت اور طاعت کی رونق بھی تھی۔ اتفاق سے ایک دن جب یہ اذان دینے کے لیے مسجد کے مینارے پر چڑھا تو قریب میں ایک عیسائی شخص کی خوبصورت لڑکی پر نظر پڑی جسے دیکھ کر وہ اس پر دل و جان سے فریفتہ ہو گیا اور یہ بے ادب و بدبخت اذان چھوڑ کر وہیں سے سیدھا اس مکان میں پہنچا۔ لڑکی نے اسے دیکھ کر اس سے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ میرے گھر میں کیوں آیا؟ اس نے جواب دیا کہ میں تجھے اپنا بنانے آیا ہوں اس لیے کہ تیرے حُسن و جمال نے میری عقل کو ماؤف کر دیا ہے لڑکی نے جواب دیا کہ میں کوئی تہمت والا کام نہیں کرنا چاہتی۔ تو اُس نے پیشکش کی کہ میں تجھ سے نکاح کرلوں گا لڑکی نے کہا کہ تو مسلمان ہے اور میں عیسائی ہوں۔ میرا باپ اس رشتے پر تیار نہ ہو گا تو اس شخص نے کہا کہ میں خود ہی عیسائی بن جاتا ہوں چنانچہ اس نے محض اس لڑکی سے نکاح کی خاطر عیسائی مذہب قبول کرلیا۔ (نعوذ باللہ من ذالک) لیکن ابھی وہ دن بھی پورا نہ ہوا تھا کہ یہ شخص اس گھر میں رہتے ہوئے کسی کام کے لیے چھت پر چڑھا اور کسی طرح وہاں سے پاؤں پھسلا اور گر پڑا جس سے اسی وقت اس بے ادب کی موت واقع ہو گئی غرض کہ دین بھی گیا اور لڑکی بھی ہاتھ نہ آئی۔ (حسن پرستوں کے انجام کا منظر) غرضیکہ

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

مرتے وقت قرآن پاک کا انکار کرنے والے کا واقعہ

مری کے اندر ایک بزرگ گزرے ہیں حافظ غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ مری کے علاقہ میں بڑا کام کیا قراان کریم کی بڑی خدمت کی ہے وہ ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے تھے۔ تیس سال تک مسجد نبوی مین قرآن کریم پڑھاتے رہے آخر کار وہیں انتقال فرمایا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے جہاں ہزاروں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ازواج مطہرات آرام فرما رہی ہیں۔ انہوں نے اپنے داماد کو جب وہ پہلی بار عمرے کے لیے گئے تو نصیحت فرمائی کہ بیٹا یہاں بہت سارے مقامات ایسے متبرک ہیں کہ جہاں دعا قبول ہوتی ہے ردّ نہیں ہوتی مثلاً بیت اللہ شریف پر پہلی نظر پڑے میزابِ رحمت کے مقام پر زمزم کا پانی پیتے وقت جو دعا مانگو گے وہ قبول ہو گی وغیرہ وغیرہ تو فرمانے لگے کہ بیٹا ان سب مقامات پر اور باقی ساری دعائیں چھوڑ کر صرف ایمان پر خاتمے کی دعا مانگنا کہ اے سوہنے اللہ میرا خاتمہ ایمان پر فرما دینا یہ بہت بڑی دولت ہے یہ مت خیال کرنا کہ میں تو دین کی خدمت کر رہا ہوں کیونکہ یہ ساری خدمت تب ہی کام آئے گی جب خاتمہ ایمان پر ہو گا ورنہ ساری محنت یہیں دھری رہ جائے گی پھر حضرت نے عبرت کے لیے اس پر خود ایک واقعہ سنایا کہ یہاں حرم شریف میں ایک مؤذن تھا جس نے چالیس سال کعبہ میں بیت اللہ شریف میں اذان دی اللہ اکبر کی صدائیں بلند کرتا رہا۔ (اللہ جانے اس سے کیا بے ادبی ہوئی) کہ جب اس کا آخری وقت آیا تو قرآن مجید منگوا کر اپنے سامنے رکھا اور غصے سے کہنے لگا کہ میں اس کو نہیں مانتا میں اس کو تسلیم نہیں کرتا (قرآن پاک کی یہ بے ادبی اور انکار کرتا ہوا) اسی حال میں مر گیا۔ استغفر اللہ۔

(صدائے ممبر جلد ۳ صفحہ ۶۳ از مفتی امین اسلام آباد) ہائے

وہ پہنچ سکا ہے کب منزل تک اے ہمدم
راہ سنّت پر نہیں ہے جس کا بھی قدم

مساجد کے بے ادب مساجد سے محبت کرنے والوں کا انعام دیکھیں

بعض مشائخ عظام سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے خوش ہوتے ہیں تو اسے مسجد کا منتظم بنا دیتے ہیں پس وہ ہر وقت مسجد کی خدمت میں اور اس کے کاموں کو سمیٹنے میں مشغول رہتا ہے۔ ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ ایک مسجد کے متولی کا حساب ہو رہا ہے متولی سخت پریشانی کے عالم میں ہے۔ اتنے میں ایک مسجد کو سامنے پیش کیا گیا اور کہا گیا کہ یہ شخص تو ہر وقت اس مسجد کی خدمت میں لگا رہتا تھا۔ فرشتوں نے مسجد کی مٹی سے مٹھی بھر بھر کر میزان میں ڈالنی شروع کر دی۔ ہر مٹھی مٹی کی میزان میں جا کر احد پہاڑ کی طرح بن جاتی۔ دیکھتے ہی دیکھتے متولی کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گیا اور اسے جنت میں بھیج دیا گیا۔

علماء کرام نے لکھا ہے کہ جو شخص مسجد میں جھاڑو دیتا ہے تو اڑنے والا گرد و غبار کا ایک ایک ذرّہ جنتی حور کا حق مہر بن جاتا ہے۔

یہ بھی لکھا ہے کہ جس نوجوان کی شادی میں رکاوٹ ہو اگر وہ مسجد میں جھاڑو دے اور مسجد کی خدمت کرے تو اس خدمت کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو خادمہ یعنی بیوی عطا فرما دیتے ہیں۔

باب ۹

صاحبِ قرآن ﷺ کی زبانی قرآن پاک پڑھنے پڑھانے والوں کی کہانی

صاحبِ قرآن حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) قرآن پاک سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ اور موت آنے تک زندگی بھر یہی مشغلہ رکھو پھر اگر قرآن مجید پڑھتے پڑھاتے موت آگئی تو فرشتے تمہاری قبر کی زیارت (ایسے قیامت تک) کرتے رہیں گے جیسے خانہ کعبہ کی زیارت کی جاتی ہے۔

(فتاویٰ رحیمیہ جلد ۳ صفحہ ۲۸)

واقعی سچ ہے کہ

جب تجھے مجھے موت آئے گی ہر شے یہیں رہ جائے گی
دوستی قرآن کی ہر موڑ پہ کام آئے گی

قرآن پڑھیں گے پہلے پاس تو ہولیں، ایک بے ادب لڑکے کا واقعہ

برادران اسلام! اتنا قرآن شریف حفظ کرنا جس سے نماز ادا ہو جائے ہر شخص پر فرض ہے اور تمام کلام پاک کا حفظ کرنا فرض کفایہ ہے۔ اگر کوئی بھی **اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہ**۔ حافظ نہ رہے تو تمام مسلمان گناہگار ہیں۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ جس شہر یا گاؤں میں کوئی بھی قرآن پاک پڑھنے والا نہ ہو تو سب گناہ گار ہیں۔

(فضائل قرآن صفحہ ۹)

ایک دفعہ ایک طالب علم نے میٹرک کا امتحان دیا۔ اکبر الہٰ آبادی کو ملا تو انہوں نے نصیحت کی کہ بیٹا امتحان تو دے دیا ہے ان دنوں فارغ ہو تو قرآن پاک ہی پڑھ لو۔ لڑکا کہنے لگا کہ پہلے پاس تو ہولیں! پھر قرآن پڑھیں گے۔ اس پر اکبر

الہٰ آبادی نے شعر بنا دیا کہ

قرآن پڑھیں گے پہلے پاس تو ہولیں
وَ النّاس پڑھیں گے پہلے ناس تو ہولیں

(کلیات اکبر)

قرآن پاک کو بھلا دینے والے بے ادب کو قرآن کا پیغام

حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جب کوئی قرآن پاک سیکھے اور سیکھ کر پھر اس کو بُھلا دے تو قیامت کے دن قرآن پاک آئے گا اور اس سے کہے گا کہ اگر تو مجھے یاد رکھتا تو (آج) میں بھی اُونچے درجے پر پہنچا دیتا لیکن تو نے غفلت کی (اور مجھے بُھلا دیا) لہٰذا میں بھی آج تیری خدمت سے قاصر ہوں یعنی میں بھی آج تیری کوئی مدد نہیں کرسکتا۔ (قیام اللیل) ہائے واقعی سچ ہے کہ

قرآن پاک کو نہ اگر ہم نے بُھلایا ہوتا
یہ زمانہ! نہ زمانے نے دکھایا ہوتا
چاٹ لیں تم نے کُتب فلسفہ و انگلش کی
ہاتھ بھولے سے بھی قرآن کو لگایا ہوتا

قرآن پاک بھلا دینے والے بے ادب لوگوں کا انجام

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں میرے سامنے میری امت کے اعمال پیش کیے گئے حتیٰ کہ جس کوڑے کرکٹ کو انسان مسجد سے نکالتا ہے (وہ پیش کیا گیا) اور میرے سامنے میری امت کے گناہ بھی پیش کیے گئے۔ پس میں نے قرآن مجید کی کوئی سورت یا آیت جو کسی انسان نے یاد کر کے بُھلا دی اس سے بڑا گناہ نہیں دیکھا۔ (ابوداؤد و ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۱۹)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن عبادہ فرماتے ہیں کہ ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں کوئی آدمی جو قرآن یاد کرتا ہے پھر بُھلا دیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کو اس حالت میں ملے گا کہ مقطوع الید ہوگا مقطوع الید کا معنیٰ ہاتھ کٹا ہوا۔ (مسلم شریف)

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے معنیٰ یہ بھی آتے ہیں کہ اس کے دونوں ہاتھ جھڑے ہوئے ہوں گے اور بعض حضرات اس کا معنیٰ کوڑھی کرتے ہیں۔ بہرحال قرآن مجید کو حفظ کرنے کے بعد بُھلا دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ اسی لیے تو قبر سے جب یہ بے ادب اٹھے گا تو حساب ہونے سے پہلے ہی اس عذاب میں مبتلا ہوگا۔ واقعی سچ ہے کہ

جیسی کرنی ویسی بھرنی نہ مانے تو کر کے دیکھ
جنّت بھی ہے دوزخ بھی ہے نہ مانے تو مَر کے دیکھ

قرآن پاک کی بے ادبی کرنے والے نابینے حافظ کا حشر

امام مستغفری رحمۃ اللہ علیہ سلف صالحین میں سے ایک صاحب سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا ایک نابینا ہمسایہ تھا جو حافظ کلام اللہ تھا وہ ایک دن ایک شخص سے اس بات پر جھگڑ پڑا کہ اگر قرآن کریم مخلوق نہ ہوتا تو خداوند تعالیٰ اس کی کوئی آیت میرے سینے سے محو نہ کرتا۔ اسی رات سو کر اٹھا تو اس کے سینے سے قرآن کریم محو تھا حتیٰ کہ صبح کے وقت اسے قرآن کریم کے متعلق یہ بھی یاد نہ رہا کہ قرآن کریم ہے کیا چیز۔ جب اسے قرآن کریم کی تلاوت کے متعلق کہا جاتا تو وہ زبان ہلاتا جس سے کسی کو کچھ پتہ نہ چلتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اس کے گھر والے اس سے تنگ آ گئے آخر انہوں نے اس کا گلا گھونٹ دیا جس کی وجہ سے اس کی جان نکل گئی۔ (شواہد النبوۃ صفحہ ۲۱۶) ہائے

سو بار پڑھ چکا ہے تو دیوان فرید کو
غافل کبھی پڑھا ہے قرآن مجید کو

جو شخص قرآن پاک کی ایک آیت کا بھی انکار کرے وہ کافر ہے

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جو شخص قرآن پاک کی ایک آیت کا بھی انکار کرے اس نے گویا پورے قرآن کا انکار کر دیا اور جو قرآن پاک کی تکذیب کرے وہ کافر ہے۔ (کتاب الشفاء جلد ۲ صفحہ ۴۸۷)

جو شخص قرآن پاک کے ایک حرف کا بھی انکار کرے وہ بھی کافر ہے

مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ وہ قرآن جو زمین کے گوشے گوشے میں پڑھا جاتا ہے اور مصحف کی شکل میں مسلمانوں کے ہاتھ میں موجود ہے جو **الحمد للہ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔** سے شروع ہو کر **قل اعوذ بِرَبِّ النَّاسِ۔** (سورۃ) پر ختم ہوتا ہے یہ بغیر کسی شک وشبہ کے اللہ کا کلام ہے اور اس کی وہ وحی ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اتاری گئی ہے اور اس میں جو کچھ ہے وہ حق ہے اور یہ کہ جو شخص جان بوجھ کر اس کے ایک حرف کو بھی کم کرے یا اس کے کسی حرف کے بدلے میں دوسرا حرف رکھے یا اس پر ایک حرف بھی اپنی طرف سے قصداً زیادہ کرے اور وہ حرف مصحف شریف میں موجود نہ ہو اور اس پر اجماع ہو کہ وہ قرآن پاک کا حصہ نہیں ہے تو وہ بغیر کسی شک وشبہ کے کافر ہے۔ اسی لیے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے کہ جو شخص حضرت امّی عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخی کرتا ہے یا ان پر بہتان باندھتا ہے اس لیے کہ وہ اپنے عمل سے قرآن کریم کو جھٹلاتا ہے لہٰذا ایسا شخص واجب القتل ہے۔ (حوالہ بالا صفحہ ۴۸۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مسلمان کتاب اللہ کی کسی آیت کا انکار کرے اس کی گردن مار دینا حلال ہے۔ (ابن ماجہ)

اسی طرح اگر کوئی شخص تورات انجیل اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی کسی بات کا انکار کرے یا کفر کرے یا ان پر لعنت بھیجے یا ان لوگوں کو برا بھلا کہے (کہ جن پر یہ نازل ہوئیں) یا ان کی توہین کرے تو وہ کافر ہے۔

(کتاب الشفاء جلد ۲ صفحہ ۴۸۶)

جب قرآن پاک کا اتنا ادب ضروری ہے تو جس ہستی ﷺ پر قرآن پاک نازل ہوا ہے اس کا ادب کتنا ضروری ہے

۱. بعض لوگ قرآن پاک کو بے وضو چھوتے ہیں یہ حرام ہے۔
۲. بعض لوگ رحل کو قرآن مجید کے اوپر یا دینی کتاب کے اوپر رکھ دیتے ہیں یہ بھی ادب کے سخت خلاف ہے۔

فقہاء کرام نے تو یہاں تک آداب کا خیال رکھا ہے کہ روٹیوں پر برتن رکھنے کی بھی ممانعت کی ہے فرماتے ہیں کہ روٹی کے اوپر برتن نہیں رکھنا چاہیے کیونکہ یہ رزق کی بے ادبی ہے۔ جب روٹی کا یہ ادب ہے تو قرآن پاک کا تو اور بھی بہت زیادہ ادب کرنا چاہیے۔ (فضائل صوم وصلوٰۃ صفحہ ۳۲۳ از حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

مسلمانوں سوچو کہ جب قرآن پاک کا ادب کرنا اتنا ضروری ہے تو جو صاحب قرآن ہے یعنی جس ہستی ﷺ پر قرآن پاک نازل ہوا ہے تو اُن ﷺ کا ادب کرنا کتنا ضروری ہے۔

قرآن پاک اور دنیا کا بے ادب و بدنصیب انسان

قبیلہ بنی نجار کا ایک آدمی تھا جو لکھنا جانتا تھا مسلمان ہو گیا آپ ﷺ نے اس کو اپنا کاتب مقرر فرمایا جو اس کے لیے کائنات کی سب سے بڑی سعادت بن سکتی تھی لیکن اس بدنصیب کا نصیب اُلٹ گیا یہ بے ادب قرآن پاک میں قصداً ردّو

بدل کرتا تھا (مثلاً) جس جگہ آپ ﷺ اس کو سَمِیْعاً عَلِیْماً لکھواتے تو وہ بے ادب سَمِیْعاً بَصِیْرًا لکھ دیتا اور جہاں سَمِیْعاً بَصِیْرًا لکھواتے وہ وہاں سَمِیْعًا عَلِیْماً لکھ دیتا۔ اسی طرح یہ بے ادب سورۃ بقرہ اور سورۃ آلِ عمران لکھ چکا تھا اور اس وقت ان دوسورتوں کا قاری ہونا بہت بڑا قاری مانا جاتا تھا۔ یہ بے ادب اسی گھمنڈ میں نصرانی ہو گیا اور کہنے لگا کہ محمد ﷺ کو تو کچھ خبر نہیں وہ تو (معاذ اللہ) وہی سناتے ہیں جو میں لکھ دیتا ہوں۔ بہر حال اسی حرکت کی بنا پر خدمت قرآن پاک سے تو محروم ہوا کہ دنیا میں جس سے بڑی کوئی بدنصیبی نہیں۔ آگے قدرت کا انتقام دیکھئے کہ جب یہ بے ادب آدمی مر گیا تو زمین اسے قبول نہیں کرتی تھی جہاں بھی گڑھا کھود کر اُسے دفناتے رات کو زمین بھی اسے باہر پھینک دیتی جب بھی دفناتے ایسا ہی ہوتا آخر لوگوں نے تنگ آ کر اسے ایسے ہی چھوڑ دیا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے خود زمین پر پڑے ہوئے دیکھا ہے۔ (کتاب المصاحف) واقعی سچ ہے کہ

ہادی نہ ملے گا تمہیں قرآن سے بہتر
اور گمراہ نہ ملے گا تمہیں شیطان سے بدتر

قرآن پاک کی بے ادبی کرنے والے ایک ادب کرنے والی کا انعام دیکھیں

ہندوستان کے اندر ایک بات کا چرچہ عام سُنا اور کئی جگہ سُنا۔ لدھیانہ کے علاقہ مین ایک ہندو کی لڑکی فوت ہوگئی۔ ان کے یہاں رواج ہے میّت کو جلانے کا۔ لڑکی کو لکڑیوں پر رکھا، تیل چھڑکا، آگ لگائی۔ اللہ تعالیٰ کی شان لکڑیاں جلتی ہیں لیکن لڑکی کو آگ نہیں لگتی۔ پورے ہندو دھرم نے دو دن تک زور لگایا کوشش کی کہ کسی طرح جل جائے کسی طرح آگ لگ جائے لیکن نہیں لگتی بالآخر ایک ہندو پنڈت نے کہا کہ جس کمرے میں یہ لڑکی رہا کرتی تھی اس کمرے کی تلاشی لو جب اس کمرے کی تلاشی لی گئی تو وہاں کچھ نہ ملا۔ ایک بوڑھا ہندو کہنے لگا کہ اس کے

کمرے کی دیواروں کو دیکھو" کیونکہ اُس وقت کچّے کوٹھے عموماً تھے" کہ کوئی نئی جگہ لپی ہوئی تونہیں ہے! جب جا کر دیکھا تو ایک پورا طاق نیا لپا ہوا تھا۔ جب اس کو کھول کر دیکھا تو طاق میں اللہ عزوجل کا پاک قرآن رکھا ہے اور ایک مصلّٰی رکھا ہے۔ سبحان اللہ! ہندو کی بیٹی موت کے آنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب کی حفاظت کرگئی کہ کہیں میرے مرنے کے بعد کسی ہندو کا ناپاک ہاتھ نہ لگ جائے خیر قرآن مجید ملا مصلّٰی ملا۔ تصدیق ہوگئی اور پتہ چل گیا کہ یہ مسلمان ہوگئی تھی۔ ڈر کے مارے یا کسی اور وجہ سے اپنے آپ کو چھپائے رکھا۔ گھر والوں کو خاندان والوں کو بتایا نہیں کہ میں مسلمان ہو چکی ہوں بہر حال مسلمان ہو کر فوت ہوئی۔ ہندوؤں نے کہا کہ جلتی تو ویسی ہی نہیں پس مسلمانوں کو دو پھر اس لڑکی کی میّت کو مسلمانوں نے لے لیا غسل دیا کفن پہنایا اور جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا۔ واقعی سچ ہے کہ

دوستی جس کی بھی قرآن پاک سے ہو گئی
دنیا کی تو کیا دوزخ کی آنچ بھی اس پہ حرام ہوگئی

قرآن پاک کے بے ادب لوگوں کے لیے سوچنے کا مقام

مسلمانوں! اس لڑکی نے تو اپنے ایمان کو چھپائے رکھا لیکن جس اللہ رب العزت پر ایمان تھا وہ کیسے چھپنے دے۔ یاد رکھو! قرآن کریم کا ادب کرنے والی کو آگ نہیں جلاتی قرآن کریم کا احترام کرنے والوں کو آگ نہیں جلاتی۔ میرا ایمان ہے کہ دنیا کی آگ بھی نہیں جلاتی جہنم کی آگ بھی نہیں جلاتی۔ مسلمانو! سوچنے کا مقام ہے کہ ایک ہندو گھرانے کی لڑکی تو قرآن پاک کا ادب کرتی ہے لیکن افسوس ہے کہ ہم مسلمان ہو کر قرآن پاک کا ادب نہیں کرتے۔

افسوس اے قرآن تیرے چاہنے والے نہ رہے
جن ستاروں کا تو چاند تھا وہ ستارے نہ رہے

قرآن پاک کی بے ادب عورت سور بن گئی

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بھوپال کی ایک عورت کے اولاد نہیں ہوتی تھی تو اُس نے کسی سادھو یعنی جوگی سے رجوع کیا اور کہا کہ کوئی ایسی تدبیر بتلایئے کہ میرے اولاد ہو جائے۔ اس کمینے نے عورت کو بتایا کہ تجھے بچہ تب پیدا ہوگا جب تو نعوذ باللہ قرآن پاک کے اوپر بیٹھ کر غسل کرے گی۔ (اخباروں میں آیا تھا) اولاد کی نشے میں اندھی، یہ جتنے غلط کام عورتیں کرتی ہیں سب اولاد کے لیے، جادو، ٹوٹکے، ٹونے، ایمان کا بیڑا غرق، عقیدے کا بیڑا غرق، عزت تباہ، آبرو برباد، سب کچھ برباد ہو جائے بس اولاد چاہیے اور کونسی اولاد جو جوان ہو کر سب سے پہلے ماں کے سر پر جوتے مارتی ہے باپ کی ڈاڑھی نوچتی ہے۔ اپنی اسلامی بہنوں کی عزّت تارتار کرتی ہے۔ ہائے عقیدے کی ایمان کی قدر ہو تو یہ کام ہوں۔ مسلمانوں کیا تمہارے یہ اخبار ہندو سکھ عیسائی نہیں پڑھتے ہوں گے۔ ذرا سوچو تو سہی کہ وہ ہندو وہ چوڑے، چمار، عیسائی اور وہ سکھ کیا تمہارے اور میرے منہ پر نہیں تھوکتے ہوں گے کہ یہ ہیں وہ کالی کملی صلی اللہ علیہ وسلم والے کے اُمتی یہ ہیں وہ مسلمان، اور ہاں مجھے اور آپ کو پتہ نہیں چلتا خدا جانے یہ عورتیں اندر ہی اندر کیا کیا کھیل کھیلتی ہیں اور اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ بیٹھے ہیں ہمارے چاروں طرف نام کے مُلانے شرک کرانے والے، ایمان کا بیڑا غرق کرانے والے، عقیدے کا ستیا ناس کرانے والے، (اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے) خیر اولاد کے نشے میں چور اس ظالم عورت نے کیا کِیا کہ پانی کی بالٹی بھر کر غسل خانے میں رکھی اور جوتوں سمیت اللہ پاک کے مقدس قرآن پر چڑھ کر بیٹھی پس آیا خدائی عذاب۔ خدا کا غضب آیا، فرمایا جب میرا غضب آجائے پھر بچا کوئی نہیں سکتا محلے میں علاقے میں ایک چیخ سُنی چنگھاڑ سنی دھاڑ دھاڑ کی آواز

سُنی ۔محلہ اکٹھا ہو گیا جگ اکٹھا ہو گیا آ کر کیا دیکھا کہ بالٹی پانی کی رکھی ہے قرآن کریم رکھا ہے اور پاس خنزیر کھڑا ہے۔ اللہ پاک نے قرآن مقدس کی بے ادبی کرنے کی وجہ سے سور کی شکل بنا دی۔ مسلمانوں! میں تو اب بھی دعا کرتا ہوں چاہے تمہیں کڑوی لگے کہ یا اللہ! جو آج بھی قرآن پاک کی بے ادبی کرنے والے ہیں ان سب کی خنزیر کی شکل بنا دے تاکہ دوسروں کو پتہ تو چلے کہ اس کتاب مقدس کا کوئی وارث موجود ہے یہ کوئی بے وارثی کتاب نہیں ہے۔

(حوالہ تقریر حرمتِ قرآن خطیب ایشیا حضرت مولانا قاری محمد حنیف ملتانی رحمہ اللہ)

واقعی سچ ہے کہ

دنیا نے دین کو بُھلا رکھا ہے
غفلت کی نیند سُلا رکھا ہے
اِس دور میں خوش نصیب ہے وہ اکبر
جس نے قُران مجید کو سینے سے لگا رکھا ہے

قرآن پاک کو ٹھیک طریقہ سے نہ پڑھنا قرآن پاک کی بے ادبی ہے

سورۃ فاتحہ کے پہلے لفظ کو ہی ذرا غور سے دیکھئے کہ ہم **اَلْحَمْدُ** پڑھتے ہیں یا **اَلْھَمْدُ**؟ معنیٰ میں کتنا فرق ہے؟ **اَلْحَمْدُ** کا معنیٰ ہے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور **اَلْھَمْدُ** کا معنیٰ ہے تمام کمزوریاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اکثر لوگ جب بھی **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** کہتے ہیں تو دو آنکھوں والی ھا پڑھتے ہیں جو کہ غلط ہونے کے ساتھ ساتھ سخت قسم کی بے ادبی ہے۔

قرآن پاک کو صرف قرآن کہنا یہ قرآن پاک کی بے ادبی ہے اس پر ایک واقعہ

حضرت مولانا عبدالحق رشیدی ایک اپنی کتاب سچے موتی صفحہ ۲ انتساب میں لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے قرآن پاک کو بغیر کسی لقب کے صرف قرآن کہہ

دیا تو میرے والد صاحب نے مجھے ایک (زوردار) تھپڑ رسید کیا اور (ساتھ) فرمایا کہ قرآن پاک کو خالی قرآن کہتے ہو، قرآن مجید کہو۔ یا قرآن پاک کہو یا قرآن عظیم کہو قرآن پاک کو صرف خالی قرآن کہنا یہ قرآن پاک کی توہین و بے ادبی ہے۔

قرآن پاک کے بے ادب لوگوں کے لے ایک عاشق قرآن کا واقعہ

ایک نابینے آدمی کے گھر میں ایک مہمان آیا تو مہمان نے دیکھا کہ نابینے کے گھر میں قرآن مجید بھی رکھا ہوا ہے۔ وہ یہ دیکھ کر حیران ہوا کہ اور کوئی شخص بھی اس گھر میں نہیں ہے پھر یہ نابینا قرآن پاک کا کیا کرتا ہے خیر جب رات ہوئی تو مہمان نے دیکھا کہ یہ نابینا آدمی اٹھا اور تہجد کی نماز پڑھی اور پھر قرآن پاک کو کھول کر تلاوت شروع کر دی قرآن پاک کی تلاوت بھی کرتا جاتا ہے اور ورق بھی پلٹتا جاتا ہے۔ جیسے کوئی آنکھوں والا تلاوت کرتے وقت ورق پلٹتا ہے۔ صبح ہوئی تو نابینے میزبان نے اپنے مہمان کے آگے کھانا رکھا۔ مگر مہمان نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا اور کہنے لگا کہ جب تک یہ راز نہ بتاؤ گے کھانا نہ کھاؤں گا کہ ویسے تو تم نابینا ہو لیکن رات کو میں نے دیکھا ہے کہ تم قرآن پاک کو کھول کر اس کی تلاوت کر رہے تھے جیسے آنکھوں والے کرتے ہیں۔ نابینے آدمی نے بہت ٹالا مگر مہمان کا اصرار برابر رہا۔ آخر نابینے آدمی نے بتایا کہ مجھے تلاوت کلام پاک کا بے حد شوق تھا۔ میں نے رو رو کر دعا کرتے ہوئے باری تعالیٰ کے حضور میں عرض کیا کہ یا اللہ میری تین دعاؤں میں سے ایک دعا تو ضرور قبول فرمالو۔

1. یا مجھے آنکھیں دے دو۔
2. یا پھر مجھے قرآن پاک حفظ کرا دو۔
3. یا پھر مجھے موت دے دو۔

غیب سے آواز آئی کہ ایک اور صورت بھی ہے کہ جب تم تلاوت کرنے

کے لیے قرآن پاک کھولو گے تو اس وقت تمہاری آنکھیں بھی کھل جائیں گی اور جب تلاوت کر کے قرآن پاک بند کرو گے تو تمہاری آنکھیں بھی بند ہو جائیں گی۔ پس اس دن سے پھر ایسا ہی ہونے لگا جیسا کہ اب تم دیکھ رہے ہو۔ (مثنوی شریف) واقعی

وہ معزز تھے زمانے میں عامل قرآن ہو کر
ہم ذلیل و خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر

قرآن پاک کی بے قدری کرنے والوں کے لیے ایک قدردان کی کہانی

دار العلوم دیوبند کے فاضل اور مشہور مناظر حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ اپنے شیخ خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت سے واپس ہونے کا ارادہ کیا اور شیخ سے اجازت چاہی تو انہوں نے فرمایا: شاہ صاحب! گھر جا کر کیا کرو گے؟ یہاں جو آپ کو کھانا ملتا ہے اسے تیار کرنے سے پہلے میری دونوں بیٹیاں پندرہ پندرہ پارے پڑھ کر قرآن پاک ختم کرتی ہیں پھر کھانا تیار کرتی ہیں۔ یہ بات آپ کو اور کہاں میسر آئے گی۔ (سوانح امامِ پاکستان)

قرآن پاک کی بے ادبی کی مختلف صورتیں جن سے بچنا انتہائی ضروری ہے

1. بغیر وضو کے قرآن مجید کو چھونا
2. کتب تفاسیر یا عام کتابوں میں لکھی ہوئی قرآنی آیات پر بغیر وضو ہاتھ لگانا۔
3. نجس جگہ پر بیٹھے ہوئے زبانی یا ناظرہ قرآن مجید پڑھنا۔
4. جب قرآن پاک کی تلاوت کی آواز کانوں میں پڑ رہی ہو تو اس کو خاموشی سے نہ سننا۔

۵ قرآن مجید یاد کر کے بھول جانا۔
۶ قرآن مجید کے اوپر کوئی بھی کتاب رکھنا خواہ حدیث شریف یا فقہ کی کیوں نہ ہو۔
۷ قرآن مجید کے اوپر اپنی عینک، قلم، ٹوپی، موبائل وغیرہ رکھنا۔
۸ قرآن مجید کی طرف پاؤں پھیلانا۔
۹ قرآن مجید نیچے ہونا اور خود قریب ہی اونچی جگہ پر بیٹھنا۔
۱۰ قرآن مجید ایسی جگہ پر رکھنا کہ جہاں آنے جانے والوں کی پشت ہوتی ہو۔
۱۱ تلاوت کے دوران پاؤں کو ہاتھ لگانا یا ناک میں انگلی ڈالنا۔
۱۲ قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت حقہ یا سگریٹ یا منہ میں نسوار رکھے ہوئے تلاوت کرنا۔
۱۳ ناجائز کاروبار میں برکت کے لیے قرآن مجید پڑھنا یا پڑھوانا۔
۱۴ قرآنی حروف والی انگوٹھی پہن کر بیت الخلاء میں جانا۔
۱۵ اخبارات میں قرآنی آیات اشاعت کرنا اور پھر انہیں عام کاغذوں کی طرح زمین پر پھینک دینا۔
۱۶ اخبار ورسائل وغیرہ جن کے اوپر آیات قرآنی ہوں ان کو دستر خوان وغیرہ کے لیے استعمال کرنا۔
۱۷ قرآن مجید کے نقوش والے کیلنڈر یا کتبوں کی طرف پاؤں پھیلانا۔
۱۸ مونوں گرام یا گفٹ پیک کی اشیاء وغیرہ پر آیات قرآنی لکھنا کہ جس سے بے ادبی کا اندیشہ ہو۔
۱۹ قرآن مجید کی آیت کو مصوری اور خطاطی کے مختلف ڈیزائیوں میں اس

طرح لکھنا کہ پڑھنے والے نہ سمجھ سکیں اور غلط پڑھیں کہ یہ سخت بے ادبی ہے۔

۴۰ آیات قرآنی یا قرآن مجید کو حقیر سمجھتے ہوئے آگ میں ڈالنا۔

۴۱ لہولعب کی مجالس کی ابتداء تلاوت قرآن پاک سے کرنا۔

قرآن پاک کے بے ادب لوگوں کے لیے ایک نظم

قرآن پاک گھر میں ہے مگر ہم پڑھتے نہیں
ذرا بھی اللہ کا خوف ہم کرتے نہیں

زلزلوں کے جھٹکوں سے اٹھ جاتے ہیں فوراً
مگر سن کر اذان کبھی ہم اُٹھتے نہیں

ہمیں آتی ہے مصیبت تو پھر اللہ یاد آتا ہے
ورنہ تو کبھی سر سجدے میں ہم رکھتے نہیں

کانوں میں اذان کی بھلا کیسے آئے اب آواز
بند تو کبھی ٹی وی اور گانے ہم کرتے نہیں

صورت سے تو انسان نظر آتے ہیں
مگر سیرت سے تو مسلمان ہم لگتے نہیں

باب ⑩

آبِ زمزم سے استنجا کرنا آبِ زمزم کی بے ادبی ہے

آبِ زم زم سے استنجا کرنا اور اپنے کپڑے اور بدن سے نجاست حقیقی دور کرنا مکروہ ہے۔ (مظاہر حق جدید جلد ۲)

بعض علماء نے تو اس کو حرام تک کہا ہے۔

آبِ زمزم کی بے ادبی کرنے والوں کا انجام

ایک جگہ منقول ہے کہ بعض لوگوں نے آبِ زم زم پانی سے استنجا کیا (تو ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سزا ملی کہ) ان کو بواسیر ہو گئی۔

فَاعْتَبِرُوْا يَا أُولِي الْأَبْصَار۔

باب ⓫

رمضان المبارک کی بے ادبی کرنے والے کو ایک بد دعا دو سزائیں

داماد علی رضی اللہ عنہ مرادِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خلیفۂ دوم سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں ایک (ایسا بے ادب) شخص پکڑ کر لایا گیا کہ جس نے (اللہ تعالیٰ معاف فرمائے) رمضان شریف میں (بھی) شراب پی رکھی تھی اور (پھر ظلم یہ کہ) روزہ بھی نہیں رکھا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اس کو مخاطب ہو کر) ارشاد فرمایا:

① کہ تیرا ناس ہو۔ ہمارے تو بچّے بھی روزہ دار ہیں۔ یعنی تو اتنا بڑا ہو کر بھی روزہ نہیں رکھتا۔

② پھر اس کے بعد شراب پینے کی سزا میں اس کو اسّی (۸۰) کوڑے مارے۔

③ اور رمضان المبارک کی بے ادبی کرنے کی وجہ سے اسے مدینہ منورہ جیسے عظیم شہر سے نکل جانے کا حکم فرما کر ملک شام کو چلتا کر دیا۔

(بخاری، عن فضائل اعمال صفحہ ۱۶۰، از شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ)

واقعی سچ ہے کہ

اب کون سے موسم میں کوئی آس لگائے
رمضان المبارک میں بھی جن کو خُدا یاد نہ آئے

فرضی روزے نہ رکھنے والے بے ادبوں کے لیے عبرت کا مقام

سیدہ رُبَیِّع بنت مُعَوِّذ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) عاشورہ کے دن صبح کو انصار کی بستیوں میں اعلان کرا دیا (کہ آج عاشورہ کا دن ہے) جس نے آج روزہ نہ رکھا ہو وہ بھی باقی دن کچھ نہ کھائے اور جس نے روزہ

رکھا ہو وہ روزے سے رہے۔

① سیدہ رُبَیع رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم لوگ اس کے بعد ہمیشہ یہ روزہ رکھتے تھے۔

② اور بلکہ اپنے بچوں کو بھی یہ عاشورہ کا روزہ رکھواتے تھے۔

اور آپ فرماتی ہیں کہ جب وہ بچے بھوک کی وجہ سے رونے لگتے تو ہم روئی کے گالے یعنی روئی کے کھلونے بنا کر ان کو بہلایا کرتیں تھیں اور افطاری کے وقت تک اسی طرح ان کو کھیل میں لگائے رکھتیں تھیں۔

(بخاری شریف جلد ا صفحہ ۷۹۴ مترجم پ ۸ کتاب الصوم)

بعض احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ مائیں اپنے دودھ پیتے بچوں کو بھی افطاری سے پہلے تک دودھ نہیں پلاتی تھیں۔ (فضائل اعمال صفحہ ۱۶۰) سبحان اللہ واقعی سچ ہے کہ

یہی وہ مائیں تھیں کہ جن کی گود میں اسلام پلتا تھا
انہی گودوں میں انسان نُور کے سانچے میں ڈھلتا تھا

رمضان المبارک کے روزے نہ رکھنے والے بے ادب لوگوں کے لیے سوچنے کا مقام

برادران اسلام! ذرا یہ بھی سوچئے کہ اُس دور کی مائیں اپنے دودھ پیتے بچوں کو بھی روزہ رکھواتی تھیں اور آج ہم ماشاء اللہ بڑے ہٹے کٹے، عاقل بالغ ہو کر بھی روزہ نہیں رکھتے۔ پھر وہ مائیں نفلی روزہ تک رکھوا رہی ہیں اور ہم ہیں کہ اللہ معاف فرمائے فرضی روزے تک نہیں رکھتے۔ جب ہم خود ہی روزے نہیں رکھتے تو ہماری اولاد کیسے روزے رکھے گی، جب ہم نیک بنیں گے تو پھر ہماری اولاد نیک بنیں گی۔ جی ہاں! اسی لیے تو کسی کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے کہ

گھر کا گھر جنت بنے ماں باپ ہوں گر نیک باتوں کے دھنی
لڑکے لگیں غلمان اور دختر لگے ایسے جیسے ہو حور و پری

رمضان المبارک کی بے ادبی کرنے والے کی حضور ﷺ بھی شفاعت نہ کریں گے

قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا کہ فرشتے اس کو مار رہے ہوں گے وہ آدمی حضور ﷺ سے سہارا ڈھونڈے گا۔ آپ ﷺ فرمائیں گے کہ اس کا کیا گناہ ہے۔ فرشتے کہیں گے کہ اس نے رمضان المبارک کو پایا تھا لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کا نافرمان بنا رہا۔ نبی الرحمت ﷺ پھر بھی اس کی سفارش کرنا چاہیں گے۔ آپ ﷺ سے کہا جائے گا کہ اے محمد ﷺ! اس آدمی کے خلاف دعویدار تو رمضان المبارک کا مہینہ ہے۔ (جب آپ کو یہ بتایا جائے گا تو) آپ ﷺ فرمائیں گے کہ جس کے خلاف دعویدار رمضان شریف ہو، میں محمد ﷺ اس سے بَری ہوں۔ (نزہۃ المجالس جلد ا صفحہ ۳۲۵)

رمضان المبارک کی بے ادبی کرنے والے کی پٹائی کرنے پر بخشش کا انعام

ایک مجوسی نے اپنے بیٹے کو مسلمانوں کے سامنے رمضان المبارک میں سرِ عام کھاتے ہوئے دیکھا تو اُسے مارا اور کہنے لگا کہ تو نے رمضان المبارک میں حرمت مسلمین کو کیوں نہ باقی رکھا یعنی تو نے مسلمانوں کے مبارک مہینے کا احترام کیوں نہیں کیا، کہتے ہیں کہ پھر اُسی ہفتہ میں اس مجوسی کا انتقال ہو گیا۔ شہر کے کسی عالم ربانی نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ہے اس سے پوچھا کہ کیا تم تو مجوسی نہ تھے۔ اس نے کہا کہ کیوں نہیں میں مجوسی ہی تھا لیکن جب میری موت آ پہنچی تو خدا نے ماہ رمضان کے احترام کرنے کی وجہ سے مشرف باسلام کر دیا۔

(حوالہ بالا صفحہ ۳۲۶)

واقعی سچ ہے کہ

عدل کریں تاں تھر تھر کمبن اُچیاں شاناں والے
فضل کریں تاں بخشے جاون میں ورگے منہ کالے

رمضان المبارک کا ادب کرنے پر انعام اور بے ادبی کرنے والوں کے لیے سوچنے کا مقام

روایت میں آتا ہے کہ رمضان المبارک ایک اچھی اور خوبصورت شکل میں آکر اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرے گا۔ اس سے کہا جائے گا کہ اے رمضان! جس جس نے تیرا حق پہچانا ہو اُس کا ہاتھ پکڑ لے وہ اپنا ادب کرنے والے اور حق پہچانے والے کا ہاتھ پکڑ کر خدا کے سامنے کھڑا کر دے گا۔ رمضان شریف سے پوچھا جائے گا کہ اے رمضان تو کیا چاہتا ہے وہ عرض کرے گا اے میرے رب! میرا احترام کرنے والے کو تاج وقار پہنا دیجئے۔ چنانچہ اس کو تاج وقار پہنا دیا جائے گا اور جو کچھ اس سے زیادہ اس کی قدر افزائی اور جو انعام دیا جائے گا وہ خدا ہی جانتا ہے۔ (حوالہ بالا) واقعی سچ ہے کہ

بے زبانوں کو جب خدا زبان دیتا ہے
پڑھنے کو پھر وہ قرآن دیتا ہے
بخشنے پر آئے جب اُمّت کی خطائیں
تحفے میں پھر گناہ گاروں کو ماہِ رمضان دیتا ہے

رمضان شریف میں مُردوں کے لیے انعام

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ رمضان شریف کے مہینے میں مُردوں سے عذاب قبر اُٹھا لیا جاتا ہے۔ (شرح الصدور صفحہ ۱۸۱ از بیہقی باسناد ضعیف)

الوداع ماہ رمضان، سوچ ذرا اے بے ادب انسان!

ٹر چلیا اے ماہ رمضان روزے داراں دا
نالے ہونا ایں اُچّا شاں روزے داراں دا

کی دساں میں اس دیاں شاناں
روزے رکھے شیر جواناں
اے ماہ آیا وچہ قرآنِ روزے داراں دا

حشر نوں کوئی خوف نہ ہوسی
روزہ آ رب کول کھلوسی
جدوں آناں ایں وقت میزان روزے داراں دا

روزے تیری شفاعت کرنی
تیری او ڈوبی بیڑی ترنی
نالے جنت وچہ مکان روزے داراں دا

سُبحٰنَ اللہ سُبحٰن اللہ سُبحٰن اللہ
بخشش کرسی سوہنا اللہ
نئی ہوندا شان بیان روزے داراں دا

روزے دار ہیں اللہ دے پیارے
اے گل دسدے قرآن دے پارے
اے شان آیا وچہ قرآن روزے داراں دا

باب ۱۲

اذان اور مؤذن کی بے ادبی کرنے والوں کے لیے سوچنے کا مقام

صدیقہ بنت صدیق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ یہ آیت مبارکہ

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (پ ۲۴ آیت ۳۳)

ترجمہ: اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو اللہ کی طرف بُلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں فرماں برداروں میں ہوں۔

مؤذن کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا مقصود یہ ہے کہ مسلمانوں کو نماز کے لیے بُلائے اور نیک عمل سے مراد یہ ہے کہ اذان اور تکبیر کے درمیان کچھ نفل وسنّت پڑھے۔ فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجیے کہ جس سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی قوم کا مؤذن بن جا تا کہ تیری وجہ سے وہ اپنی نماز ادا کرنے کے لیے ٹھیک وقت پر (مسجد میں) جمع ہو جایا کریں۔ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر مجھ سے یہ نہ ہو سکے تو کیا کروں۔ ارشاد فرمایا کہ پھر اپنی قوم کا امام بن جا تا کہ تمہاری وجہ سے وہ اپنی نماز کو پابندئ جماعت سے ادا کریں۔ اس نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر یہ بھی نہ ہو سکے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ پھر پہلی صف میں شامل ہو کر نماز پڑھنا اپنے اوپر

لازم کرلو۔ (تنبیہ الغافلین صفحہ ۲۵۷)

حدیث شریف میں آتا ہے کہ پہلا شخص جسے قیامت کے دن جنت کا لباس پہنایا جائے گا وہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں پھر پیارے آقا حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر دوسرے رسل اور انبیاء علیہم السلام کو پھر ثواب کی غرض سے اذان کہنے والوں کو پہنایا جائے گا الخ۔ حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص سات سال تک اذان دیتا رہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کے ساتوں طبقوں سے آزاد کردے گا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں مؤذن ہوتا تو کسی جہاد میں شامل نہ ہونے کی کوئی پرواہ نہ کرتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک بات کے سوا کسی بات کا افسوس نہیں کہ میں اس تمنا ہی میں رہا کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے لیے مؤذن بننے کی درخواست کرلوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں مؤذن ہوتا تو فرض حج ادا کرلینے کے بعد کوئی حج یا عمرہ نہ کرنے کی مجھے کوئی پرواہ نہ ہوتی۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ثواب کی غرض سے اذان کہنے والے قیامت کے دِن اپنی قبروں سے اذان پڑھتے ہوئے ہی نکلیں گے اور مؤذن کے لیے ہر وہ شے گواہی دے گی جو اس کی آواز سُنے گی، پتھر ہو یا درخت یا ڈھیلا یا کوئی انسان یا کوئی خشک یا تر اور اللہ تعالیٰ اس کی آواز پہنچنے کی حد تک مغفرت فرما دیتے ہیں اور اس کے لیے اتنے لوگوں کی تعداد کے بقدر اجر لکھواتے ہیں جو اس کی اذان پر نماز پڑھتے ہیں اور وہ اذان اور اقامت کے درمیان جو کچھ مانگے اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں الخ۔ (حوالہ بالا صفحہ ۲۶۴)

مؤذن کے لیے ہر چیز مغفرت کی دعا کرتی ہے یہاں تک دریا کی مچھلیاں بھی، اس کے لیے استغفار کرتی ہیں اور مؤذن جب اذان دیتا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ فرشتے بھی وہی کلمات کہتے جاتے ہیں پھر جب اذان سے فارغ ہوتا ہے تو

قیامت تک اس کے لیے فرشتے دُعائے مغفرت کرتے ہیں۔ (تذکرۃ الواعظین صفحہ ۵۲)

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص مؤذن کے ساتھ ساتھ اذان کے کلمات کہتا جائے گا تو اس کو بھی ایسا ہی اجر ملے گا جیسا کہ مؤذن کو۔ (تنبیہ الغافلین صفحہ ۳۶۴)

اذان کی بے ادبی کرنے والا اپنے اہل وعیال اور مکان سمیت جل گیا

مدینہ منورہ میں ایک نصرانی تھا جب وہ اذان میں **اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ الله** سنتا تو وہ (بے ادب) کہتا، **قد حرق الکاذب**۔ یعنی جھوٹا جل گیا یا جل جائے، اس کی نیت تو ان الفاظ سے جو کچھ ہو مگر یہ بات بالکل اس کے حسب حال تھی کیونکہ وہ خبیث خود جھوٹا تھا اور اسلام کا عروج اور شیوع دیکھ کر آتش حسد میں جلا جاتا تھا۔ اتفاقاً ایک رات کو کوئی لڑکی آگ لے کر اس کے گھر میں آئی وہ نصرانی اور اس کے گھر والے سو رہے تھے۔ زرا سی چنگاری نا دانستہ اس لڑکی کے ہاتھ سے گر گئی جس سے اس (بے ادب) کا سارا گھر مع سونے والوں کے جل گیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے دکھلا دیا کہ جھوٹے لوگ دوزخ کی آگ سے پہلے ہی دنیا کی آگ میں کس طرح جل جاتے ہیں۔ (تفسیر عثمانی صفحہ ۱۵۶)

آخرت کی فکر کرنی ہے ضرور
ورنہ جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور

مُؤذِّن کی بے ادبی کرنے والے کا انجام

حضرت ثابت بن احمد ابو القاسم بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک مؤذن کو دیکھا کہ وہ مدینہ پاک میں مسجد نبوی ﷺ میں صبح کی اذان دے رہا ہے۔ اذان میں مؤذن نے جب کہا: **اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ** تو ایک آدمی نے آکر اس مؤذن کے تھپڑ مار دیا وہ مؤذِّن رویا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ آپ کی موجودگی میں میرے ساتھ یہ ہو رہا ہے (بس مؤذن کا یہ کہنا تھا کہ) اس (بے ادب)

آدمی پر فالج گر گیا۔ لوگ اٹھا کر اس کو گھر لے گئے اور پھر تین دن بعد اسی مرض میں سسکتا ہوا مر گیا۔ (وفا،عن فضائل حج صفحہ ۱۷۲، از شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ)

کٹا ہوا سر اذان کی بے ادبی کا انجام

اسلام آباد، مارگلہ ٹاور کے ملبہ سے ایک شخص کا کٹا ہوا سر ملا لیکن دھڑ نہ مل سکا۔ اِس کے بعض شناساؤں نے بتایا کہ یہ بے ادب و بے نصیب شخص جب اذان شروع ہوتی تو گانوں کی آواز مزید اونچی کر لیتا تھا۔ اِس کو کئی دفعہ سمجھایا گیا لیکن یہ بے ادب باز نہیں آتا تھا۔ (ماہنامہ التذکیہ) واقعی سچ ہے کہ

موت نے کر دیا لاچار وگرنہ انسان
ہے وہ خود بیں کہ خدا کا بھی قائل نہ ہو

اذان کا ادب کرنے والی کو انعام

ایک جاہل عورت مرتے وقت کچھ بول رہی تھی گھر والوں نے غور کیا تو محسوس ہوا کہ عربی زبان میں کوئی بات کر رہی ہے۔ اس کے گھر والے ایک مولوی صاحب کو بلا کر لائے انہوں نے جب غور سے سنا تو وہ عورت عربی میں کہہ رہی تھی کہ اِنَّ هٰذَیْنِ رَجُلَیْنِ یَقُوْلَانِ اُدْخُلِی الْجَنَّةِ۔ یہ دو آدمی مجھے کہہ رہے ہیں کہ جنت میں داخل ہو جا۔ مولوی صاحب نے یہ سنا تو بڑے حیران (بھی) ہوئے (اور بڑے خوش بھی کہ الحمدللہ اچھی موت ہے) انہوں نے گھر والوں سے پوچھا کہ اس کا (زندگی) میں خاص عمل کیا تھا؟ سب گھر والوں نے بتایا کہ وہ بالکل جاہل اور اَن پڑھ تھی مگر ایک بات ہے کہ وہ جب اذان سنتی تو اذان کے احترام میں سب کام چھوڑ دیتی تھی اور بڑے ادب سے اذان سنتی تھی۔ سبحان اللہ۔ (موت کی تیاری صفحہ ۱۲۳)

فکر دنیا کر کے دیکھا فکرِ آخرت کر کے دیکھ
سب کو اپنا کر کے دیکھا اس کو اپنا کر کے دیکھ

اذان کی بے ادبی کرنے والوں کے لیے اذان کے احترام میں ایک بے ادب کا واقعہ

ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بڑا عجیب واقعہ لکھا ہے کہ سلمہ بن عباد نامی ایک شخص فوت ہو گیا۔ ہم اس کے والد کے پاس تعزیت کی غرض سے گئے۔ اس کے باپ کو بہت زیادہ غم زدہ پایا۔ ساتھیوں نے ابوسلمہ سے کہا کہ آپ سے اس قدر بے صبری مناسب نہیں ہے۔ ابوسلمہ نے جواب دیا کہ میں اس کی جدائی میں نہیں رو رہا بلکہ اس کے بُرے اعمال کو (یاد کر کے) رو رہا ہوں کہ جس قدر بدعملی کے ساتھ اس نے زندگی گزاری اس پر مجھے بار بار رونا آ رہا ہے۔ کاش! کہ وہ اس سے بہتر حالت پر مرتا۔ المختصر جب سلمہ کو قبر میں اتارا گیا تو اس کے باپ نے یہ کہا کہ اے میرے بیٹے تو اب ارحم الراحمین کی طرف چلا گیا یعنی تجھے ہم نے ارحم الراحمین کے سپرد کر دیا۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ اگلے دن ہم اس کی دلجوئی کے لیے اس کے پاس پہنچے تو ایک شخص یہ کہہ رہا تھا کہ رات کو سلمہ مجھے خواب میں ملا تھا تو میں نے اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو گئی۔ میں نے پوچھا وہ کیسے؟ سلمہ نے کہا کہ ایک دن میں مسجد کے پاس سے گزرا مسجد میں کھڑے ہو کر مؤذن اذان دے رہا تھا جب وہ اس کلمہ پر پہنچا: اَشْهَدُ اَلَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللهِ۔ تو میں نے بھی اس کے ساتھ مل کر یہ کلمات پڑھے تو اس معمولی سے عمل کی وجہ سے اللہ پاک نے میری بخشش فرما دی۔ واقعی سچ ہے۔

عدل کریں تاں تھر تھر کنبن اُچیاں شاناں والے
فضل کریں تاں بخشے جاون میں ورگے منہ کالے

باب ۱۳

ایک بے ادب کی عبرتناک کہانی

حجاج بن یوسف نے جو ظلم کیا اس کی ادنیٰ سی تصویر یہ ہے کہ اس بے ادب نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کرایا۔ حرم مکہ میں کشت وخون کیا خانہ کعبہ میں منجنیق سے گولہ باری کی جس کی وجہ سے بیت اللہ شریف کے پردے جل گئے اور پھر سب سے اخیر میں جس بزرگ کو اس نے شہید کیا وہ جلیل القدر تابعی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ بعض حضرات نے حجاج کے ظلم کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ جب یہ پیدا ہوا تو دودھ پینا تو درکنار اِس نے ماں کے پستان کو منہ تک نہیں لگایا، گھر والے پریشان ہوئے تو ان کے پاس ابلیس مردود نے حارث بن کلدہ طبیب عرب کی شکل میں آ کر کہا کہ اس کو کالا بکرا ذبح کر کے اس کا خون چٹادو اور چہرہ پر بھی مَل دو۔ گھر والوں نے ایسا ہی کیا تب حجاج نے ماں کے پستان کو منہ لگایا۔ (نفحۃ العرب صفحہ ۱۰۶)

اللہ تعالیٰ نے اس بے ادب کو عجیب وغریب سزائیں دیں

حجاج کا انجام کیا ہوا کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ تابعی کو انتہائی بے دردی کے ساتھ حجاج نے جب شہید کیا تو اس کے بعد ایک خاص قسم کے جنون میں مبتلا ہو گیا۔ سوتا تھا تو خواب میں بھی سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ ہی نظر آتے اور اسے کہتے کہ کس جرم میں تو نے مجھے قتل کیا اور آنکھ کھلتی تو اس وقت بھی حجاج کا بیان تھا کہ سعید رحمۃ اللہ علیہ کو سامنے کھڑا ہوا پاتا ہوں۔ اسی زمانے میں حجاج کے

پیٹ میں سرطانی پھوڑا نکلا، جس کی جسامت روز بروز بڑھتی ہی جاتی تھی۔ کہتے ہیں کہ اسی اندرونی اور گھلونی گھاؤ کی وجہ سے ایک اور بیماری اس پر مسلط ہوگئی جسے زمہریرہ کہتے ہیں یعنی ایسی سخت سردی اس کو معلوم ہوتی اور لگتی کہ انگیٹھی کو بدن کے قریب کرتے کرتے یہاں تک متصل کردی جاتی کہ اس کی کھال جلنے لگتی لیکن اس کی سردی ختم نہ ہوتی تھی۔ طبیبوں نے جب تجویز کیا کہ اس کے پیٹ میں پھوڑا ہے تو جانچنے کے لیے روٹی کے ٹکڑے کو تاگے میں باندھ کر حجاج کو نگلوایا۔ جب اندر چلا گیا تو جھٹکا دے کر ٹکڑا باہر کھینچا تو وہ کیڑوں سے بھرا ہوا تھا۔ آخر مرض ناقابل علاج قرار پایا۔ خواجہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو اس نے بلایا اور رونے لگا اور گڑگڑا کر التجا کرنے لگا کہ میرے لیے دعا کیجئے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حجاج دیکھ میں نے تجھ کو ہمیشہ نصیحت کی کہ اللہ والوں پر ظلم کرنے سے دور رہنا۔ حضرت سعید رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تو نے جو کچھ کیا یہ اُسی کا نتیجہ ہے۔ حجاج نے کہا کہ اب صحت کی دعا نہ کیجئے تاکہ میری مشکل آسان ہو۔ حجاج مر گیا، خواب میں مرنے کے بعد کسی نے دیکھا کہنے لگا کہ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کے بدلہ میں مجھے مسلسل قتل کیا جا رہا ہے قتل ہوتا ہوں پھر جلایا جاتا ہوں پھر قتل ہوتا ہوں پھر جلایا جاتا ہوں۔ (ابن عساکر الیافعی)

باب ۱۴

ایسے بےادب شخص کی اقتدا میں نماز جائز نہیں جو روزی دینے والے کو بھی نہیں جانتا، حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکات ہم میں ایسے ہے جیسے حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں میں۔

(تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۹۴)

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ فرماتی ہیں کہ اگر میں اپنے منہ میں مشتبہ لقمہ بھی ڈالتی تو آپ پیٹ میں تڑپنے لگتے اور جب تک میں اس لقمے کو نکال نہ ڈالتی آرام نہ کرتے تھے۔ نقل ہے کہ جب آپ مسجد کی طرف جاتے تو راستہ میں کبھی نہ تھوکتے ایک دفعہ آپ نے ایک امام کے پیچھے نماز ادا کی نماز کے بعد امام نے پوچھا کہ آپ نہ تو کوئی کام کرتے ہیں نہ کسی سے کچھ لیتے ہیں پھر آپ کھاتے کہاں سے ہیں، فرمایا پہلے مجھ کو دوبارہ نماز کی قضا ادا کر لینے دو ایسے شخص کی اقتدا میں نماز جائز نہیں جو (بےادب) روزی دینے والے کو بھی نہیں جانتا۔ (حوالہ بالا صفحہ ۱۰۶)

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی بےادبی کرنے والے کا پاؤں مرتے وقت سیاہ ہو گیا اور پھر یہی سزا ہمیشہ کے لیے اس کی اولاد میں بھی پائی گئی

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ لیٹے ہوئے تھے کہ ایک منچلہ آیا اس بے ادب نے حضرت کے پاؤں مبارک پر اپنا پاؤں رکھا اور آگے گزر گیا کسی خادم نے کہا ارے یہ تو نے کیا کیا وہ بولا کہ کیا ہوا۔ خادم نے کہا کہ یہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ اس نے کہا حضرت بسطامی ہیں تو پھر کیا ہوا، لکھا ہے کہ جب اس

بے ادب کا آخری وقت آیا تو اس کا وہی پاؤں سیاہ ہو گیا اور اسی حالت میں مر گیا اور پھر اسی پر بس نہیں بلکہ اس کی اولاد میں سے جس کسی کا بھی آخری وقت آتا تو اس کا پاؤں بھی سیاہ ہو جاتا۔ (ادب کی اہمیت)

اللہ کے ولیوں سے مُنہ پھیرنے والے کا چہرہ قبر میں قبلہ کی طرف سے پھیر دیا گیا

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی تھا جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کے ولیوں کے متعلق بغض تھا جب کبھی کوئی اللہ کا ولی سامنے آتا تو وہ منہ پھیر کر گزر جاتا۔ جب وہ مر گیا تو لوگوں نے جب اسے قبر میں اتارا اور اس کا منہ قبلہ کی طرف کیا تو فوراً اس کا منہ قبلہ سے پھر گیا اور پھر بار ہا ایسا ہی ہوا۔ لوگ بڑے حیران ہوئے۔ پھر اچانک ہاتف غیبی سے آواز آئی کہ اے بندو! کیوں تکلیف اٹھاتے ہو اسے یونہی رہنے دو کیونکہ یہ وہ (بے ادب) بندہ ہے کہ جو دنیا میں میرے ولیوں سے منہ پھیر لیا کرتا تھا اور جو شخص میرے ولیوں سے منہ پھیر لے اس سے میری رحمت بھی منہ پھیر لیتی ہے اور ایسا شخص راندہ درگاہ ہو جاتا ہے۔

(دلیل العارفین)

جو شخص ولیوں کی شان میں بے ادبی کرے ڈر ہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر نہ ہو گا

حضرت شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص ولیوں کی شان میں بے ادبی کرے **يُخْشٰى عَلَيْهِ سُوْءُ الْخَاتِمَة**۔ ڈر ہے کہ اس کا خاتمہ بُرا ہو گا۔

علما کو گالیاں دینے والے نوجوانوں کی قبریں عذاب کا گڑھا بن گئیں

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے بیان میں فرماتے ہیں کہ سنو! اور

ہوش کرو مجھے اللہ نے باطن کی آنکھیں دی ہیں اور مجھے علم ہے کہ جو نوجوان علماء کرام کو گالیاں دیتے مر گئے ان کی قبریں دوزخ کا گڑھا بنی ہوئی ہیں اگر تمہیں یقین نہیں آتا تو آؤ میرے ساتھ آ کر بیٹھ جاؤ (میں تمہیں دِکھا بھی دوں گا اور دیکھنے کا یہ فن بھی سکھا دوں گا) میں نے یہ فن چالیس سال میں سیکھا ہے تم کو چار سال میں سکھا دوں گا۔ (حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے حیرت انگیز واقعات صفحہ ۲۴۱)

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی بے ادبی کرنے والا کیسے مرا

حکیم آزاد شیرازی مدیر تذکرہ لاہور حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی بے ادبی و گستاخی کرنے والے شخص کا عبرتناک واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میرا ایک غیر مقلد دوست تھا جو کسی زمانے میں مولانا ابو الکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کا شیدائی، جمعیت علماء ہند کا فدائی اور مجلس احرار کا سپاہی تھا لیکن قیام پاکستان سے چند سال پہلے مودودی صاحب سے متأثر ہو کر جماعت اسلامی کا نہایت پُر جوش اور مخلص رفیق بن گیا (جس کی نحوست اس پر یہ پڑی کہ) وہ اکثر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں گستاخیاں کیا کرتا تھا میں اُسے دبے الفاظ میں روکا کرتا تھا۔ (لیکن وہ بے ادب باز نہیں آتا تھا) حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر جب حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کی مٹی سے خوشبو آنے کی خبریں پھیلیں تو اس نے اس کا بھی مذاق اڑایا اور یہ مذاق اپنے ہر ملنے والے سے کرنے لگا۔ اب میں کسی اور کیفیت سے دوچار تھا اس لیے میں اسے بہت سمجھایا کرتا تھا کہ تم دوسروں کے اعمال پر تنقید کرنے کی بجائے اپنی آخرت و عاقبت کی فکر کیا کرو لیکن وہ اس بے ادبی سے باز نہ آیا۔ اس کا انجام پھر یہ ہوا کہ ایک دن وہ خودکشی کر کے مر گیا۔ (حوالہ بالا صفحہ ۱۶۱) ہائے

ہزاروں خضر علیہ السلام پیدا کر چکی ہے نسل آدم علیہ السلام کی
اب بھی بھٹک رہا ہے یہ انسان بچارہ

باب ۵۱

رحمت عالم ﷺ نے کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے تھوکنے والے بے ادب کے پیچھے نماز پڑھنے سے روک دیا

حدیث شریف میں آتا ہے حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے نماز پڑھائی اور اس نے قبلہ رو تھوک دیا حالانکہ ہادی عالم ﷺ دیکھ رہے تھے۔ جب نماز ختم ہوئی تو پیارے آقا ﷺ نے نمازیوں کو بلایا اور فرمایا کہ آئندہ اس امام کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ پھر جب وہ دوسری نماز کے لیے آگے بڑھا تو نمازیوں نے اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے انکار کر دیا۔ اس کے پوچھنے پر نمازیوں نے بتایا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے، وہ دربار رسالت میں حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ آپ نے منع فرمایا۔ تو شاہِ کونین ﷺ نے فرمایا: ہاں! میں نے منع کیا اور فرمایا:

قَدْ آذیت اللہ ورسولہ۔

ترجمہ: (یعنی تو نے قبلہ رو تھوک کر) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو تکلیف دی۔ (ابوداود، تفسیر انوار البیان جلد ۵ صفحہ ۱۹۵)

جو کعبہ کے کعبہ حبیبِ خدا کا ادب نہ کرے اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں

پیارے بہن بھائیو! سوچنے کا مقام ہے کہ جو شخص جہت قبلہ کا ادب نہ کرے اس کے پیچھے تو نماز پڑھنے سے منع کیا جائے اور جو شخص کعبہ کے کعبہ حبیب خدا ﷺ کا ادب نہ کرے اس کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہونا چاہیے۔

آج کل کا ہر زبان دراز کہہ دیتا ہے کہ ہر ایک کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے سب قرآن ہی پڑھتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جس کے پیچھے نماز پڑھنے سے پیارے آقا ﷺ نے منع فرمایا تو کیا وہ کوئی گرنتھ پڑھ رہا تھا، قرآن پاک نہیں پڑھتا تھا۔ ہاں ہاں وہ نماز میں قرآن پاک ہی پڑھتا تھا مگر اُس کی معمولی سی بے ادبی کی وجہ سے شاہِ کونین ﷺ نے نماز پڑھنے سے منع کر دیا۔ نیز یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(قال الالبانی حدیث حسن سنن ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۱۴۱)

جو کعبہ شریف کا بے ادب ہو امامت کے لائق نہیں تو جو آقا ﷺ کا بے ادب ہے وہ امامت کے لائق کیسے ہو سکتا ہے

اسی حدیث پاک کی شرح میں فرمایا کہ جب کعبہ شریف کا بے ادب امامت کے لائق نہیں تو حضور رحمت اللعالمین ﷺ کا بے ادب اور آپ کی شان مبارک میں بکواس کرنے والا امامت کے لائق کیسے ہو سکتا ہے۔ (صفحہ ۴۰۹ جلد ۱)

اس واقعہ سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو حضور ﷺ کی حیات کے منکر مماتیوں اور پیارے آقا ﷺ کی مبارک احادیث کو ضعیف کہہ کر ٹھکرانے والے غیر مقلد بے ادبوں کو اپنا امام بنا لیتے ہیں۔ اگر آپ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو ایسے بے ادبوں کے پیچھے نماز بھی مت پڑھیں اور اپنا عقیدہ بھی یہ رکھیں کہ

دور سے پڑھیں درود تو پہنچایا جاتا ہے
پڑھیں نبی ﷺ کے روضے پہ تو سنایا جاتا ہے
سنو مماتیو عقیدہ اہل سنت و الجماعت دیوبند کا
زندہ ہے نبی ﷺ تو زندہ ہی بتایا جاتا ہے
جو پڑھ لے مماتیوں غیر مقلدوں کے پیچھے نماز یارو!
اس نماز کو پھر دوبارہ لوٹایا جاتا ہے

بھاگ جاتے ہیں مماتی اور غیر مقلد وہاں سے شیطاں کی طرح
جہاں بھی مناظرے کے لیے علماء دیو بند کو بلایا جاتا ہے

پیشاب و پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ کرنا سخت بے ادبی ہے

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب تم بیت الخلاء آؤ تو پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف نہ رُخ کرو نہ پیٹھ کرو الخ۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ملک شام میں آئے تو ہم نے بیت الخلاء قبلہ رُخ بنے ہوئے پائے ہم تو رخ تبدیل کر لیتے تھے اور اللہ سے استغفار کر لیتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

بیت اللہ شریف کی بے ادبی سے بچنے پر ایک نیکی اور ایک گناہ معاف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بیت الخلاء میں نہ قبلہ کی طرف منہ کیا نہ پیٹھ کی تو اس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک گناہ مٹا دیا جائے گا۔ (مجمع الزوائد جلد ۱ صفحہ ۲۰۶)

قضائے حاجت کے وقت بیت اللہ شریف کی طرف رُخ کرنا اور پشت کرنا حرام ہے

حضرت ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ شریف کے خواص میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ قضائے حاجت کے وقت بیت اللہ شریف کی طرف رُخ کرنا اور پشت کرنا حرام ہے صحیح ترین مذہب بھی یہی ہے کہ آبادی ہو یا صحراء ہر حال میں

بول و براز کے وقت قبلہ رو ہونا اور اس کی طرف پشت کرنا خواہ فضاء میں ہو، عمارت میں ہو ہر جگہ حرام ہے۔ (زاد المعاد فی ہدی خیر العباد جلد ا صفحہ ۸)

بیت اللہ شریف کی طرف قضائے حاجت کے وقت رُخ کرنا بے ادبی ہے اِلّا یہ کہ

برادرانِ اسلام! احادیث مبارکہ سے ثابت ہو رہا ہے کہ پیشاب پاخانہ کرتے وقت بغیر کسی عذر کے قبلہ رو ہونا اور پشت کرنا مطلقاً ناجائز ہے آبادی میں ہو یا صحراء میں فضاء میں ہو یا عمارت میں پیارے آقا ﷺ نے اس سے سختی سے منع فرمایا ہے اور قبلہ شریف کے احترام و اکرام کرنے کا حکم دیا ہے جس کی صورت یہی ہے کہ بول و براز کے وقت اُس کی طرف نہ رُخ کیا جائے اور نہ پشت اور بلکہ آپ ﷺ نے اس شخص کے لیے جو بول و براز کے وقت نہ قبلہ رو ہوتا ہے اور نہ پشت کرتا ہے نیکیوں کی بشارت اور گناہوں کے مٹنے کی خوشخبری سنائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بول و براز کے وقت قبلہ رو ہونے اور اس کی طرف پشت کرنے سے بچتے تھے اور اگر کہیں بیت الخلاء قبلہ رو بنے ہوئے بھی ہوتے تو اپنا رُخ بدل کر بیٹھتے تھے جیسا کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت سے واضح ہے اور امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق صحیح ترین مذہب بھی یہی ہے کہ آبادی ہو یا صحراء، فضاء ہو یا عمارت ہر حال میں بول و براز کے وقت قبلہ رو ہونا اور اس کی طرف پشت کرنا منع اور حرام ہے اِلّا یہ کہ کسی عذر کی وجہ سے کیا جائے تو وہ دوسری بات ہے۔

بے ادب لوگوں کی باتوں اور کتابوں سے بچو اور بچاؤ

برادرانِ اسلام! ذرا سوچیں کہ مذکورہ ان صحیح، صریح، مرفوع احادیث کے

خلاف بے ادب غیر مقلدین کا کہنا یہ ہے کہ پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ رو ہونا یا پشت کرنا بالکل جائز ہے ناجائز ہونا تو دور کی بات ہے مکروہ بھی نہیں ہے بلکہ مسنون ہے۔ چنانچہ غیر مقلد محمد یونس قریشی صاحب لکھتے ہیں مگر گھر میں یا کسی چیز کی آڑ میں جائز ہے۔ (حوالہ دستور المتقی صفحہ ۴۵)

اور نواب وحید الزماں لکھتے ہیں کہ استنجا کرتے وقت قبلہ رو ہونا اور قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا مکروہ نہیں۔ (حوالہ نزل الابرار جلد ا صفحہ ۵۴)

مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں غیر مقلدوں کے حوالہ سے کہ غیر مقلدوں کے ہاں تو دوسرے مذاہب کی مخالفت کرنا ہی بڑا جہاد ہے چنانچہ کراچی میں انہوں نے اپنی (ایک) مسجد کے استنجا خانے گرا کر از سرِ نو قبلہ رخ تعمیر کرائے وجہ پوچھنے پر ارشاد ہوا کہ (نعوذ باللہ) یہ سنت چودہ سو سال سے مردہ تھی ہم نے اس کو زندہ کیا ہے۔ (احسن الفتاویٰ جلد ۳ صفحہ ۱۰۹)

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے خلاف کسی عمل کو سنّت کہنا سخت بے ادبی ہے

برادرانِ اسلام! ملاحظہ فرمایئے۔ اللہ کے نبی ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم تو فرما رہے ہیں کہ پیشاب پاخانہ کرتے وقت ہرگز قبلہ رو نہ ہونا پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے فرمان کے مطابق عمل بھی کر رہے ہیں حتیٰ کہ استنجا خانے قبلہ رُخ بنے ہوئے ہوتے ہیں (غیر مذہبی لوگوں کے) تو صحابہ رضی اللہ عنہم خود رُخ بدل لیتے لیکن وائے نادانی غیر مقلدین یہ کہتے ہیں کہ نہیں صاحب منع کرنے کی کوئی ضرورت نہیں پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ رو ہونا اس کی طرف پیٹھ کرنا بالکل جائز ہے اور صرف جائز ہی نہیں بلکہ مکروہ بھی نہیں اور اس سے بڑھ کر یہ کہ مسنون ہے۔ حتیٰ کہ قبلہ رو ہو کر پیشاب کرنے کے لیے دوسرے رخ پر بنے ہوئے استنجا خانے گرا کر پھر قبلہ رخ بنوائے اور اسے مردہ سنت کو زندہ کرنا سمجھتے ہیں۔ **اَسْتَغْفِرُ اللہ سو بار استغفر اللہ۔**

قارئین کرام! دل پر ہاتھ رکھ کر اور کلیجہ کو تھام کر ذرا انصاف سے بتلایئے کہ کیا اللہ کے نبی ﷺ کے فرمان کے خلاف کوئی عمل سنت ہو سکتا ہے، اور کیا نبی ﷺ کے فرمان کے خلاف کسی عمل کو سنت قرار دینا یہ پیارے آقا ﷺ کی شان اقدس میں بے ادبی اور گستاخی نہیں ہے؟

بے ادب لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں

پھر سوچنے کی دوسری بات یہ ہے کہ پیارے آقا ﷺ نے تو اُس آدمی کے پیچھے نماز پڑھنے سے روک دیا تھا جس بے ادب نے قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے تھوکا تھا۔ تو جو بے ادب لوگ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے (نعوذ باللہ) پیشاب پاخانہ کرتے ہیں اور پھر ظلم پر ظلم یہ کہ اس گناہ و بے ادبی کو گناہ سمجھنا تو درکنار مکروہ بھی نہیں سمجھتے الٹا جائز بلکہ مُردہ سُنت کو زندہ کرنا سمجھتے ہیں، ایسے بے ادب غیر مقلدوں کے پیچھے نماز پڑھنا کہاں جائز ہوگا۔ قربان جائیں ہمارے بزرگان دین کے کہ جو صحیح معنوں میں سچے اور سچے عاشقِ رسول ﷺ تھے کہ انہوں نے ایسے بے ادب لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا تو درکنار ایسے بے ادبوں کی ملاقات کو بھی پسند نہیں فرمایا کہ جو بے ادب کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے پیشاب پاخانہ نہیں بلکہ جو کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے تھوکے یعنی جس شخص کو کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے تھوکتے بھی دیکھ لیا اس کی ملاقات کرنا بھی پسند نہیں فرمائی جیسا کہ اس فرمان اور واقعہ سے پتہ چلتا ہے۔

کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے تھوکنے والا بے ادب اس قابل نہیں کہ اس کو ولی مانا جائے یا اس سے ملاقات بھی کی جائے

حضرت ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ اگر تم کسی شخص کی کھلی کھلی

کرامات دیکھو یہاں تک وہ ہوا میں اُڑنے لگے تو بھی اس سے ہرگز دھوکہ نہ کھاؤ اور اس کی بزرگی اور اس کی ولایت کے اس وقت تک معتقد نہ بنو جب تک کہ یہ نہ دیکھ لو کہ امر و نہی اور جائز و ناجائز اور حفاظت حدود اور آدابِ شریعت کے معاملے میں اس کا کیا حال ہے؟

ایک مرتبہ ایک بزرگ ان کے وطن میں تشریف لائے شہر میں ان کی ولایت اور بزرگی کا بڑا چرچا ہوا حضرت ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے بھی اس عابد کی تعریف کی گئی فرماتے ہیں کہ میں نے ان کی زیارت کا قصد کیا اور اپنے ایک رفیق سے کہا کہ چلو ان بزرگ کی زیارت کر آئیں۔ جب میں اپنے رفیق کے ساتھ ان کی زیارت کے لیے ان کے مکان پر پہنچا تو یہ بزرگ گھر سے نماز کے لیے نکلے تو جانب قبلہ تھوک دیا جب مین نے ان کو قبلہ شریف کی جانب تھوکتے ہوئے دیکھا تو میں اس کی ملاقات کیے بغیر ہی واپس لوٹ آیا اور ان کو سلام بھی نہ کیا اس لیے کہ جو شریعت مطہرہ کے آداب میں سے ایک ادب کی حفاظت نہ کر سکتا ہو تو وہ باقی اسرار (یعنی شریعت مطہرہ کی چھپی ہوئی چیزوں اور باتوں) کی حفاظت کیسے کرے گا۔ (کتاب الاعتصام از امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ، رسالہ قشیریہ صفحہ ۱۵)

تارک سنّت بے ادب کو درجہ ولایت حاصل ہو ہی نہیں سکتا

واقعی سچ ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب میں سے ایک عام ادب پر عمل نہ کر سکے اس سے کیا توقع رکھی جائے کہ یہ کوئی ولی اللہ ہو۔ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کو نقل فرمانے کے بعد لکھتے ہیں کہ یہ ارشاد ایک اصل عظیم ہے جس سے معلوم ہوا کہ تارک سنت کو درجہ ولایت حاصل ہو ہی نہیں سکتا۔ بہر حال صفدرؔ

ہمارا کام ہے مسئلہ بتانا
خدا کا کام ہے راہ پر چلانا

قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے تھوکنے والے بے ادب لوگوں کا قیامت کے دن بُرا حشر

نبی الرحمت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے قبلہ شریف کی طرف (منہ کر کے) تھوکا ہوگا تو قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں ہوگا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے قبلہ شریف میں تھوکا اور اس کو چھپایا نہیں (یعنی صاف نہ کیا) تو قیامت مین وہ تھوک گرم ہو کر آئے گا یہاں تک کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگ جائے گا۔ (طبرانی)

بیت اللہ شریف میں گناہ کرنے والے کو غیب سے تھپڑ لگا

ایک بزرگ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے اور نہایت خوف زدہ تھے اور کہتے جاتے تھے **اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْکَ**۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ کی یہ کیا حالت ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ طواف کرتے ہوئے میں نے ایک لڑکے کو نظر بد سے دیکھ لیا تھا (پھر خانہ کعبہ میں یہ گناہ، یہ خانہ کعبہ کی بے ادمی ہے) اس بے ادبی پر، غیب سے میری آنکھ پر ایک ایسا زور سے تھپڑ لگا کہ میری آنکھ پھوٹ گئی اور یہ ارشاد سُنا **اِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا** یعنی اگر پھر تم (ایسا) کرو گے تو ہم بھی پھر (ایسے ہی) سزا دیں گے۔ (خطبات میلاد النبی ﷺ صفحہ ۶۲، از حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

بیت اللہ شریف کی بے ادبی کا انجام اور توبہ کرنے پر انعام

مروی ہے کہ ایک بار ہادیٔ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کوئی حالت جنابت میں کعبہ پر ہاتھ رکھے گا تو اس کا ہاتھ سوکھ جائے گا۔ ایک کافر نے امتحاناً حالت جنابت میں آ کر کعبہ شریف کو چھوا تو فوراً اس کا ہاتھ خشک ہو گیا، سوکھ گیا۔ صبح

کو حاضر خدمت ہو کر توبہ کی اور صدق دل سے مسلمان ہو گیا۔ (انیس الواعظین صفحہ ۱۴۶)

بیت اللہ شریف میں گناہ کرنے والا بے ادب آنکھوں کی بینائی کھو بیٹھا

ایک شخص نے حالت طواف میں کسی عورت کی طرف نظر بد کی تو فوراً اندھا ہو گیا۔ (حوالہ بالا)

ہمارے مشائخ نظر کی اس قدر حفاظت کرتے تھے کہ اگر نماز کے لیے مسجد کی طرف جاتے ہوئے نظر کسی غیر محرم عورت پر پڑ جاتی تو وہ دوبارہ وضو کی تجدید کرتے اور پھر نماز ادا کرتے تھے۔ واقعی کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ

زندہ رہنے کی جو تم آرزو رکھنا
تو اپنی آنکھوں کو ہمیشہ باوضو رکھنا

بیت اللہ شریف کی جھوٹی قسم کھانے والے کا ہاتھ خشک ہو گیا

ایک شخص نے چوری کی اور اسی جرم میں گرفتار ہو گیا۔ پھر اسی چور نے چوری سے انکار کیا اور کعبہ شریف کی قسم اٹھانے کے لیے ہاتھ اٹھایا تو فوراً ہاتھ خشک ہو گیا۔ (حوالہ بالا)

بیت اللہ شریف کی بے ادبی کا انجام اور خاک کعبہ آنکھ میں ڈالنے کا انعام

ایک بار ابو جہل اپنے غلام پر غصہ ہوا اور اس کے پیچھے دوڑا، غلام نے کعبہ شریف میں جا کر پناہ لی ابو جہل بھی اندر چلا گیا تو فوراً اندھا ہو گیا پھر خاکِ کعبہ آنکھ میں ڈالی تو فوراً ٹھیک ہو گیا۔ (حوالہ بالا)

بیت اللہ شریف کی بے ادبی کی سترہ مختلف صورتیں

① حدودِ حرم میں لڑنا جھگڑنا۔

۲ یا گالی گلوچ کرنا۔

۳ حدود حرم میں زنا کرنا یا بُری نیت سے غیر محرم کو دیکھنا۔

۴ کچا لہسن، پیاز یا اور کوئی بھی بد بو دار چیز کھا کر حدود حرم میں داخل ہونا۔

۵ تمباکو یا سگریٹ وغیرہ پینے کے بعد اچھی طرح کلی مسواک کئے بغیر حرم شریف میں داخل ہونا۔

۶ بغیر کسی عذر اور وجہ کے بیت اللہ شریف کی چھت پر چڑھنا۔

۷ حرم شریف کی نیت سے جانے والے لوگوں کو تکلیف پہنچانا۔

۸ دنیاوی غرض اور مقصد لے کر مکہ مکرمہ جانا۔

۹ مکہ مکرمہ جانا اور پھر حرم شریف کی زیارات نہ کرنا۔

۱۰ پیشاب پاخانہ کرتے وقت یا ننگے ہو کر نہانے کی صورت میں بیت اللہ شریف کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا۔

۱۱ اگر کوئی عورت چھوٹے بچے بچی کو پیشاب پاخانہ کرواتے وقت قبلہ رخ کرے گی تو اس بے ادبی کا وبال اس عورت پر ہوگا۔

۱۲ بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے تھوکنا۔

۱۳ بیت اللہ شریف کی طرف پاؤں پھیلا کر بیٹھنا یا لیٹنا۔

۱۴ بغیر وضو کے بیت اللہ شریف کے اندر داخل ہونا۔

۱۵ بیت اللہ شریف میں داخل ہو کر دنیا کی باتیں کرنا۔

۱۶ مسجد الحرام میں داخل ہو کر چیخنا چلانا۔

۱۷ مسجد الحرام میں ریح خارج کرنا۔ (از کتب مناسک)

بیت اللہ شریف کی بے ادبی کرنے کا انجام اور ادب کرنے کا انعام

حضور ﷺ کی آمد سے ایک ہزار سال پہلے یمن کا بادشاہ شاہِ تُبَّع ایک مرتبہ وہ اپنی سلطنت کے دورہ کے لیے نکلا بارہ ہزار عالم اور حکیم ایک لاکھ بتیس ہزار سوار ایک لاکھ تیرہ ہزار پیادہ ہمراہ لیے اس شان سے جہاں بھی پہنچتا اس کی یہ شان وشوکت اور شاہی دیکھ کر مخلوقِ خدا چاروں طرف نظارہ کرنے کو جمع ہو جاتی۔ یہ بادشاہ جب دورہ کرتا ہوا مکہ معظّمہ پہنچا تو اہل مکہ سے کوئی بھی اسے دیکھنے نہ آیا۔ بادشاہ بڑا حیران ہوا اور اپنے وزیر سے اس کی وجہ پوچھی تو وزیر نے بتایا کہ اس شہر میں ایک گھر ہے جسے بیت اللہ کہتے ہیں اس کی اور اس گھر کے خادموں کی جو یہاں کے باشندے ہیں تمام لوگ بے حد تعظیم کرتے ہیں اور جتنا لشکر آپ کا ہے اس سے کہیں زیادہ دور اور نزدیک کے لوگ اس گھر کی زیارت کو آتے ہیں اور یہاں کے باشندوں کی خدمت کر کے جاتے ہیں۔ پھر (ذرا سوچو تو سہی نا) کہ آپ کا لشکر ان کے خیال میں کیا آئے گا۔ یہ سُن کر بادشاہ کو بڑا غصہ آیا اور قسم کھا کر کہنے لگا کہ اچھا اگر یہ بات ہے تو میں اس گھر کو گرا دوں گا اور یہاں کے باشندوں کو قتل کرا دوں گا۔ بس بادشاہ کا یہ کہنا ہی تھا کہ اسی وقت اس کے ناک سے مُنہ سے اور آنکھوں سے خون بہنا شروع ہو گیا اور ایسا بدبودار مادہ نکلنے لگا کہ اس کے پاس بیٹھنے کی بھی کسی کو طاقت نہ رہی۔ اس مرض کا علاج کیا گیا مگر افاقہ نہ ہوا۔ شام کے وقت بادشاہ کے ہمراہی علماء کرام میں سے ایک عالم ربّانی تشریف لائے اور نبض دیکھ کر فرمایا اے بادشاہ سلامت! مرض تو آسمانی ہے اور علاج زمین کا ہو رہا ہے۔ اے بادشاہ! لگتا ہے کہ آپ نے کوئی بُری نیت کی ہے لہٰذا آپ نے اگر کوئی بُری نیت کی ہے تو فوراً اس سے توبہ کیجئے کیونکہ یہ اُس بری نیت کی سزا ہے۔ واقعی

سیرت بُری نہ صورت بُری ہے
بُرا وہ ہے جس کی نیّت بُری ہے

خیر بادشاہ نے دِل ہی دل میں بیت اللہ شریف اور خدام کعبہ کے متعلق اپنے ارادہ سے توبہ کی۔ پس توبہ کرتے ہی اس کا وہ خون اور مادہ بہنا بند ہو گیا صحت ملنا شروع ہو گئی اور پھر صحت ملنے کی خوشی میں شاہِ تبع نے بیت اللہ شریف کو ریشمین غلاف چڑھایا اور شہر کے ہر ہر باشندے کو سات سات اشرفیاں اور سات سات ریشمین جوڑے عطا کیے۔ پھر بادشاہ یہاں سے چل کر مدینہ منورہ پہنچا تو ہمراہی علماء کرام نے جو کتب سماویہ کے عالم تھے وہاں کی مٹی کو دیکھا اور سونگھ کر اور نبی آخر الزماں ﷺ کی ہجرت گاہ کی جو علامتیں انہوں نے تورات زبور اور انجیل میں پڑھی تھیں ان کے مطابق اس سرزمین کو پایا تو آپس میں عہد کر لیا کہ اب ہم یہاں ہی مر جائیں گے مگر اس سرزمین مقدس کو نہ چھوڑیں گے۔ اگر ہماری قسمت نے ساتھ دیا تو کبھی نہ کبھی جب نبی آخر الزماں یہاں تشریف لائیں گے تو ہمیں بھی زیارت نصیب ہو جائے گی ورنہ ہماری قبروں پر تو ضرور ہی کبھی ان کی جوتیوں کی مقدس خاک اُڑ کر پڑ جائے گی جو ہماری نجات کے لیے کافی ہے۔ حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سیرت مصطفی جلد ۱ صفحہ ۴۰۸ پر لکھا ہے کہ شاہِ تُبّع جو کہ ایک مرد صالح تھا جب اس کا گزر مدینہ منورہ کی سرزمین پر ہوا تو چار سو علماء تورات اس کے ہمراہ تھے سب علماء نے شاہِ تُبّع سے عرض کی کہ ہم کو اس سرزمیں پر ہی رہ جانے کی اجازت دی جائے بادشاہ نے اس کا سبب پوچھا تو علماء نے یہ بتایا کہ ہم نے انبیاء علیہم السلام کے صحیفوں میں یہ لکھا ہوا پڑھا ہے کہ اخیر زمانہ میں ایک نبی پیدا ہوگا محمد ﷺ ان کا نام ہوگا اور یہ سرزمین ان کا دار الہجرت ہوگی۔ یہ بات سن کر بادشاہ نے وہاں سب کو قیام کی اجازت دے دی اور ان چار سو علماء کے واسطے چار سو مکان ہر ایک کے لیے علیحدہ علیحدہ بنوائے اور سب کے نکاح کرائے اور ہر ایک کو مال عظیم دیا اور ایک مکان دو منزلہ خاص طور پر حضور ﷺ کے لیے تیار کرایا

جو اس بڑے عالم ربانی کے مکان کے قریب تھا اور پھر وصیت کر دی کہ جب آپ تشریف لائیں تو یہ مکان آپ کی آرام گاہ ہوگا اسی مکان میں آپ قیام فرمائیں اور پھر اس بڑے عالم ربانی کو ایک خط لکھ کر دیا اور کہا یہ میرا خط اُسی نبی آخر الزماں ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کر دینا اور اگر زندگی بھر تمہیں حضور ﷺ کی زیارت کا موقعہ نہ ملے تو اپنی اولاد کو وصیت کر دینا کہ نسلاً بعد نسلاً میرا یہ خط محفوظ رکھیں حتیٰ کہ سرکار مدینہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جائے شاہِ تبع نے اس خط پر مہر بھی لگائی یہ کہہ کر بادشاہ وہاں سے چل دیا پھر وہ خط نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک ہزار سال بعد پیش ہوا۔ کیسے ہوا، اور خط میں کیا لکھا تھا، ایک روایت کے مطابق کہ (کم ترین) تبّعٔ اول حمیری کی طرف سے بخدمت جناب شفیع المذنبین وسید المرسلین محمد رسول اللہ (ﷺ) امابعد! اے اللہ کے حبیب میں آپ پر ایمان لاتا ہوں اور جو کتاب آپ پر نازل ہوگی اس پر بھی ایمان لاتا ہوں اور میں آپ کے دین پر ہوں پس اگر مجھے آپ کی زیارت کا موقعہ مل گیا تو بہت اچھا و غنیمت اور اگر میں آپ کی زیارت نہ کر سکا تو میری شفاعت فرمانا اور قیامت کے روز مجھے فراموش نہ فرمانا میں آپ کی پہلی امت میں سے ہوں اور آپ کے ساتھ آپ کی آمد سے پہلے ہی بیعت کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور آپ اس کے سچے رسول ہیں۔) حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ خط کا مضمون یہ تھا۔ ترجمہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مجتبیٰ احمد مصطفی ﷺ اللہ کے رسول برحق ہیں۔ اگر میری عمر ان کی عمر تک پہنچ گئی تو میں ضرور ان کا معین و مددگار ہوں گا اور ان کے دشمنوں سے جہاد کروں گا اور ان کے دِل سے ہر غم کو دور کروں گا۔ شاہ یمن کا یہ خط نسلاً بعد نسلاً ان چار سو علماء کے اندر حرز جان کی حیثیت سے چلا آیا یہاں تک کہ ایک ہزار سال کا عرصہ گزر گیا ان علماء کی اولاد اس کثرت

سے بڑھی کہ مدینہ منورہ کی آبادی میں کئی گنا اضافہ ہو گیا اور یہ خط دست بدست معہ وصیت کے اُس بڑے عالم ربانی کی اولاد میں سے ہوتا ہوا حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور آپ نے وہ اپنے غلام خاص ابو لیلیٰ کی تحویل میں رکھا، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ اسی عالم ربانی کی اولاد میں سے ہیں اور یہ مکان بھی وہی مکان تھا کہ جس کو شاہ تُبّع یمن نے فقط اسی غرض سے تعمیر کرایا تھا کہ جب نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے آئیں تو اس مکان میں اتریں اور بقیہ انصار ان ہی چار سو علماء کی اولاد سے ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ پہنچے اور مدینہ منورہ کی الوداعی گھاٹی ثنیات کی گھاٹیوں سے آپ کی اونٹنی نمودار ہوئی اور مدینہ منورہ کے خوش نصیب لوگ محبوب خدا کا استقبال کرنے کے لیے جوق در جوق آرہے تھے اور اپنے گھروں کو صاف کر رہے تھے اور سب یہی خواہش کر رہے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف فرما ہوں لیکن سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اونٹنی کی نکیل چھوڑ دو جس گھر میں یہ ٹھہرے گی اور بیٹھ جائے گی وہی میری قیام گاہ ہو گی۔ چنانچہ جو دو منزلہ مکان شاہ تبع نے حضور نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر بنوایا تھا وہ اس وقت حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی تحویل میں تھا۔ اسی میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی جا کر ٹھہر گئی۔ علامہ ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ شیخ زین الدین مراغی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان پر نہیں اترے بلکہ اپنے مکان میں اترے ہیں تو یہ غلط نہ ہو گا اس لیے کہ یہ مکان تو اصل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لیے تیار کرایا گیا تھا۔ ابو ایوب رضی اللہ عنہ کا قیام تو اس مکان میں محض آپ کی تشریف آوری کے انتظار میں تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ابو لیلیٰ کو بھیجا کہ جاؤ شاہ تبع کا وہ خط حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کرو جب ابو لیلیٰ حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھتے ہی فرمایا کہ تو ابو لیلیٰ

ہے؟ تو ابو لیلیٰ یہ سن کر حیران ہو گیا حضور ﷺ نے پھر فرمایا کہ میں محمد رسول اللہ ہوں شاہ یمن کا جو میرا خط تمہارے پاس ہے وہ لاؤ مجھے دو چنانچہ ابو لیلیٰ نے وہ خط حضور ﷺ کو پیش کیا اور حضور ﷺ نے پڑھ کر اپنی زبان مبارک سے تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: **مَرْحَبًا یَا اَخِی الصَّالِحْ** ''اے صالح بھائی مَرحبا۔'' (میزان الادیان صفحہ ۱۷۱)

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شاہِ تبّعؑ کا وہ خط حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے خود آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم۔ (سیرت مصطفیٰ ﷺ جلد ا صفحہ ۱۰۰)

بابا بلّھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے سچ ہی فرمایا تھا کہ

کلیاں عشق کمانا اوکھا
کسی نوں یار بنانا اوکھا

پیار پیار تے ہر کوئی بولے
کر کے پیار نبھانا اوکھا

ہر کوئی دکھاں تے ہنس لیندا
کسے دا درد ونڈانا اوکھا

گلاں نال نئی رتبے ملدے
جوگی بھیس وٹانا اوکھا

کوئی کسی دی گل نئی سُندا
لوکاں نوں سمجھانا اوکھا

اے کم اللہ والے کر دے
جیہڑا کم لوکاں واسطے اوکھا

باب ۱۶:

سنت رسول ﷺ مسواک کی بے ادبی سے بچنے کا انعام

وَ اِذِ ابْتَلٰى اِبْرٰهِيْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔ (پ۱)

ترجمہ: اور جب آزمایا ابراہیم علیہ السلام کو اس کے رب نے کئی کلمات میں پھر اس نے وہ پورے کئے تب فرمایا میں تجھ کو سب لوگوں کا پیشوا بنادوں گا۔

فائدہ: جب آزمایا ابراہیم کو اس کے رب نے کئی کلمات میں یہ کلمات کیا ہیں حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سے یہ دس چیزیں مراد ہیں:

① مونچھیں کاٹنا اور مونچھیں اتنی کاٹی جائیں کہ اوپر کے ہونٹ کے کنارے کے برابر اور بھوں کی مانند ہو جائیں۔ (طحطاوی صفحہ ۲۲۸) حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مونچھیں ابرو کے بقدر ہونا چاہئیں۔

② کلی کرنا۔

③ ناک میں پانی ڈالنا

④ مسواک کرنا

⑤ سیدھی مانگ نکالنا

⑥ ناخن کاٹنا

⑦ ختنہ کرنا

⑧ بغل کے بال صاف کرنا

⑨ زیرناف کے بال صاف کرنا

⑩ پانی سے استنجا کرنا۔

بعض لوگوں نے پندرہ چیزیں ذکر کی ہیں ان میں بھی مسواک کرنا ذکر کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جن چیزوں میں آزمائش اور امتحان کیا گیا ہے ان میں مسواک بھی ہے اس سے مسواک کی اہمیت وفضیلت اور سنت ابراہیمی ہونا صاف طور پر ظاہر ہے۔

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ان تمام چیزوں کی تکمیل کر کے اپنی آزمائش اور امتحان میں کامیاب ہو جانا مسواک یا دیگر چیزوں کو ترک نہ کرنا جہاں اس کی اہمیت کو فضیلت کو اور بڑھا دیتا ہے وہیں پر ان چیزوں کو کرنے کی برکت سے لوگوں کا امام بن جانا یہ کرم خداوندی ہے اور ان چیزوں کی بے ادبی نہ کرنے کی برکت ہے لوگوں کا پیشوا بن جانا انعام خداوندی بھی ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دس باتیں فطرت کی اور اصل دین کی ہیں ان میں مسواک کرنا بھی فرمایا۔ (مسلم شریف)

مسواک کرنا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے اس لیے اس کی بے ادبی سے بچا جائے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **خَمْسٌ مِّنَ الْمُرْسَلِیْنَ** کہ پانچ چیزیں رسولوں کی سنت ہیں، ① **اَلْحَیَاءُ** (حیاء) ② **وَالْحِلْمُ** (بردباری) ③ **وَالْحِجَامَةُ** (پچھنے لگوانا) ④ **وَالسِّوَاکُ** (مسواک کرنا) ⑤ **وَالتَّعَطُّرُ** (اور عطر لگانا)۔ (مجمع)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ **اَرْبَعٌ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ** کہ چار

چیزیں رسولوں کی سنت ہیں:

① اَلْخِتَانُ، ختنہ کرنا ② وَالْعِطْرُ، عطر لگانا ③ وَالسِّوَاکُ، مسواک کرنا ④ وَالنِّکَاحُ، نکاح کرنا۔ (ترمذی شریف)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ثَلٰثٌ مِّنْ اَخْلَاقِ الْمُرْسَلِیْنَ کہ تین چیزیں رسولوں کی عادات میں سے ہیں:

① تَعْجِیْلُ الْفِطْرِ، جلدی افطار کرنا ② وَتَاْخِیْرُ السُّحُوْرِ، سحری کھانے میں دیر کرنا ③ وَالسِّوَاکُ، اور مسواک کرنا۔ (طبرانی)

ان احادیث شریفہ سے معلوم ہوا کہ مسواک کرنے میں جہاں اور بہت خوبیاں ہیں وہیں پر ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے جو لوگ مسواک استعمال کرتے ہیں وہ بڑے ہی خوش نصیب ہیں کہ مسواک کے اور منافع کے ساتھ ساتھ انبیاء کرام علیہم السلام کی اس مبارک سنت کا ثواب بھی حاصل کر لیتے ہیں اور جو لوگ سستی و غفلت کی وجہ سے مسواک نہیں کرتے وہ اور منافع کے ساتھ ساتھ اس سنت عظمیٰ کے ثواب سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ اس لیے مسلمان کو چاہیے کہ ہر حال میں اپنے دِل کو یہ بات سمجھائے کہ

اے دِل اگر ہے تجھ کو محبت رسول ﷺ کی
تو پھر شیوہ بنا لے اپنا اطاعت رسول ﷺ کی

مسواک کی بے ادبی کرنے والے زانی بن گئے

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے کپڑوں کو دھو ڈالو اور اپنے بالوں کی اصلاح کرو اور مسواک کر کے نظافت اور زینت حاصل کرو کیونکہ بنی اسرائیل ان چیزوں کا اہتمام نہیں کرتے تھے اسی لے ان کی عورتوں نے (کثرت سے) زنا کیا۔ (جامع صغیر)

مطلب یہ ہے کہ پاک اور صاف ستھرا رہو اور جائز زینت اختیار کرو۔ مسواک بھی استعمال کرو تا کہ منہ میں بدبو وغیرہ پیدا نہ ہو اور اپنی شکل وصورت کو بدزیب نہ ہونے دو کہ اس کی وجہ سے تمہاری عورتیں تم سے نفرت کرنے لگیں گی اور پھر غیروں کی طرف مائل ہو جائیں گی اور زنا سے محفوظ نہ رہ سکیں گی یہی وجہ ہے کہ بنی اسرائیل نے چونکہ ان چیزوں کا اہتمام نہیں کیا تھا اس لیے ان کی عورتیں کثرت کے ساتھ زنا میں مبتلا ہوئیں۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ عورتوں کو بھی ان چیزوں کا اہتمام کرنا چاہیے تا کہ مرد بھی دوسری عورتوں کی طرف مائل نہ ہوں اور وہ بھی زنا سے بچ جائیں تو معلوم ہوا کہ مسواک کے ذریعہ زنا سے بھی حفاظت ہے۔

مسواک کرنے اور نہ کرنے والے لوگوں کی نماز میں فرق

حضرت ابن عباس اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو رکعت نماز مسواک کر کے پڑھنا بغیر مسواک کی ستر رکعتوں سے افضل ہے۔ (رواہ ابو نعیم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو نماز مسواک کرنے کے بعد پڑھی جائے وہ بغیر مسواک کی پچہتر نمازوں سے بہتر ہے۔

صدیقہ کائنات سیدہ امی عائشہ رضی اللہ عنہا ہادیٔ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتی ہیں کہ مسواک کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت بغیر مسواک کی نماز پر ستتر (۷۷) گنا زائد ہے۔ (مشکوٰۃ)

طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ نے مراقی الفلاح کے حاشیہ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ و حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے ننانوے اور بلکہ چار سو گنا بڑھ جانا نقل کیا ہے۔ علماء کرام نے اس اختلاف کو دور کرنے کے لیے مختلف جوابات دیئے ہیں ان میں دو جوابات حاضر ہیں:

① بعض حضرات فرماتے ہیں کہ یہ فرق اخلاص کے اعتبار سے ہے کہ جس قدر اخلاص بڑھتا چلا جائے گا اسی قدر اجر وثواب بھی بڑھتا جائے گا۔

② بعض حضرات فرماتے ہیں کہ یہ اختلاف عدد پیارے آقا ﷺ کے علم کے لحاظ سے ہے جس قدر اضافہ کا آپ ﷺ کو علم ہوا آپ ﷺ نے اس کو ظاہر فرمایا اوّلاً آپ ﷺ کو ستر کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے ستر بیان فرمایا پھر پچھتر کا علم ہوا تو پچھتر ذکر فرمایا اسی طرح جب آپ ﷺ کو ستتر اور ننانوے یا چار سو گنا اضافہ ہونے کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے اس کی اطلاع فرمائی۔

مسواک کا انکار کرنے والے بے ادب کے ساتھ مرتدین والا معاملہ کیا جائے

حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا گیا ہے فرماتے ہیں کہ اگر کسی شہر کے باشندے مسواک کا انکار کر دیں تو امام ان سے مرتدین کی طرح قتال کرے۔ (خانیہ)

مسواک کی بے ادبی کرنے والے کا عبرتناک واقعہ

حضرت علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے ابن خلکان رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے ذکر کیا ہے کہ ایک شخص ابو سلامہ نامی جو بُصْرٰی، مقام کا باشندہ اور نہایت ہی بے باک و بے غیرت قسم کا آدمی تھا اس کے سامنے مسواک کے فضائل ومحاسن کا ذکر آیا تو اس نے غیظ وغضب اور غصے میں قسم کھا کر کہا کہ میں مسواک کو اپنے سُرِیْن یعنی پاخانہ کی جگہ میں استعمال کروں گا، چنانچہ اس نے اپنے پاخانہ کی جگہ میں مسواک گُھما کر اپنی قسم پوری کر دکھائی اور اس طرح مسواک کے ساتھ سخت بے ادبی بے حرمتی کا معاملہ

کیا۔ جس کی پاداش مین اور سزا میں قدرتی طور پر ٹھیک نو مہینہ بعد اس کے پیٹ میں تکلیف ہونا شروع ہوئی اور پھر ایک بدشکل جانور جنگلی چوہے جیسا اس کے پیٹ سے پیدا ہوا جس کی ایک بالشت چار انگل دُم اور چار پیر، مچھلی جیسا سَر اور چار دانت باہر کی جانب نکلے ہوئے تھے، پیدا ہوتے ہی یہ جانور تین بار چلّایا جس پر اس کی بچی آگے بڑھی اور اس کا سَر کُچل کر اس جانور کو ہلاک کر دیا اور پھر تیسرے دن یہ شخص بھی ذِلت کی موت مَر گیا۔ اسی شخص کا کہنا تھا کہ اِس جانور نے مجھ کو اور میری آنتوں کو اندر ہی اندر کاٹ دیا تھا۔ (البدایہ والنہایہ)

مسواک کی بے ادبی سے بچو اگر چاہتے ہو کہ مرتے وقت کلمہ نصیب ہوجائے

علماء کرام نے لکھا ہے کہ مسواک کے اہتمام میں ستر فائدے ہیں جن میں سے ایک سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ مرتے وقت کلمہ شہادت پڑھنا نصیب ہوتا ہے اور اس کے بالمقابل افیون کھانے میں ستر نقصان ہیں جن میں سے ایک سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ مرتے وقت کلمہ یاد نہیں آتا۔

ایک روایت میں ہے کہ جو شخص پابندی سے مسواک کرے گا تو موت کے وقت حضرت عزرائیل علیہ السلام خود اسے کلمہ یاد دلاتے ہیں۔

حضرت حسّان بن عطیہ سے منقول ہے کہ **اَلسِّوَاكُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ** مسواک کرنا نصف ایمان ہے **وَالْوُضُوْءُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ** وضو کرنا بھی نصف ایمان ہے۔ (شرح احیاء)

ایک روایت میں آتا ہے کہ اگر مجھے امت پر بوجھ کا ڈر نہ ہوتا تو میں مسواک کرنا فرض قرار دے دیتا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ وضو نصف ایمان ہے اور مسواک نصف وضو ہے۔ (منتخب)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسواک کی اتنی پابندی فرماتے تھے کہ مسواک کو اپنے کان پر قلم کی طرح رکھا کرتے تھے۔

مسواک کی بے ادبی کرنے والے کے لیے خطرہ ہے کہ وہ پاگل نہ ہو جائے

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مسواک کو زمین پر رکھنے کی وجہ سے مجنون یعنی پاگل ہو جائے تو وہ اپنے نفس کے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے (کیونکہ) یہ خود اس کی غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مسواک کی بے ادبی کرنے سے محفوظ رکھے، آمین!

مسواک کی بے ادبی کرنے والوں کے لیے مسواک کی اہمیت پر واقعہ

علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو وضو کے وقت مسواک کی ضرورت ہوئی تو آپ نے مسواک تلاش کی مگر نہ ملی، پھر آپ نے ایک دینار یعنی سونے کی اشرفی خرچ کر کے مسواک خریدی اور استعمال فرمائی (لیکن یہ ہماری طرح سوچ کر کہ چلو مسواک نہیں ملی تو نہ سہی) مسواک کو ترک نہیں کیا، بعض لوگوں نے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے اس ایک دینار یعنی سونے کی اشرفی کے عوض مسواک خریدنے کو اسراف یعنی فضول خرچی اور زیادتی سمجھ کر اعتراض کیا کہ آپ نے تو بہت زیادہ خرچ کر ڈالا کیا اتنی مہنگی بھی مسواک خریدی جاتی ہے۔ تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ یہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتیں۔ میں قیامت کے روز اس وقت اللہ تعالیٰ کو کیا

جواب دوں گا جبکہ اللہ تعالیٰ مجھ سے دریافت فرمائے گا کہ تو نے میرے پیارے نبی ﷺ کی اس پیاری سنت مسواک کو کیوں چھوڑا تھا۔ جو مال و دولت میں نے تجھ کو دیا تھا (جس کی حقیقت) میرے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی نہ تھی اس کو اس مبارک سنت مسواک کے حاصل کرنے میں کیوں خرچ نہیں کیا۔ پھر فرمایا کہ اے میرے بھائی میرا خیال تو یہ ہے کہ اگر تجھ سے کوئی مسواک والا آدھا دینار ہی مسواک کی قیمت مانگے تو تو ہرگز نہ دے گا اور مسواک چھوڑ دے گا سنت سے اس قدر غفلت کے باوجود تو اپنے آپ کو اولیاء اللہ اور سرکار مدینہ ﷺ کے عاشقین میں شمار کرتا ہے۔ خدا کی قسم یہ ایک ایسا دعویٰ ہے جو بالکل غلط ہے۔ (لَوَاقِعُ الْاَنْوَار)

بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے اسلاف سنتوں سے کس قدر پیار کرتے تھے، حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دینار یعنی سونے کی اشرفی کو پیارے آقا ﷺ کی سنت مسواک پر قربان کر دیا اور آہ آج ہم اپنے آپ کو اگرچہ بڑا عاشق رسول کہلواتے ہیں مگر حال یہ ہے کہ ایک اٹھنی بھر کی بھی مسواک ہم سے نہیں خریدی جاتی۔ حالانکہ چاہیے تو یہ تھا کہ ہماری ہر وقت ہر آن ہر گھڑی خواہش اور حالت یہ رہے کہ

غلامئ رسول ﷺ میں موت بھی قبول ہے
جو ہو نہ عشقِ مصطفیٰ ﷺ تو زندگی فضول ہے

مسواک کرنے والوں کی مسواک نہ کرنے والوں پر فتح کا عجیب واقعہ

حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کے تین حصے کئے ہوئے تھے ایک سال حج کرنے کے لیے جاتے، ایک سال جہاد میں تشریف لے جاتے اور ایک سال علم کا درس دیتے تھے! ایک مرتبہ ایک سال جہاد میں تشریف لے گئے، وہاں کفار کا قلعہ فتح نہیں ہوا تو آپ رات کو اسی فکر میں سو گئے کہ خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ فرما رہے ہیں: اے عبد اللہ! کس فکر میں ہے، عرض کیا یا رسول

اللہ ﷺ کفار کے اس قلعہ پر فتح نہیں ہو رہی اس فکر میں ہوں۔ پیارے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وضو مسواک کے ساتھ کیا کرو۔ عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ خواب سے بیدار ہوئے تو مسواک کے ساتھ وضو کیا اور مجاہدوں کو بھی حکم دیا۔ اب جو مجاہدوں نے بھی مسواک کے ساتھ وضو کرنا شروع کیا تو قلعہ کے نگہبانوں نے قلعہ کے اوپر سے مجاہدوں اور نمازیوں کو مسواک کرتے ہوئے دیکھا، (ادھر اللہ تبارک نے بھی مسواک کی برکت سے) ایک خوف ان کے دلوں میں ڈالا وہ نیچے گئے اور قلعہ کے سرداروں سے کہا کہ یہ فوج جو آئی ہے یہ لوگ تو آدم خور معلوم ہوتے ہیں دانتوں کو تیز کر رہے ہیں تاکہ اگر ہم پر فتح پائیں تو ہمیں (کچا ہی) کھا جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دہشت ان کے دل میں بٹھادی اب مسلمانوں کے پاس انہوں نے اپنا ایک قاصد بھیجا کہ تم مال چاہتے ہو یا جان، حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نہ ہم مال چاہتے ہیں نہ جان (بس) تم اسلام قبول کرلو تاکہ چھٹکارہ پاسکو۔ اللہ کی شان اس مسواک کی مُبارک سنت کی برکت سے وہ سب کے سب مسلمان ہو گئے اور اس طرح مسواک کرنے والے مسواک نہ کرنے والوں پر فاتح بن گئے۔

(صلوۃ مسعودی صفحہ ۱۰۶)

نقشِ قدم نبی ﷺ کے ہیں جنّت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنّت کے راستے

(حکیم اختر)

❁❁❁

لڑائی ہو جھگڑا ہو فساد ہو یا ہو نفرت
ہر میدان میں فتح دلاتے ہیں سنت کے راستے

(صفدرؔ)

مسواک کرتے وقت مسواک کی دعا نہ پڑھنا مسواک کی بے ادبی ہے

بنایہ میں داریہ سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مسواک کرتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ فَمِیْ وَنَوِّرْ قَلْبِیْ وَطَھِّرْ بَدَنِیْ وَحَرِّمْ جَسَدِیْ عَلَی النَّارِ۔

ترجمہ: اے اللہ میرے منہ کو پاک کر دے اور میرے قلب کو منور کر دے اور میرے بدن کو پاک کر دے اور میرے جسم پر جہنم کی آگ حرام کر دے۔

نوٹ: یہ دعا نہ آتی ہو تو کم از کم بسم اللہ شریف ہی پڑھ لیں بے ادبی سے نکل جائیں گے۔

مسواک کی بے ادبی کرنے والوں کو چھ قسم کی بیماریاں

مسواک کو مٹھی میں پکڑ کر نہ کرے (کیونکہ) اس سے مرض بواسیر پیدا ہوتا ہے۔ (السعایہ صفحہ ۱۱۹)

مسواک لیٹ کر نہ کرے کہ اس سے تلی بڑھتی ہے۔ (طحاوی)

مسواک کو چوسے نہیں (کیونکہ) اس سے اندھا پن آتا ہے، ہاں اگر مسواک نئی ہو تو پہلی مرتبہ چوس سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس میں خون نہ ہو۔ (السعایہ)

حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں پہلی مرتبہ مسواک کو چوسنا جزام اور برص کو دفعہ کرتا ہے موت کے علاوہ تمام بیماریوں سے شفا ہے۔ اس کے بعد اور چوسنا نسیان (بھول کا مرض) پیدا کرتا ہے۔ (شامی جلد ا صفحہ ۱۱۵، عن فضائل مسواک از حضرت مولانا اطہر حسین صاحب)

مسواک کی بے ادبی کرنے والوں کے لیے دو قیمتی باتیں

سیدہ امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مسواک میں موت کے علاوہ ہر مرض سے شفاء ہے۔ (دیلمی)

حضرت شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے امی عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے۔ امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مسواک۔ (مسلم شریف)

مسواک کرنے کے سات اہم اوقات

علامہ شامی نے ردالمحتار میں مختصراً مسواک کرنے کے مواقع کو تحریر فرمایا ہے مثلاً ① وضو کے وقت ② لوگوں کے اجتماع میں شامل ہونے سے پہلے ③ منہ میں بدبو ہو جانے پر ④ نیند سے بیدار ہونے پر ⑤ نماز سے پہلے اگرچہ وہ پہلے بھی باوضو ہو ⑥ گھر میں داخل ہونے کے وقت ⑦ قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے سے پہلے۔ (جلد ۱ صفحہ ۸۰)

باب ۷

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بے ادب لوگوں کے لیے سوچنے کا مقام

مورخ ابن خلکان لکھتے ہیں کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے (اپنی زندگی میں) چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ کو کوفہ میں حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اور حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ میں۔ صاحبِ در مختار کی تحقیق کے مطابق آپ نے بیس صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا۔ خلاصہ اکمال فی اسماء الرجال کی تحقیق کے مطابق چھبیس صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھنا ثابت ہے۔ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ خود امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ صحابی کو بارہا دیکھا ہے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعابِ دہن امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے منہ مبارک میں امانت رکھا اور ارشاد فرمایا کہ فلاں ایام میں فلاں شہر میں فلاں محلہ میں فلاں نام کے لڑکے کو یہ میری امانت سپرد کر دینا۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ (سفینۃ الاولیاء از دار اشکوہ)

ایک مرتبہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ کے چہرہ کو دیکھا تو فرمایا:

وَاَنْتَ تُحْیِیْ سُنَّةَ جَدِّیْ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: کہ آپ میرے دادا جان صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت زندہ کریں گے۔

(مسند امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ہر سال موسم حج میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مدینہ منورہ میں آمد کا انتظار کیا کرتے تھے، جب امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ پہنچتے تو ہمیشہ ان کے پیچھے پیچھے چلا کرتے۔ (انوار الباری جلد ۱ صفحہ ۱۰۲)

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی بے ادبی کرنے والا اپنے مکان سمیت آگ میں جل کر مَر گیا

عبد اللہ دباخی کے متعلق روایت ہے کہ وہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی توہین و تنقیص کیا کرتا تھا (اللہ کی پکڑ آئی) اس کا گھر اس طرح جل گیا کہ وہ نکلنے کے لے دروازہ نہ پا سکا اور خود بھی (اندر ہی) جل گیا۔

(حیات حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳۴، از مولانا محمد اجمل خان صاحب لاہور)

ایک غیر مقلد حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی بے ادبی کرنے کی وجہ سے چند ہی دنوں بعد مرتد ہو گیا

مولانا عبد الجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے امرتسر میں ایک دینی مدرسہ قائم کیا تھا اس مدرسہ میں ایک غیر مُقلد طالب علم پڑھتا بھی تھا اور امرتسر کی ایک مسجد تیلیاں والی میں خطیب بھی تھا، ایک دن اُس نے دوران تعلیم یہ کہہ دیا کہ امام ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ) سے تو میں بہتر ہوں کیونکہ ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ) کو صرف سترہ حدیثیں یاد تھیں اور مجھے اس سے زیادہ یاد ہیں۔ مولانا عبد الجبار صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا۔ اس طالب علم عبد العلی نامی بے ادب کو مدرسہ سے نکال دیا جائے (کیونکہ) اب وہ عنقریب مرتد ہو جائے گا۔ اس کو مدرسہ غزنویہ سے خارج کر دیا گیا اور پھر ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ وہ قادیانی ہو گیا۔ پھر اس کو مسجد والوں نے بھی

ذلیل کر کے نکال دیا۔ کسی نے مولانا عبدالجبار صاحب سے پوچھا کہ حضرت آپ کو کیسے پتہ چلا کہ یہ کافر ہو جائے گا۔ یہ سن کر حضرت نے فرمایا کہ جب میں نے اس عبدالعلی کی یہ بے ادبی والی بات سُنی تو میرے سامنے بخاری شریف کی یہ حدیث قدسی آ گئی۔ **من عادلی ولیا فقد آذنتہ بالحرب اوکما قال**۔ یعنی جس کسی نے میرے ولی کے ساتھ دشمنی کی میری طرف سے اس کے لیے اعلان جنگ ہے۔ اور میری نظر میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں۔ اس لیے ان کی شان میں بے ادبی کرنے والے کا ایمان کیسے سلامت رہ سکتا ہے۔

یہ واقعہ مولانا داود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح، سیدی و ابی، جسے مولانا کے فرزند ارجمند مولانا سید پروفیسر ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب کیا ہے اس میں بھی موجود ہے۔ واقعی سچ ہے کہ

کلیاں علم پڑھیاں کدی اشراف نہ ہوون جہڑے ہوون اصل کمینے
شوم کدی سخی نئی ہوندے بھانویں ہوون کول لکھ خزینے

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بے ادب لوگوں کے لیے سوچنے کا مقام

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی والدہ کا بہت ادب و احترام کیا کرتے تھے، جب کبھی ان کی والدہ صاحبہ کو کوئی مسئلہ معلوم کرنا ہوتا تو وہ ایک سن رسیدہ فقیہہ عمر بن زرعہ سے دریافت کرتیں، ایسے موقع پر امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی والدہ کو اونٹ پر سوار کرتے اور خود اونٹ کی نکیل پکڑ کر پیدل چلتے۔ جب لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتے تو ادب واحترام کی وجہ سے راستے کے دونوں طرف کھڑے ہو کر سلام کرتے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ اُن سن رسیدہ سے مسئلہ دریافت

کرتیں، کئی مرتبہ ایسا ہوتا کہ اس معمر فقیہ عمر بن زرعہ کو مسئلہ کا صحیح حل معلوم نہ ہوتا تو وہ زیر لب یعنی آہستہ سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ لیتے، پھر اونچی آواز سے آپ کی والدہ کو بتا دیتے۔ امام صاحب کی تواضع اور ان کے ادب کا یہ عالم تھا کہ ساری زندگی اپنی والدہ پر یہ ظاہر نہ ہونے دیا کہ جو مسائل آپ ان سے پوچھتی ہیں وہ میں ہی تو بتاتا ہوں۔ یہ سب کچھ اس لیے تھا کہ والدہ صاحبہ کی طبعت جس طرح مطمئن ہوتی ہے ہونی چاہیے۔ اس ادب واحترام کے صدقے ہی تو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ بنے۔

(عقود الجمان صفحہ ۲۹۲)

واقعی سچ ہے کہ

ماں زندگی کا مرکز صبر و قرار ہے
ماں اک چمن ہے جس میں مسلسل بہار ہے
ماں امن ہے سکون ہے شفقت ہے پیار ہے
ماں اک عظیم نعمت پروردگار ہے

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بے ادب کو اللہ تعالیٰ کے عذاب نے کیسے گھیرا

جس صاحب کا یہ واقعہ ہے وہ اپنی آپ بیتی کچھ اس طرح لکھتا ہے کہ میں نے ایک دن حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف لکھنے کے لیے الماری سے کتابیں نکالیں اور امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ورق گردانی شروع کی جس سے میرے دل میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کچھ غبار آ گیا اس کا اثر یہ ہوا (یعنی فوراً مجھے اس کی سزا یہ ملی کہ دن دوپہر کے وقت یکا یک میرے سامنے گھپ اندھیرا چھا گیا چنانچہ ساتھ ہی خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بدظنی کا نتیجہ ہے۔ اس سے استغفار کرو تو میں فوراً استغفار دہرانے

لگا اور توبہ کی (بس پھر کیا تھا کہ وہ) اندھیرے کافور ہو گئے اور ان کی بجائے ایسا نور چمکا کہ جس نے دوپہر کی روشنی کو بھی مات کر دیا اس وقت سے مجھے حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے خوب حُسن عقیدت ہو گئی آخر میں لکھتے ہیں کہ میں اپنے ناظرین سے امید کرتا ہوں کہ وہ بزرگان دین سے خصوصی آئمہ کرام سے حُسنِ ظن رکھیں اور گستاخی شوخی بے ادبی سے پرہیز کریں۔

(تاریخ اہل حدیث صفحہ ۵۲ مرتبہ حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی)

جی ہاں!

زاہد لحاظ رکھ نہ ہو گل چراغِ زہد
جھونکا نہ آنے پائے ہوائے غرور کا

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بے ادب کون ہیں، اور ان کے لیے لمحہ فکریہ

حضرت یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے جب کہا جاتا کہ فلاں عالم حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی بدگوئی کرتا ہے تو آپ فرماتے کہ لوگ اس لیے ان کے دشمن بن گئے ہیں کہ علم وعمل میں ان کی برابری نہیں کر سکتے۔ ان کی مثال کسی حسینہ کی سوکنوں جیسی ہے کہ وہ حسد (میں جلتے ہوئے) اس حسینہ کو کہتی ہیں کہ یہ بہت بدصورت ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ جلد ۲ صفحہ ۲۴)

اور کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ

امام اعظم کے شاگردوں کے ہیں شاگرد بھی ارشد
بخاری، شافعی، مسلم، نسائی، ترمذی، احمد

ان مناقب کے باوجود بھی اگر کوئی متعصب اور (بے ادب) امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو مجروح اور ضعیف کہے اور ان کی روایات کو احتجاج نہ سمجھے۔ یا یوں

کہے کہ آپ کو صرف ۱۴ یا سترہ حدیثیں یاد تھیں تو اس سے زیادہ کور عقل، متعصب اور حقائق کا منکر کون ہو گا۔ (حوالہ بالا جلد ۱ صفحہ ۱۳۱)

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بے ادب لوگوں کے لیے سوچنے کا مقام

مناقب امام اعظم للعلامہ کردری رحمۃ اللہ علیہ میں ہے کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو اور آپ کے متبعین کو مغفرت کی بشارت بھی دی گئی ہے۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جب حج کے لیے تشریف لے گئے تو کعبۃ اللہ میں داخل ہوئے اور ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر نصف قرآن پاک اور دوسرے پاؤں پر کھڑے ہو کر دوسرا نصف پڑھ کر قرآن پاک ختم کیا اور پھر دعا فرمائی کہ اے میرے پروردگار! جیسا تجھے پہنچاننے کا حق ہے ویسے میں نے تجھے نہیں پہچانا اور جیسی تیری عبادت کرنے کا حق ہے میں نے ویسی تیری عبادت نہیں کی۔ اے اللہ! مجھے میری ناقص خدمت (عبادت) کے طفیل اپنی کامل مغفرت عطا فرما۔ (لکھا ہے کہ) کعبۃ اللہ کے ایک کونے سے آواز آئی کہ (اے ابوحنیفہ!) تم کو بہت اچھی معرفت حاصل ہے اور تم نے (ہماری) خالص عبادت کی ہے۔ (لہٰذا) ہم نے تمہاری اور اس شخص کی جو تمہارے مذہب پر چلے مغفرت کر دی۔ (کردری جلد ۱ صفحہ ۵۵)

باب ۱۸:

علماء کرام اور اولیاء اللہ کی بے ادبی سنگین جرم ہونے کے ساتھ ساتھ کبیرہ گناہ بھی ہے

برادران اسلام! علماء کرام، اولیاء اللہ اور مولویوں (نیک لوگوں) کی بے ادبی کرنا بہت سخت گناہ ہے۔ نیک آدمی پھر اگر عالم باعمل بھی ہو تو اُن کی بے ادبی یا بے عزّتی یا گستاخی کرنا جیسا کہ آج کل دن رات علماء اور مولویوں کو بُرا کہنے سے ہماری زبانیں نہیں تھکتی، غلطی کسی ایک باشرع اور داڑھی رکھنے والے سے ہو جائے تمام آدمی بس ہم سب مولویوں کو بُرا کہنا شروع ہو جاتے ہیں حالانکہ صرف داڑھی رکھنے سے مولوی تھوڑا ہی بن جاتا ہے یہ الگ بات ہے کہ ڈاڑھی ایک ایسی عظیم سنت ہے کہ جو بھی اس کو اپنے چہرے پہ سجالے گا خواہ وہ ان پڑھ ہی ہو اس کو بھی مولوی صاحب کا عظیم لقب مل جاتا ہے۔ مولوی کا معنیٰ اللہ والا ہے چاہے وہ عالم ہو یا نہ ہو۔ مولانا کا معنیٰ ہمارے آقا ہمارے بڑے ہوتا ہے۔ جبکہ عُرفِ عام میں مولوی صاحب یا مولٰنا عاؔلم دین کو کہتے ہیں۔ الغرض کسی بھی اللہ والے نیک شخص بالخصوص عالم دین کو بُرا کہنا ان کی بے ادبی کرنا سنگین جرم اور کبیرہ گناہ ہے، ہائے لوگو!

نہ ہے اتباع پیمبر ﷺ نہ تعلق قرآن سے
خدا کے دین سے ایسی سرکشی تو نہ کرو

علماء کرام اور اولیاء اللہ کی بے ادبی کرنے والے کو مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ دِل کی موت میں مبتلا کر دیتا ہے اور تین سزائیں اور بھی دیتا ہے

حدیث شریف کے حافظ اور امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خوب سمجھ

لو! علماء کرام رحمۃ اللہ علیہم کے گوشت زہر آلود ہیں اللہ تعالیٰ کی یہ عادت ہے کہ علماء کی تنقیص وتوہین کرنے والوں کو رسوا کر دیتے ہیں اور جو شخص علماء پر عیب گیری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو مرنے سے پہلے (ہی) دل کی موت میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ یہاں پر تین باتیں یاد رکھیں:

① علماء کے گوشت زہر آلود ہونے سے اشارہ اس طرف ہے کہ کسی مسلمان کی بھی غیبت کرنے کو قرآنِ کریم میں مردہ بھائی کا گوشت کھانا عام لوگوں کی نسبت زیادہ قرار دیا ہے۔ (الحجرات) تو جو شخص علماء کرام کی غیبت کرتا ہے وہ گویا ان کا گوشت کھاتا ہے مگر ان کا گوشت زہر آلود ہے یعنی عام لوگوں کی غیبت سے اعمال برباد ہوتے ہیں مگر علماء کی غیبت سے دین تباہ ہو جائے گا۔

② اور دل کی موت سے مراد ہے کہ اس میں نیکی، بدی، بھلائی اور برائی پاکی اور ناپاکی، حلال وحرام، جائز و ناجائز کا احساس نہ رہے۔ نیکی کو بُرا اور برائی کو اچھا سمجھنے لگے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

③ علامہ زرکشی رحمۃ اللہ علیہ شارح بخاری شریف نے مذکور حدیث کی شرح میں فرمایا ہے کہ اس حدیث شریف میں غور کیجئے! کہ علماء کرام اور اولیاء اللہ کی بے ادبی کی سزا سود خوروں کی سزا کے برابر کر دی گئی ہے اور سود خوروں کی سزا میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ سود کھانے والے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کے لیے تیار ہو جائیں۔ (سورۃ بقرہ ۲۷۹)

علماء کرام کی بے ادبی کرنے والے ذرا سوچیں کہ علماء کا ادب کیوں ضروری ہے

پھر آپ یہ بھی تو سوچیں کہ اگر آپ سے کہا جاتا ہے کہ علماء کا ادب و

احترام کریں کہ یہ ضروری ہے تو یہ بات کہنے والے میں اور آپ تو نہیں بلکہ علماء کی تعظیم وتکریم کا حکم اللہ اور اس کے سچے رسول ﷺ نے دیا ہے کبھی تو آپ نے یوں فرمایا کہ میرے بعد سب سے بڑا سخی وہ ہے جو علم سیکھ کر اسے پھیلاتا ہے کبھی فرمایا عالم باعمل کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ اُمتی پر۔ کبھی فرمایا میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔ حضرت کثیر بن قیس کہتے ہیں کہ میں (ایک صحابی) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے شہر سے آپ کے پاس ایک حدیث کے لیے آیا ہوں جس کے بارے میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ اسے آپ سرکارِ مدینہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں آپ کے پاس میرے آنے کی اس کے علاوہ اور کوئی غرض نہیں ہے (یہ سُن کر) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی الرحمت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی راستہ کو (خواہ وہ لمبا ہو یا مختصر) علم دین حاصل کرنے کے لیے اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بہشت کے راستہ پر چلاتا ہے اور فرشتے طالب علم کی رضامندی کے لیے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں اور عالم کے لیے ہر وہ چیز جو آسمانوں کے اندر ہے یعنی فرشتے اور جو زمین کے اوپر ہے (یعنی جن وانس) اور مچھلیاں جو پانی کے اندر ہیں دعائے مغفرت کرتی ہیں اور عابد پر عالم کو ایسی فضیلت ہے کہ جیسے چودھویں کا چاند تمام ستاروں پر فضیلت رکھتا ہے اور عالم انبیاء کے وارث ہیں الخ۔ (مشکوٰۃ باب العلم صفحہ ۳۴) بہر حال اللہ کے رسول ﷺ نے علماء دین کے بے شمار فضائل بیان فرمائے ہیں۔

علماء کرام بے ادب لوگوں کے لیے ایک قیمتی بات

برادران اسلام! یہ دنیا تضادات کا مجموعہ ہے یہاں اچھے لوگ بھی ہیں تو برے لوگ بھی ہیں یہاں بلندی ہے تو پستی بھی ہے۔ سیاہ ہے تو سفید بھی ہے گرمی

ہے تو سردی بھی ہے بہار ہے تو خزاں بھی ہے پھول ہے تو کانٹے بھی ہیں خوشبو ہے تو بدبو بھی ہے دن ہے تو رات بھی ہے روشنی ہے تو اندھیرا بھی ہے پتھر ہے تو موم بھی ہے سچ ہے تو جھوٹ بھی ہے مومن ہے تو کافر بھی ہے نیک صالح ہے تو فاسق و فاجر بھی ہے رحم دل ہے تو ظالم بھی ہے جاہل ہیں تو عالم بھی ہیں اور ضد کی پہچان اور قدر و قیمت اسی وقت ہوتی ہے کہ جب اس کی دوسری ضد موجود ہو عربی کا محاورہ ہے **تُعرفُ الاشیاء بأضدادھا۔** اشیاء اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہیں جی ہاں اگر دنیا میں غریبی نہ ہوتی تو امیری کی قدر نہ ہوتی اگر دنیا میں بھوک نہ ہوتی تو شکم سیری کی قدر نہ ہوتی۔ اگر خزاں نہ ہوتی تو بہار کی قدر نہ ہوتی، اگر بدبو نہ ہوتی تو خوشبو کی قدر نہ ہوتی اگر بیماری نہ ہوتی تو صحت کی قدر نہ ہوتی اگر موت نہ ہوتی تو زندگی کی قدر نہ ہوتی اگر بے ایمانی نہ ہوتی تو ایمانداری کی قدر نہ ہوتی اسی طرح اگر جہالت نہ ہوتی تو علم کی قدر بھی نہ ہوتی۔ پس جب زمین کی پشت جاہلوں سے خالی نہیں تو پھر ضروری ہے کہ علماء بھی موجود ہوں۔ جب دنیا میں ضلالت و گمراہی کی طرف بلانے والے موجود ہیں تو پھر ضروری ہے کہ حق و صداقت کی دعوت دینے والے بھی موجود ہوں۔ جب وسوسے ڈالنے والے اور شکوک وشبہات پیدا کرنے والے بہت ہیں تو پھر ضروری ہے کہ شک و شبہات کے کانٹے نکال کر دلوں میں ایمان و یقین پیدا کرنے والے بھی موجود ہوں۔ جب فرعون اور قارون کے وارثوں سے دنیا خالی نہیں تو پھر ضروری ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے وارثوں سے بھی دنیا خالی نہ ہو۔

علماء کرام کو نفرت وحقارت کی نظر سے دیکھنے والے بے ادب لوگ کو اپنے ایمان کی خیر منائیں

بعض بدبخت انسان پھر بھی علماء کرام کو نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے

ہیں لیکن یہ لوگ یاد رکھیں کہ اگر کسی احمق انسان نے علماء کو ان کے عالم ہونے کی وجہ سے حافظ کو اس کے حافظ ہونے کی وجہ سے نفرت کی نظر سے دیکھا تو اسے اپنے ایمان کی خیر منانی چاہیے کیونکہ علم دین اور حفظ قرآن سے نفرت کرنا کفر ہے اور اگر کوئی شخص عالم دین سے یا حفاظ قرآن سے اس کی غلط حرکتوں کی وجہ سے نفرت کرتا ہے تو ایسے شخص کے لیے بھی یہ لازمی ہے کہ دوسرے علماء حق وحفاظ قرآن سے محبت وعقیدت کا رشتہ جوڑے رکھے کیونکہ کسی ایک عالم کی غلط حرکات کی وجہ سے باقی تمام علماء کرام وحفاظ قرآن سے نفرت کرنا انتہاء درجہ کی حماقت ہے۔ ذرا سوچ کر بتائیں کہ کیا آپ اس شخص کو عقلمند کہیں گے جو کسی عطائی ڈاکٹر کی نادانیوں کو دیکھ کر باقی دوسرے ماہر اور اسپیشلسٹ ڈاکٹرز سے نفرت کرنے لگے یا اسی طرح کسی ایک دو ماسٹرز یا پروفیسرز کی غلط کاریوں کو دیکھ کر دنیا بھر کے پروفیسرز اور ماسٹرز کو گالیاں دینے لگے یا اسی طرح چند ایک والدین کی غفلتوں اور نادانیوں کو دیکھ کر باقی لوگوں کے سب والدین کو بُرا سمجھنے لگے۔

اگر علماء حق نہ ہوتے

آپ ایک لمحے کے لے سوچیں کہ اگر علماء حق نہ ہوتے تو کیا ہوتا اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا دین کسی کا محتاج نہیں لیکن یہ عالم اسباب ہے تو اس عالمِ اسباب کے پیش نظر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر علماء نہ ہوتے نبی کے ورثاء اور خلفاء نہ ہوتے، اگر علماء نہ ہوتے تو اولیاء اور اتقیاء نہ ہوتے اگر علماء نہ ہوتے تو قرآن وسنت کے تراجم اور تفسیریں نہ ہوتیں اگر علماء نہ ہوتے تو عوام عقائد وعبادات اور حلال و حرام جائز و ناجائز پاکی و ناپاکی کے مسائل سے غافل رہتے اگر علماء نہ ہوتے تو ملحدوں، مشرکوں، بدعتوں کو دین میں تحریف کرنے سے کوئی نہ روکتا اگر علماء نہ ہوتے تو اکبر بادشاہ جیسے سرپھروں کو اکبری دین کے ایجاد کرنے سے کون روکتا۔ آپ

ہندوستان کی تاریخ پر نظر ڈالیں یہاں ایک وقت ایسا آ گیا تھا کہ اسلام کا چراغ ٹمٹماتا ہوا محسوس ہو رہا تھا دینِ اکبری ایجاد ہو رہا تھا خنزیر اور کتے کی پاکی کا حکم دیا گیا تھا۔ سود، شراب اور جوا حلال سمجھا گیا۔ برہما، مہادیو اور کشن وغیرہ کی تعظیم کی جاتی تھی۔ کلمہ تک بدل دیا گیا اور یوں پڑھا جاتا تھا۔ لا الہ اللہ اللہ اکبر خلیفہ اللہ۔ (نعوذ باللہ) بادشاہ کو سجدہ کیا جاتا تھا۔ اسلامی نام رکھنے سے منع کر دیا گیا تھا۔ شیر اور بھیڑئے کا گوشت حلال کر دیا گیا تھا اور بھینس، بھیڑ بکری اور اونٹ کا گوشت حرام قرار دیا گیا تھا۔ فرمان جاری کیا گیا کہ عربی علوم پڑھنا پڑھانا ترک کر دیا جائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تبرا بازی ہوتی تھی۔ گائے اور اس کے ناپاک گوبر کی پوجا اکبر خود کرتا تھا۔ کہا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی عمر بس ایک ہزار سال تھی اب نئے دین، دین اکبری کی ضرورت ہے۔ اس دین اکبری کا نام توحید الٰہی رکھا گیا۔ یہ سب کچھ دیکھ کر واقعی یوں محسوس ہوتا تھا کہ اب کم از کم ہندوستان میں تو دین اسلام باقی نہیں رہ سکے گا لیکن! آپ اس دل ہلا دینے والے اور پُر آشوب دور میں جانتے ہیں کہ وہ کون مردِ قلندر تھا کہ جس نے دین اسلام کی تجدید کا فریضہ سر انجام دیا؟ آپ یقین کریں کہ وہ کسی کالج یا یونیورسٹی کا پروفیسر نہ تھا وہ کوئی سائنس دان نہ تھا وہ کوئی انجینئر اور جدید اسکالر نہ تھا بلکہ وہ مسجد کے ننگے فرش اور مدرسہ کی چٹائیوں پر بیٹھ کر کتاب وسُنت کا علم حاصل کرنیوالا ایک خدا شناس مولوی ہی تھا۔ وہ شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جنہوں نے فتنۂ اکبری کا بڑی جرأت اور دلیری سے مقابلہ کیا۔ جنہوں نے گوالیار کے قلعہ میں قید ہونا تو گوارا کر لیا لیکن جبین نیاز کو دربار اکبری پر نہیں جھکایا جنہوں نے شریعت کے روشن چہرے سے بدعات اور تحریفات کے گرد وغبار کو صاف کیا۔ جس کے بارے میں اکبرالہٰ آبادی شاعر کو کہنا پڑا

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
ہند میں وہ سرمایہ ملت کا نگہبان ہے

علماء کرام کے بے ادبی کرنے والوں کو سرور کائنات ﷺ کی وعیدیں پیشِ نظر رکھنی چاہئیں

علماء کرام کو حقارت کی نظر سے دیکھنے والے بے ادب لوگوں کو سرور کائنات نبی آخر الزماں ﷺ کی وہ وعیدیں پیش نظر رکھنی چاہئیں جو آپ ﷺ نے علماء کرام کو بُرا بھلا کہنے والوں اور علماء حق کو اذیت دینے والوں کے بارے مین ارشاد فرمائی ہیں۔

آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ

اعد عالما او متعلما او مستمعاً او محباً ولا تكن الخامس فتهلك۔

ترجمہ: تم عالم بنو یا طالب علم یا علم سننے والا یا (علم اور علماء سے) محبت رکھنے والا۔ پانچویں قسم میں داخل نہ ہونا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ (مقاصد حسنہ)

حافظ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پانچویں قسم سے مراد علماء کی دشمنی اور ان سے بغض رکھنے والے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی فقیہ (عالم) کو اذیت پہنچاتا ہے اس نے رسول اللہ ﷺ کو اذیت پہنچائی اور جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کو اذیت پہنچائی اس نے اللہ رب العزت کو اذیت پہنچائی۔

جو کسی عالم سے بغض رکھے اس بے ادب کے کُفر کا اندیشہ ہے

خلیفہ چہارم سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی آخر الزماں ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب میری اُمت علماء سے بغض رکھنے لگے گی اور بازاروں کی

عمارتوں کو بلند کرنے لگے گی اور مال و دولت کے ہونے پر نکاح کرنے لگے گی تو اللہ تعالیٰ ان پر چار قسم کے عذاب مُسلّط فرما دیں گے:

① قحط سالی ہو جائے گی۔

② بادشاہ کی طرف سے مظالم ہوں گے۔

③ حُکّام خیانت کرنے لگیں گے۔

④ اور دشمنوں کے پے در پے حملے ہوں گے۔ (حاکم)

آج کل ان عذابوں میں سے کون سا وہ عذاب ہے کہ جو اس اُمت پر مسلط نہیں ہے لیکن اس کے باوجود اُمت پھر بھی اُن اسباب کو دور کرنے پر تیار نہیں ہے کہ جن کی وجہ سے یہ عذاب آ رہے ہیں۔ فتاویٰ عالمگیریہ میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ

مَنْ اَبْغَضَ عَالِمًا بِغَیْرِ سَبَبٍ ظَاهِرٍ خِیفَ عَلَیْهِ الْكُفْرُ۔

ترجمہ: جو شخص کسی عالم سے بلا کسی ظاہری سبب کے بغض رکھے اس کے کُفر کا اندیشہ ہے۔

علماء کرام کی بے ادبی کرنے والوں پر تین عذاب تیسرا عذاب وہ بے ایمان ہو کر مریں گے

نبی آخر الزماں ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ آئے گا ایک زمانہ میری اُمت پر ایسا کہ **یَفِرُّوْنَ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَالْفُقَهَاءِ**۔ بھاگیں گے لوگ علماء اور فقہاء سے پس مبتلا کرے گا اللہ تعالیٰ ان کو تین بلاؤں (عذابوں) میں۔ **اَوَّلُهَا یَرْفَعُ الْبَرَكَةَ مِنْ كَسْبِهِمْ**۔ پہلا عذاب یہ ہوگا کہ اُٹھ جائے گی برکت ان کی کمائی میں سے۔ **وَ الثَّانِیَةَ** اور دوسرا عذاب یہ ہوگا کہ **یُسَلِّطُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ سُلْطَانًا ظَالِمًا** بھیجے گا ان

پر اللہ تعالیٰ ظالم بادشاہ کو۔ **وَالثَّالِثَۃُ** اور تیسرا عذاب یہ ہوگا کہ **یُخْرِجُوْنَ مِنَ الدُّنْیَا**۔ ایسے لوگ جب دنیا سے جائیں گے تو **بِغَیْرِ اِیْمَانٍ**، بغیر ایمان کے (یعنی بے ایمان ہوکر) جائیں گے۔ (کذافی مکاشفۃ الاسرار وقرۃ الواعظین جلد ا صفحہ ۳۸)

جو شخص کسی عالم کو فحش گالی دے، پس وہ کافر ہوا (امام محمد رحمۃ اللہ علیہ)

حواشی میں لکھا ہے کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جو شخص کسی عالم کو فحش کلام سے گالی دے **یَکْفُرُ**، بس وہ کافر ہوا اور اس کی بیوی کو گویا طلاق ہوگئی۔

(قرۃ الواعظین جلد ا صفحہ ۳۸)

بے ادب اللہ کی مہربانیوں سے محروم ہوتا ہے

برادران اسلام! اوپر بیان کی گئی حدیث شریف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت صدر الشہید رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال وفتاویٰ سے ہمیں سبق یہ ملتا ہے کہ ہم مسلمانوں کو چاہیے کہ علماء کرام وقراء کرام وحفاظ کرام کی عزت کریں اور بلکہ ان کی صحبت سے فیض حاصل کریں اور ان کی شان میں کوئی کلمہ بے ادبی وگستاخی کا بالکل نہ کہیں۔ لیکن کیا کریں کہ شامتِ اعمال سے آج کل یہ سب باتیں ہم میں موجود ہیں۔ اِلّا ماشاءاللہ۔

از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم ماند از لطف رب

ہم اللہ تعالیٰ سے ادب کی توفیق مانگتے ہیں اس لیے کہ بے ادب اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں سے محروم رہتا ہے۔

علماء دین کی بے ادبی کرنے والوں کا منہ قبر میں قبلہ سے پھر جاتا ہے

قطب العالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو لوگ آئمہ

کرام علماء دین کی توہین کرتے ہیں اور ان پر طعن و تشنیع کرتے ہیں قبر کے اندر ان کا منہ قبلہ شریف سے پھر جاتا ہے جس کا جی چاہے (قبر کھول کر) دیکھ لے۔ اس پر حضرت مولانا ابوالحسن صاحب نے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ایسے شخص کا منہ قبلہ شریف سے پھر گیا ہے۔ (حسن العزیز جلد ۴ صفحہ ۱۶۴)

علماء کرام کو تکلیف پہنچانے والے بے ادب کو تین سخت سزائیں

خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار خواب میں دیکھا کہ نبی آخر الزّماں جنابِ رِسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نگاہ اٹھا کے دوزخ کی طرف دیکھو۔ میں نے جو نظر اُٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ گنہگاروں کی ایک جماعت تین قسم کے عذابوں میں مبتلا ہے۔

① ان کے چہرے مثل خنزیر کے ہیں۔

② لہو اور پیپ پی رہے ہیں۔

③ اور آگ میں جلتے ہیں۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ کون لوگ ہیں اور کس گناہِ عظیم پر اس عذاب الیم میں گرفتار ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ لوگ دنیا میں علماء کو ایذاء (یعنی تکلیف) پہنچاتے تھے اور بغیر توبہ کیے مر گئے اسی گناہ کا یہ وبال ہے۔

(تذکرۃ الواعظین صفحہ ۷۷)

علماء کرام کی بے ادبی سے بچنے کے لیے تین کام کریں

اگر کسی عالم دین، مولانا صاحب، امام صاحب، خطیب صاحب قاری صاحب، حافظ صاحب پیر صاحب، استاد صاحب سے غلطی ہو جائے تو ہمیں تین کام

کرنے چاہئیں۔

① اس غلطی میں ان کی پیروی نہ کی جائے یعنی وہ غلطی کرنے سے ہم باز رہیں۔

② جس سے غلطی ہوئی ہو ان کا نام لے کر اس غلطی کا چرچا نہ کیا جائے کہ فلاں عالم صاحب یا فلاں قاری صاحب نے یہ کام کیا ہے۔

③ اگر آپ ان کو غلطی سے ہٹانے میں مخلص ہیں تو آپ اللہ تعالیٰ سے اُن کے لیے دعا کیجئے کہ یا اللہ! اس شخص کو ایسی غلطی سے نجات دے دیجئے۔

ادب کے دائرہ میں رہتے ہوئے ان کو اطلاع دیں کیونکہ

دردِ دِل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کرّ و بیاں

بزرگ کی شان میں بے ادبی کرنے والا مرتد ہو گیا

مشہور عالم علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ ابن السقاء نام کا ایک شخص جس نے علوم اسلامیہ میں زبردست مہارت حاصل کر کے فِرق باطلہ سے بحث و مناظرے کا ملکہ حاصل کر لیا تھا اپنی علمی صلاحیت کی وجہ سے خلیفۃ المسلمین کا تقرب حاصل ہوا اور خلیفہ نے اس پر اعتماد کرتے ہوئے بادشاہ روم کے دربار میں اسے اپنی حکومت کا سفیر بنا کر بھیج دیا۔ رومی بادشاہ نے اس کے اعزاز میں بڑے بڑے امراء اور عیسائیوں، مذہبی پیشواؤں اور پادریوں کی ایک عظیم مجلس مُنعقد کی جس میں عقائد پر بحث کے دوران ابن السقاء نے ایسی مدلل گفتگو کی کہ سارے حاضرین پر سناٹا چھا گیا اور کسی سے بھی اس کا جواب نہ بن پڑا۔ عیسائی بادشاہ کو مجلس کا یہ رنگ دیکھ کر سخت ناگواری ہوئی اور اس نے ابن السقاء کو شیشے میں اتارنے کے لیے خلوت میں اس کے سامنے اپنی حسین و جمیل بیٹی کو پیش کیا۔ ابن السقاء نے اس کے حُسن و جمال پر فریفتہ ہو کر بادشاہ سے اس کے نکاح کی درخواست کی۔ بادشاہ

نے یہ شرط لگائی کہ اگر تو عیسائی مذہب قبول کر لے تو پھر نکاح ممکن ہے۔ چنانچہ وہی ابن السقاء جس نے بادشاہ کی مجلس میں اُن کے جھوٹے مذہب کی دھجیاں اُڑائیں جس مذہب کے تار و پود بکھیر کر عیسائیوں کو لاجواب ہونے پر مجبور کر دیا تھا محض ایک عیسائی لڑکی کے عشق میں گرفتار ہو کر جھوٹا مذہب قبول کر کے مُرتد ہو گیا اور اسی حالت میں جہنم رسید ہوا۔ اعاذنا اللہ منہ، کہتے ہیں کہ ابن السقاء نے شروع طالب علمی کے زمانے میں ایک بڑے بزرگ کی شان میں بے ادبی و گستاخی کرنے اور انہیں ذلیل کرنے کا ارادہ کیا تھا اور اس اللہ والے بزرگ نے اُسی وقت فرما دیا تھا کہ (اے بے ادب) میں تجھ کو جہنم میں جلتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ (فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۴۱۵، اللہ سے شرم کیجئے صفحہ ۲۱۰)

یار کی بے ادبی پر، پروردگار کی پکڑ

بارش تھم چکی تھی موسم ٹھنڈا ہو چکا تھا ہوا کے جھونکے چل رہے تھے پھٹے پُرانے لِباس میں ملبوس ایک اللہ والا ٹوٹا ہوا جوتا پہنے بازار سے گزر رہا تھا ایک حلوائی کی دوکان کے قریب سے جب گزرا تو اس حلوائی نے بڑی عقیدت سے دودھ کا ایک گرم گرم پیالہ پیش کیا۔ اللہ والے نے بیٹھ کر بسم اللہ شریف پڑھ کر پی لیا اور اللہ تعالیٰ کا شکر اور حلوائی کو دعائیں دیتا ہوا آگے چل پڑا۔ ایک فاحشہ عورت اپنے یار کے ساتھ اپنے مکان کے باہر بیٹھی ہوئی تھی۔ بارش ہونے کی وجہ سے گلیوں میں کیچڑ ہو گیا تھا۔ اچانک بے خیالی میں اس اللہ والے کا پاؤں کیچڑ میں پڑ گیا جس سے کیچڑ اُڑ کر اس فاحشہ عورت کے کپڑوں پر پڑا اور اس کے کپڑے گندے ہو گئے اسی فاحشہ عورت کے یار بد اطوار کو غصہ آیا کہ میری محبوبہ کے کپڑے خراب کر دیئے۔ غصے میں اس نے اللہ والے کو تھپڑ رسید کر دیا۔ اللہ والے نے تھپڑ کھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا کہ یا اللہ تو بھی بڑا بے نیاز ہے کبھی دودھ پلاتا ہے

اور کبھی تھپڑ نصیب ہوتا ہے۔ اچھا! ہم تیری رضا پر راضی ہیں۔ یہ کہہ کر اللہ والا آگے چل پڑا۔ کچھ ہی دیر بعد اس عورت کا یار مکان کے اوپر چڑھا۔ اس کا پاؤں پھسلا سر کے بل زمین پر گرا اور وہیں مر گیا۔ پھر جب دوبارہ اس اللہ والے کا اُسی مقام سے گزر ہوا۔ تو کسی شخص نے اس اللہ والے سے کہا کہ آپ نے تھپڑ مارنے والے شخص کو بددعا دی کہ وہ گر کر مر گیا اے اللہ کے بندے کیا ہم اس رحمت دو عالم ﷺ کے ماننے والے نہیں ہیں کہ جنہوں نے پتھر کھا کر بھی دعائیں دیں۔ اس اللہ والے نے کہا کہ مجھ سے قسم لے لیجئے میں نے بددعا نہیں دی۔ اس شخص نے کہا کہ پھر وہ شخص گر کر کیوں مرا؟ اللہ والے نے بڑا عجیب جواب دیا کہ بات یہ ہے کہ انجانے میں میرے پاؤں سے اس عورت کے کپڑوں پر کیچڑ پڑا تو اس کے یار کو ناگوار گزرا اور اس نے مجھے تھپڑ رسید کیا۔ جب اس نے مجھے تھپڑ مارا تو میرے پروردگار کو ناگوار گزرا اور اس نے اسے مکان سے نیچے پھینک دیا۔

جیسی کرنی ویسی بھرنی نہ مانے تو کر کے دیکھ
جنت بھی ہے جہنم بھی ہے نہ مانے تو مر کے دیکھ

بے ادب لوگوں کا کفن بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک سائل جو بظاہر بھیک مانگنے والا فقیر لگتا تھا مگر درحقیقت وہ ایک خُدا رسیدہ بزرگ تھا۔ مسجد کی طرف آیا اور لوگوں سے روٹی کے ایک ٹکڑے کا سوال کیا مگر کسی نے بھی اس کو روٹی کا ایک ٹکڑا نہیں دیا اور وہ غریب بھوک سے تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ جب مؤذن نے مسجد میں اس کو مردہ پایا تو لوگوں کو اس کی خبر دی۔ فقیر کی موت کا حال سُن کر لوگ جمع ہو گئے اور آپس میں چندہ کر کے اُس کے کفن کا دفن کا انتظام کیا تدفین کے بعد جب مؤذن مسجد میں گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ جو کفن اس فقیر کو دیا گیا تھا وہ مسجد کی محراب میں پڑا ہوا ہے اور

اس کفن پر یہ عبارت تحریر کی ہوئی ہے۔ تم لوگوں کا دیا ہوا کفن تمہارے پاس واپس لوٹایا جا رہا ہے کیونکہ تم لوگ (بے ادب) بدترین قوم ہو تم سے ہمارے ولی نے روٹی کا ایک ٹکڑا مانگا تھا مگر تم لوگوں نے نہیں دیا یہاں تک کہ وہ بھوکا مر گیا ہم اپنے دوستوں کو غیر کے حوالے ہی نہیں کیا کرتے۔ تم نے روٹی کا ٹکڑا نہیں دیا لہٰذا اب ہم اپنے ولی کے لیے تمہارا کفن بھی قبول نہیں کرتے۔ (مستطرف)

غُبار آلود ہیں لیکن حقارت سے نہ دیکھ ان کو
کہ ان کی ٹھوکروں سے سلطنت بنتی بگڑتی ہے

ایک اللہ والے کی بے ادبی کی سزا، لرزا دینے والا واقعہ

ابھی پاکستان نہیں بنا تھا۔ ۱۹۴۶ء کے زمانہ انتخاب میں حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ پنجاب، سرحد کے سفر سے واپس دیوبند جا رہے تھے۔ جالندھر کے اسٹیشن پر شمس الحق کی ہمراہی میں چند نوجوان مخالفانہ نعرے لگاتے ہوئے حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ والے ڈبہ میں گھس گئے۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی ڈاڑھی کو پکڑ کر کھینچا، رخسار پر طمانچہ مارا۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ صبر کی تصویر تھے۔ آہ تک نہ کی، یہ واقعہ کسی بزرگ کو سنایا تو وہ کانپ اُٹھے اور انہوں نے لرزتی ہوئی آواز میں فرمایا کہ اگر یہ سچ ہے تو جس بے ادب نے حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی ڈاڑھی پر ہاتھ ڈالا اس کی لاش بھی نہیں ملے گی نہ اس کو زمین ہی جگہ دے گی۔ یہ شمس الحق کون تھا؟ یہ وہی مسلم لیگی نوجوان تھا کہ جو فیصل آباد میں قتل وخون کا شکار ہو گیا۔ جس کی نعش کا پتہ نہ چلا خود مسلم لیگ کے زعما مہر بلب رہے۔ کسی نے کہا کہ اینٹوں کے بھٹے میں زندہ جلا دیا گیا، کسی نے کہا لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے دریا برد کر دیا گیا کسی نے کہا کہ لاش کا قیمہ کر کے کتوں کو کھلا دیا گیا۔ پولیس نے تحقیقات کے لیے انعام بھی رکھا، سب کچھ کیا مگر شمس الحق بے ادب کا کہیں بھی سراغ نہ مل سکا۔ (شورش کاشمیری، چٹان ۱۴ مارچ ۱۹۶۳ء)

باب ⑲:

استاد کی بے ادبی کرنے سے سترہ قسم کے عذاب لاحق ہوتے ہیں

استاد کی بے ادبی کرنے سے سترہ قسم کے عذاب لاحق ہوتے ہیں، آخری عذاب یہ ہے کہ آدمی موت کے وقت بے ایمان ہو کر مرتا ہے۔

(انمول تحفہ، بیہقی صفحہ ۵۲)

واقعی سچ ہے:

بے ادباں دی صحبت نالوں کلیاں بہنا چنگا
پہن پوشاک بے گانی نالوں ننگیاں رہنا چنگا

بے ادب شاگرد کا انجام

حضرت مولانا قاری رحیم بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ چونکہ شاگردوں کو اپنی اولاد سے بھی زیادہ عزیز سمجھتے تھے اس لیے بہت سارے شاگردوں کے رشتے اور شادیاں حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خود ہی کروائیں۔ حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شاگرد کراچی میں رہتے تھے وہ ملنے کے لیے آئے تو بتایا کہ شادی کی کوئی صورت نہیں بن رہی۔ آپ نے ایک دیندار گھرانے میں رشتہ طے کر دیا۔ بچی حافظہ اور عالمہ تھی بات پختہ ہونے پر کراچی رابطہ کیا گیا۔ تو ان صاحب نے بتایا کہ میری شادی کراچی ہی میں ہوگئی ہے۔ بیوی اسکول ٹیچر ہے اور مکان اور جائیداد کی بھی مالک ہے۔ حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے شاگرد کا جواب سن کر بے حد صدمہ ہوا کہ اب بچی والوں کو کیا جواب دوں اور کیسے منہ دکھاؤں؟ دوسری طرف آپ نے اسی وقت یہ اندیشہ ظاہر کیا کہ یہ شادی کامیاب نہیں ہو سکے

گی۔ کیونکہ ایک تو یہ رشتہ بے جوڑ ہے اسکول کالج کی تعلیم یافتہ کسی مولوی اور قاری کے ساتھ کیسے نباہ کرے گی (کیونکہ سکول و کالج اور یونیورسٹی کی تعلیم ہے ہی کچھ ایسی، کسی نے کیا خوبصورت بات کہی ہے اس تعلیم کے متعلق کہ

یہ اہتمامِ چراغاں بجا سہی لیکن
سحر ہو نہیں سکتی یہ دیئے جلانے سے

❁❁❁

نظر ان کی رہی کالج میں بس علمی فوائد پر
گرا دیں چپکے چپکے بجلیاں دینی عقائد پر

❁❁❁

فلسفی کہتا ہے کیا پروا گر مذہب گیا
میں یہ کہتا ہوں بھائی یہ گیا تو سب کچھ گیا

اور مدارس کی اہمیت کے متعلق عرض ہے کہ

حقیر جان کے بجھا دیا جن کو تو نے
یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہو گی

اور پھر دوسری وجہ کہ مولوی صاحب نے استاد کو صدمہ بھی پہنچایا ہے اور اپنے استاد کے مشورہ کو بھی کوئی اہمیت نہیں دی۔ چنانچہ پھر ایسے ہی ہوا کچھ عرصہ کے بعد پتہ چلا کہ اس اسکول ٹیچر عورت نے قاری صاحب کو قتل کروا دیا اور ایک اسکول ٹیچر سے نکاح کرنا چاہا مگر راز کھل گیا اور پھر اس کی وجہ سے اسے جیل جانا پڑا نہ وہ اِدھر کی رہی اور نہ ہی اُدھر کی، گویا کہ

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

اور قاری صاحب کو تو جنازہ تک نصیب نہ ہو سکا۔ اللہ تعالیٰ معاف

فرمائے، پندرہ دن تک ان کی لاش بند مکان ہی میں گلتی سڑتی رہی اور بعد میں وہیں پر ایک گڑھا کھود کر انہیں دبا دیا گیا، واقعی کسی کہنے والے نے سچ ہی کہا ہے کہ

اصلاں نال جے نیکی کریئے عمراں نئ بھلاندے
بے اصلاں نال جے نیکی کریئے تے کوڈی مُل نئ پاندے

قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ یہ واقعہ سنا کر فرمایا کرتے تھے کہ اساتذہ کی بے ادبی اور ناراضگی سے بچنا چاہیے کیونکہ اس کا انجام بُرا ہوتا ہے اور فرمایا کرتے تھے کہ اس شاگرد کی نافرمانی کے باوجود میں اس کے لیے دعا کرتا رہتا ہوں کہ اللہ پاک اس کی لغزشوں کو معاف فرما کر اسے جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

(عشاق قرآن کے ایمان افروز واقعات صفحہ ۲۰۴)

استاد کی بے ادبی کرنے سے عقل ختم ہو جاتی ہے اس پر عبرتناک واقعہ

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے یا اپنے محسن کی گستاخی کرتا ہے تو اس کی عقل مسخ (ختم) ہو جاتی ہے، چنانچہ ایک عالم اُستاذ کی ان کے ایک شاگرد نے گستاخی کی، کسی نے اُسے سمجھایا، مگر وہ کہنے لگا کہ اُستاد محسن تو جب ہیں کہ جب ان کا پڑھایا ہوا کچھ یاد رہا ہو مجھے تو کچھ بھی یاد نہیں۔ چنانچہ اس کے اس بے ادبی اور گستاخانہ جملے سے اس کا علم دین اس سے چھننا شروع ہو گیا۔ (حسن العزیز جلد ۲ صفحہ ۳۶)

شاگردوں کا اُستادِ محترم کی جگہ پر بیٹھنا بے ادبی ہے

شاگرد کے لیے یہ بات مناسب نہیں کہ استاد محترم کی جگہ پر بیٹھے، استاد موجود ہوں یا نہ ہوں۔ (فتاویٰ رحیمیہ جلد ۶ صفحہ ۴۳۰)

بے ادب شاگردوں کے لیے ایک باادب شاگرد کا واقعہ

حضرت شیخ صفی الدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے امام گزرے ہیں ان کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ ان کے اُستاد نے کہا کہ کہیں سے جا کر مولی لاؤ، مولی کا موسم نہیں تھا، اور پھر رات کا وقت تھا، لیکن یہ بلاغور تلاش میں نکل پڑے۔ (یہ نہیں کہا کہ مولی کا تو موسم ہی نہیں ہے اور پھر رات کا بھی وقت ہے کہیں بے ادبی نہ ہو جائے) چنانچہ خیر آباد میں (جہاں تعلیم حاصل کرتے تھے) گلی گلی قریہ قریہ تلاش کیا، لوگ دروازے بند کیے ہوئے سو رہے تھے، کوئی پتہ بتانے والا نہ ملا تو اپنی ناکامی پر رونے لگے۔ اچانک محلہ کا ایک شخص بیدار ہو کر آیا اور اس نے رونے کا سبب پوچھا، انہوں نے مولی کے لیے استاد محترم کے حکم کا واقعہ سُنایا۔ اس شخص نے کہا کہ اب تو مُولی کا موسم ہی نہیں ہے بے موسم مولی کہاں سے ملے گی، اتنے میں محلہ کے اور لوگ بھی آ گئے۔ اس میں ایک شخص نے مولی کا پتہ بتایا۔ پھر یہ سب لوگ شیخ صفی الدین رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مولی والے کے گھر گئے اور دروازہ کھٹکھٹا کر جگایا اور مولی کا قصہ سنایا۔ اس نے دو عمدہ مولیاں اکھاڑ کر شیخ صفی الدین رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ کر دیں۔ اسی ادب واحترام کی برکت تھی کہ پھر وہ اپنے وقت کے امام ہوئے۔

(کامیاب طالب علم صفحہ ۸۵ از روح اللہ نقشبندی)

بے ادب شاگرد کا انجام باادب شاگرد کا انعام

حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ سنایا کرتے تھے کہ ایک طالب علم بڑا ذہین تھا۔ اسے اپنے علم وذہانت پر بڑا ناز تھا اس کا ایک کلاس فیلو یعنی ہم درس تھا جو ذہنی طور پر کمزور تھا، لیکن وہ اپنے اساتذہ کی خدمت میں پیش پیش رہتا، استاد محترم کی خاطر استنجا کے لیے مٹی کے ڈھیلے اور پانی کا لوٹا لے کر آتا تھا۔ ایک دفعہ اس

ذہین لڑکے نے جس کو اپنی ذہانت پر بڑا ناز تھا اُس خدمت گزار اور کمزور ذہن والے لڑکے کو حقارت آمیز لہجے میں کہا کہ چل بے چل تو کمزور ذہن کا مالک ہے تو کیا کرے گا (اور کیا پڑھے گا) اس کی یہ بات استاد محترم نے سُن لی۔ اس وقت کے استاد بھی بڑے اللہ والے ہوتے تھے یہ سُن کر استاد محترم کو جوش آیا اور اس ذہین لڑکے کو بُلایا اور فرمایا کہ تیرا کیا خیال ہے کہ یہ لڑکا میرے لیے لوٹے بھرتا ہے۔ استنجے کے لیے ڈھیلے بنا کر لاتا ہے۔ اس ساری خدمت کا اسے کچھ بھی صلہ اور بدلہ نہ ملے گا۔ بس استاد نے اتنی بات فرمائی۔ حضرت مولانا جالندھری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ پھر آنے والے وقت میں دنیا نے دیکھ لیا کہ ڈھیلے بنا کر لانے اور استاد محترم کی خدمت میں پیش پیش رہنے والے کمزور ذہن طالب علم کے پاس سینکڑوں شاگرد علم حاصل کر رہے تھے اور یہ سب استاد محترم کے احترام اور خدمت کی برکت تھی اور اُدھر وہ ذہین اور گھمنڈ کرنے والا بے ادب آگے جا کر اس فیلڈ اور لائن میں مدرس بھی نہ بن سکا۔ (ماہنامہ الخیر)

ساری زندگی اُستاد کے گھر کی طرف پاؤں پھیلا کر نہیں سوئے، بے ادب شاگردوں کے لیے انمول واقعہ

حضرت محمد بن یوسف صالحی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں اپنے استاذ کے احترام اور ادب کا یہ عالم تھا کہ جب تک اُن کے استاد زندہ رہے تو استاد محترم کے گھر کی طرف پاؤں پھیلا کر نہیں سوئے۔ حالانکہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے استاد محترم حضرت امام حماد رحمۃ اللہ علیہ کے گھروں کے درمیان فاصلہ (بھی) طویل تھا اور درمیان میں سات گلیاں پڑتی تھیں۔ (عقود الجمان)

یہ بہارِ ادب اب تک جو دنیا میں چھائی ہوئی ہے
یہ ٹہنی انہی کی لگائی ہوئی ہے

۳۰ سال سے ہر نماز میں استاد محترم کے لیے دعا، بے ادب شاگردوں کے لیے دو نصیحت آموز واقعات

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے استاد محترم حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات سے بڑی عقیدت تھی اور وہ ہمیشہ ان کا احترام کیا کرتے تھے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سوار ہوتے تو یہ ان کے پیچھے پیچھے پیدل چلتے اور سوالات کرتے جاتے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا اپنا بیان ہے فرماتے ہیں کہ ۳۰ سال سے کوئی ایسی نماز نہیں پڑھی کہ جس میں میں نے اپنے استاد محترم حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے دعا نہ کی ہو۔ (از نامور علماء کے مثالی واقعات)

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ بھی ہمیشہ اپنے اساتذہ کرام کے لیے دعاءِ مغفرت کیا کرتے تھے اور فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی کوئی نفل یا فرض نماز پڑھی تو اساتذہ کرام کے لیے ضرور دعا کی۔ (آداب المتعلمین صفحہ ۴۰)

اگر کبھی استاد کی بے ادبی ہو جائے تو فوراً راضی کرو، ورنہ؟

اگر خدانخواستہ کبھی غلطی سے استاد کی بے ادبی، گستاخی یا نافرمانی یا ایذا رسانی ہو جائے تو فوراً نہایت عاجزی وانکساری سے معافی مانگو اور اس کے ساتھ ساتھ اعضاء سے بھی عاجزی وانکساری وندامت کا اظہار کرو۔ یہ نہیں کرنا کہ لٹھ سا مار دیا کہ اجی معاف کر دو۔ اگر دل میں ندامت ہو گی تو تمہارے اعضاء سے بھی ندامت ٹپکے گی۔ اگر نہ بھی ہو تو بناوٹ ہی کر دو اصل نہیں تو نقل ہی سہی۔ مگر تاخیر نہ کرو۔ کیونکہ اگر استاد دنیادار ہو گا تو تاخیر کرنے سے اس کی کدورت بڑھ جائے گی

اور اس طرح آپ کا نقصان ہوگا اور اگر دیندار ہوگا تو کدورت وغیرہ خرافات کو اپنے دل میں جگہ نہ دے گا مگر اسے طبعی رنج ہوگا اور یہ بھی آپ کے لیے مضر ہوگا کیونکہ اس حالت میں انشراح قلب نہ رہے گا اور بغیر انشراح قلب نفع حاصل نہیں ہوتا اور تاخیر کرنے میں یہ خرابی ہے کہ جتنی تاخیر ہوگی اتنا ہی حجاب بڑھتا جائے گا۔

(حوالہ بالا صفحہ ۴۴)

حدیث شریف کو بے ادبی سے سننے کی نحوست

میرے شیخ سیدی و مرشدی حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کندیاں شریف کے والد ماجد حضرت مولانا احمد سعید خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے تو حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ حضرت حدیث شریف پڑھاتے ہوئے جو انوار و برکات پہلے حاصل ہوتے تھے اب وہ حالت نہیں رہی۔ حضرت نے فرمایا میں کل اس کا جواب دوں گا۔ اگلے دن حضرت نے فرمایا کہ بعض طلباء جن پر غسل فرض ہوتا ہے وہ بغیر غسل کیے اسی حالت میں درس حدیث میں شامل ہو جاتے ہیں اور وہ خود کو صرف حدیث سننے والے تک محدود رکھتے ہیں کہ ہم نے تو صرف سننا ہے، کون سا پڑھنا ہے یا حدیث شریف کو ہاتھ لگانا ہے اس وجہ سے انوار و برکات میں کمی آ گئی ہے۔ حضرت کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے طلباء کے سامنے اس بات کا ذکر کیا تو بعض طلباء نے اقرار کیا۔

باب ۲۰:

ایسے بے ادب شخص سے اللہ جل شانہٗ اور اس کے رسول ﷺ سخت ناراض ہوتے ہیں

برادرانِ اسلام اللہ جل شانہٗ اور اس کے پیارے رسول ﷺ نے کفار کے ساتھ دوستی کرنے، ان کی اُن چیزوں کو بنظر استحسان دیکھنے اور اُن کو اچھا کہنے سے منع فرمایا کہ جو ان کی کُفر کی ہیں کیونکہ اللہ جل شانہٗ اور اس کے لاڈلے رسول ﷺ تو قرآن و حدیث اسلام کو اور اس کے بتائے ہوئے احکام کو اچھا فرمائیں اور ہم اس کے مقابلہ میں الٹا کافروں کے مذہب اور ان کے طور طریقے کو اچھا کہیں تو یہ اللہ رب العزت اور پیارے آقا ﷺ کی ذات کی بھی اور قرآن و حدیث اور اسلام کی بھی انتہائی بے ادبی ہے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ ایسے بے ادب شخص سے سخت ناراض ہوتے ہیں اور یاد رکھو کہ اس ناراضگی کا اصل پتہ تو آخرت ہی میں چلے گا لیکن کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے بے ادب لوگوں کے واقعات دنیا میں بھی دکھا دیتا ہے تاکہ دوسرے لوگ ان کو دیکھ کر عبرت پکڑ لیں کیونکہ

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

غسلِ فرض کی بے ادبی کرنے کا انجام

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں آپ کو ایک عجیب عبرت انگیز واقعہ سناتا ہوں جو میں نے مولانا فتح محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سنا تھا شیخ دھّان (تاجر روغن) نے جو مکہ مکرمہ کے ایک بڑے عالم تھے وہ فرماتے ہیں کہ مکہ

مکرمہ میں ایک عالم کا انتقال ہوا اور ان کو دفن کر دیا گیا، کچھ عرصہ کے بعد کسی دوسرے شخص کا انتقال ہوا تو اس کے وارثوں نے اُن عالم صاحب کی قبر میں اِن کو دفن کرنا چاہا، مکہ مکرمہ میں یہ دستور ہے کہ ایک قبر میں کئی کئی مُردوں کو دفن کر دیتے ہیں، چنانچہ ان عالم صاحب کی قبر کھود دی گئی تو دیکھا کہ اُن کی لاش کی بجائے ایک نہایت حسین لڑکی کی لاش رکھی ہوئی ہے اور صورت دیکھنے سے وہ لڑکی یورپین معلوم ہوتی تھی، سب کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ اتفاق سے اس مجمع میں یورپ سے آنے والا ایک شخص بھی موجود تھا اُس نے جو لڑکی کی صورت دیکھی تو کہا کہ میں اس کو پہچانتا ہوں یہ لڑکی فرانس کی رہنے والی ہے اور ایک عیسائی کی بیٹی ہے یہ مجھ سے اُردو پڑھتی تھی اور دَر پردہ مسلمان ہوگئی تھی اور میں نے اس کو دینیات کے چند رسالے بھی پڑھائے تھے۔ اتفاق سے بیمار ہو کر انتقال کر گئی۔ لوگوں نے کہا کہ اس کے یہاں منتقل ہونے کی وجہ تو معلوم ہوگئی کہ یہ مسلمان اور نیک تھی لیکن اب بات دریافتِ طلب یہ ہے کہ اُن عالم صاحب کی لاش کہاں گئی۔ بعض لوگوں نے کہا کہ شاید عالِم کی لاش اس لڑکی کی قبر میں منتقل کر دی گئی ہو۔ اس پر لوگوں نے سیاح سے کہا کہ تم حج سے واپس ہو کر جب یورپ جاؤ تو اس لڑکی کی قبر کھود کر ذرا دیکھنا کہ اس میں مسلمان عالم کی لاش ہے یا نہیں اور کوئی صورت شناس بھی ساتھ کر دیا۔ چنانچہ وہ شخص یورپ واپس گیا اور لڑکی کے والدین سے اس کا حال بیان کیا۔ اس پر اُن کو بڑی حیرت ہوئی کہ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ لڑکی کو دفن تو کیا جائے فرانس میں اور تم اس کی لاش مکہ مکرمہ میں دیکھ لو۔ اخیر رائے یہ قرار پائی کہ اس لڑکی کی قبر کو کھودو۔ چنانچہ اس کے والدین اور چند لوگ اس حیرت انگیز معاملہ کی تفتیش کے لیے قبرستان چلے اور لڑکی کی قبر کھودی گئی تو واقعی اس کے تابوت میں اس کی لاش نہ تھی بلکہ اس کے بجائے وہ مسلمان عالم مُقَطَّع صورت وہاں دھرے ہوئے تھے جن کو مکہ

مکرمہ میں دفن کیا گیا تھا۔ شیخ دھان نے فرمایا کہ اس سیاح نے کسی ذریعہ سے ہم کو اطلاع دی کہ اُس عالم کی لاش یہاں فرانس میں موجود ہے۔ اب مکہ مکرمہ والوں کو فکر ہوئی کہ لڑکی کا مکہ مکرمہ پہنچ جانا تو اس کے مقبول ہونے کی علامت ہے اور اس کے مقبول ہونے کی وجہ بھی معلوم ہوگئی مگر اس عالم کا مکہ مکرمہ سے کُفرستان میں پہنچ جانا کس بنا پر ہوا اس کے مردود ہونے کی کیا وجہ ہے۔ سب نے کہا کہ انسان کی اصلی حالت گھر والوں کو معلوم ہوا کرتی ہے اس کی بیوی سے پوچھنا چاہیے چنانچہ لوگ اس کے گھر گئے اور دریافت کیا کہ تیرے شوہر میں اسلام کے خلاف کوئی بات تھی؟ اس نے کہا کچھ بھی نہیں وہ تو بڑا نمازی اور قرآن کا پڑھنے والا تہجد گزار تھا۔ لوگوں نے کہا کہ ذرا سوچ کر بتلاؤ کیونکہ اس کی لاش دفن کے بعد مکہ مکرمہ سے کُفرستان میں پہنچ گئی ہے۔ کوئی بات تو اسلام کے خلاف اس میں ضرور تھی۔ اس پر بیوی نے کہا ہاں میں اس کی ایک بات پر ہمیشہ کھٹکتی تھی۔ وہ یہ کہ جب وہ غسل جنابت کرتا تو یوں کہا کرتا تھا کہ نصاریٰ کے مذہب میں یہ بات بڑی اچھی ہے کہ اُن کے یہاں غُسلِ جنابت فرض نہیں **(استغفر اللہ)**۔ لوگوں نے کہا کہ بس یہی بات ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُس کی لاش کو مکہ مکرمہ سے اُسی قوم کی جگہ پھینک دیا۔ جن کے طریقے کو وہ پسند کرتا تھا۔ حضرات! آپ نے دیکھا کہ یہ شخص ظاہر میں عالم، متقی اور پورا مسلمان تھا، مگر تفتیش کے بعد معلوم ہوا کہ اس میں ایک بات کُفر کی موجود تھی کہ وہ کفار کے ایک طریقے کو اسلامی حکم پر ترجیح دیتا تھا اور استحسانِ کُفر (یعنی کُفر کو اچھا سمجھنا بھی) کُفر ہے۔ اس لیے وہ شخص پہلے ہی سے مسلمان نہ تھا۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر جگہ لاش منتقل ہو جایا کرے۔ مگر خدا تعالیٰ کہیں کہیں ایسا بھی کر کے دکھلا دیتے ہیں۔ تاکہ لوگوں کو عبرت ہو کہ بے ادبی کا نتیجہ یہ ہے۔ (حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے پسندیدہ واقعات صفحہ ۱۷۷)

بغیر غسلِ فرض کیے مر جانے والا بے ادب جبریل علیہ السلام کی ملاقات سے محروم رہتا ہے

حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام مرنے والے کے پاس تشریف لاتے ہیں مگر جو (بے ادب) جنابت کی حالت میں مر جائے تو اس کے جنازہ پر نہیں آتے۔ (موت کے وقت شیطانی دھوکہ صفحہ ۱۱۱ از مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کراچی)

غسل فرض نہ کرنے والے بے ادب کا حشر، قبر میں بلّی جیسا جانور

حضرت ابان بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمارے ایک پڑوسی کا انتقال ہو گیا چنانچہ ہم اس کے غسل اور تجہیز و تکفین میں شریک رہے۔ جب ہم اسے قبرستان لے کر پہنچے تو اس کے لیے جب قبر کھودی گئی تو اس میں بلی جیسا ایک جانور نظر آیا۔ لوگوں نے اسے وہاں سے نکالنے کی بہت کوشش کی مگر وہ وہاں سے نہیں ہٹا۔ مجبور ہو کر دوسری قبر کھودی گئی تو اس میں بھی وہی جانور موجود پایا تیسری مرتبہ بھی یہی ہوا۔ عاجز و تنگ آ کر لوگوں نے اس جانور کے ساتھ ہی اس شخص کو دفن کر دیا۔ ابھی قبر برابر ہی کی گئی تھی کہ قبر سے ایک زبردست دھماکہ کی آواز سُنی گئی۔ لوگوں نے اس کی بیوی کے پاس آ کر اس شخص کے حالات معلوم کیے تو پتہ چلا کہ وہ بے ادب آدمی غسل فرض نہیں کیا کرتا تھا۔ (شرح الصدور صفحہ ۲۴۴)

غسلِ فرض نہ کرنے والے بے ادب لوگوں کے لیے دوزخ میں عذاب اور اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عمل کا، نصیحت آموز واقعہ

خلیفہ چہارم سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ غسل جنابت میں جس نے ایک بال کے برابر بھی جگہ چھوڑ دی تو اسے دوزخ میں ایسا ایسا عذاب دیا جائے گا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اس ڈر سے (اپنے) سر پر

بال ہی نہیں رکھتے تھے ایسا نہ ہو کہ غسل فرض میں کسی جگہ پانی پہنچنے سے رہ جائے اور جنابت دور نہ ہو۔ حدیث بالا بیان فرما کر انہوں نے تین بار فرمایا کہ میں نے اسی لیے اپنے سر سے دشمنی کر رکھی ہے یعنی بال بڑھنے نہیں دیتا منڈا تا رہتا ہوں۔

(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۴۸)

بلا طہارت کے نماز پڑھنے والے بے ادب کی قبر آگ سے بھر گئی

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو قبر میں کوڑوں سے مارا جا رہا تھا کہ ہر کوڑے کی مار (یعنی ضرب) سے اس کی قبر آگ سے بھر جاتی تھی۔ وہ بلا طہارت کے نماز پڑھنے والوں میں سے تھا۔

(عالم برزخ صفحہ ۵۹ از حضرت مولٰنا قاری محمد طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ)

ناپاک عورت کے ہاتھ کی پکی ہوئی روٹی کھانے کی نحوست

حضرت مولانا عبد اللہ بہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں خان گڑھ کی جماعت کی دعوت پر گیا اور وہاں سے مجھے مسکین پور شریف لے گئے۔ مجھے میرا ایک پیر بھائی ملا اس نے مجھے حضرت کے وقت کا ایک واقعہ سنایا کہ ایک مرتبہ میں حضرت مولانا فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی غرض سے روانہ ہوا راستہ میں رات ہوگئی تو میں ایک شخص کے گھر مہمان ہوا اتفاقاً اس شخص نے بھی علی الصبح کہیں جانا تھا گھر میں وہ تاکید کر کے گیا کہ مہمان کو سویرے سویرے روٹی کھلا کر روانہ کر دینا۔ میری جلدی کا سُن کر عورت نے صبح روٹی جلدی پکا دی میں نے وہ روٹی پلے باندھ لی اور روانہ ہو گیا۔ دوپہر کو ایک درخت کے سایہ کے نیچے بیٹھ کر روٹی کھائی اور ذرا آرام کے لیے لیٹ گیا نیند خوب آئی اور خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں ایک خنزیر کا گوشت کھا رہا ہوں۔ جب نیند سے بیدار ہوا تو بہت پریشان ہوا، مسکین پور پہنچ کر یہ خواب میں نے حضرت اقدس کو سنایا آپ نے فرمایا کہ یہی خواب نماز عصر کے

بعد مسکینوں کو بھی سنانا، حسب ارشاد میں نے سنایا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کھڑے ہو کر خواب کی تعبیر سب کو سُنا دی کہ اس نے جو روٹی کھائی تھی وہ ناپاک (یعنی فرض غسل کیے بغیر) عورت کے ہاتھ کی پکی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا میں دکھا دیا ہے کہ ناپاک عورت کے ہاتھ کی پکی ہوئی روٹی کھانے سے کیا اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ میں واپسی پر تو تحقیق کے لیے اسی آدمی کے گھر گیا تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ واقعی اس عورت نے جلدی میں بحالت جنابت روٹی پکائی تھی۔ (ملفوظات حضرت بہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

ایک بڑا ہی اہم مسئلہ بے ادب لوگوں کے لیے

ایام حیض میں جماع کرنا نصِ قرآنی **وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ**۔ (سورۃ البقرہ آیت ۲۲۲) سے حرام ہو چکا ہے ایسا کرنا گناہ کبیرہ ہے اگر غلطی سے کبھی ایسا گندہ کام ہو جائے تو اگر دم سرخ یعنی ابتدا میں یہ گندہ کام ہو جائے تو ایک دینار ساڑھے چار ماشہ سونا کی قیمت بطور سزا کفارہ کے صدقہ کرے اور اگر آخر میں یعنی زرد خون میں ہو جائے تو آدھا دینار (سوا دو ماشہ سونا کی قیمت) خیرات کر دینا افضل ہے اور توبہ و استغفار واجب ہے۔ (امداد الاحکام، ترمذی شریف جلد ا صفحہ ۲۰)

حالت حیض میں علاوہ نماز روزہ تلاوت قرآن پاک کے عورت اور ذکر اذکار درود و وظائف جاری رکھ سکتی ہے یہ جائز ہے منع نہیں بلکہ اس کے لیے مستحب ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کر کے مصلّے پر بیٹھ جائے اور نماز پڑھنے کی مقدار **سُبْحَانَكَ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ** پڑھے تو اس کے نامہ اعمال میں ہزار رکعت نماز لکھی جاتی ہے اور ستر ہزار گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور ستر ہزار (جنت میں) درجات بلند ہو جاتے ہیں اور استغفار کے ہر لفظ پر ایک نور ملتا ہے اور جسم کے ہر ہر رگ کے بدلے حج و عمرہ کرنے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ (مجالس الابراء، عربی صفحہ ۵۶۷)

باب ۲۱:

گناہ کی نحوستیں اور گناہ کرنے والے بے ادب لوگوں کے لیے سوچنے کا مقام

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ

① اپنے آپ کو گناہوں سے بچاتے رہا کرو (کیونکہ) آدمی بعض گناہ ایسے کرتا ہے کہ اس کی نحوست سے علم کا ایک حصہ بھول جاتا ہے (یعنی حافظہ خراب ہو جاتا ہے اور پڑھا ہوا بھول جاتا ہے)

② اور بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں کہ جن کی (نحوست کی) وجہ سے تہجد (پڑھنے) کو آنکھ نہیں کھلتی۔

③ اور بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں کہ جن کی وجہ سے اس کی آمدنی جو بالکل اس کے لے آنے کو تیار ہوتی ہے (وہ) جاتی رہتی ہے۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی:

فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ۔ (الآیہ)

اور فرمایا کہ یہ لوگ گناہ کی وجہ سے اپنے باغ کی پیداوار سے محروم ہو گئے۔ (درمنثور، فضائل صدقات حصہ اول صفحہ ۱۹۵)

ایک بزرگ کا قول ہے کہ جب کوئی مجھ سے گناہ صادر ہو جاتا ہے تو میں اس کے اثر سے دیکھتا ہوں کہ میری سواری کا جانور بھی سرکشی کرتا ہے۔ بیوی کے اخلاق بھی بدل جاتے ہیں اور نوکر بھی خدمت میں سستی کرنے لگتے ہیں اولاد بھی

سرکش ہو جاتی ہے۔ (بے حیائی کا انجام صفحہ ۹۰)

خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس بندے نے کوئی دن گناہوں کے بغیر گزارا وہ ایسا ہے کہ جیسے اس نے وہ دِن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گزارا۔ اسی لیے۔

شب و روز یہی ہے میری دُعا
گناہوں سے اے خداوند ہم کو بچا

باب ۲۲

ماں باپ کی بے ادبی پر سزا، آخرت سے پہلے اس دنیا میں بھی دی جاتی ہے

اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ﷺ نے فرمایا کہ اور سب گناہوں کی سزا تو اللہ تعالیٰ جسکو چاہتے ہیں قیامت تک مؤخر کر دیتے ہیں لیکن والدین کی حق تلفی اور نافرمانی کی سزا آخرت سے پہلے اس دنیا میں بھی دی جاتی ہے۔ (بیہقی)

اس حدیث شریف کی صداقت کے ثبوت میں اس دور کے بھی کچھ چشم دید جان نکلتے وقت کے واقعات والدین کے ستانے اور ان کو تکلیف پہنچانے اور ان کی بے ادبی کرنے والوں کے آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ یہ چشم دید واقعات ایک دیندار ڈاکٹر پروفیسر نور احمد نور کے تحریر کردہ ہیں۔ جنھوں نے تقریباً سو مسلمان مریضوں کو مرتے وقت کی حالت میں دیکھا اور یہ جاننے کی کوشش کی کہ ان کی موت کیسے اور کس حالت پر ہوتی ہے۔ یہ لرزہ خیز اور عبرتناک واقعات آپ ان ہی کی زبانی سنیئے۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں۔ بطور ڈاکٹر میں نے تقریباً ایک سو مسلمان مریضوں کو اپنے سامنے مرتے دیکھا اور میں اس جستجو میں رہا کہ اس مرنے والے کے آخری الفاظ اور بول کیا نکلے ایک سو مسلمانوں میں سے صرف تین خوش نصیبوں نے کلمہ شریف پڑھتے ہوئے جان دی ان کے علاوہ باقی سب ۹۷ آدمی دنیا کے بکھیڑوں میں مشغول اور اسی کی باتیں کرتے ہوئے چلے گئے۔ (واقعات و مشاہدات)

گالیاں دینے والا بے ادب گالیاں دیتے دیتے مر گیا

ایک مریض جو میرے وارڈ میں تھا اس کا مرض یکدم شدید ہو گیا۔ میں نے اس کو دیکھنے کے بعد نرس کو ٹیکہ لگانے کے لیے کہا۔ جب نرس نے ٹیکہ لگایا تو مریض نے اس کو بہت ہی گندی گالی دی۔ دوسرا ٹیکہ لگانے سے نرس نے انکار کر دیا تو میں نے اس کو ٹیکہ لگایا۔ اس نے مجھے بھی گالی دی اور اس کے ساتھ اس کی جان نکل گئی۔ جب تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ گالی دینا اس کا تکیہ کلام تھا جب بھی کسی سے مخاطب ہوتا تو گالی دے کر بلایا کرتا تھا۔

ماں کی بے ادبی کرنے والے بے ادب کی اذیت ناک اور بُری موت

میرے وارڈ میں ایک نوجوان گردے فیل ہو جانے کی وجہ سے مرا۔ تین دن تک جان کنی کی حالت اس پر طاری رہی اور اتنی بُری موت مرا کہ آج تک میں نے اپنی چالیس سالہ زندگی میں ایسی اذیت ناک اور بری موت نہیں دیکھی۔ حالت یہ تھی کہ اس کا منہ نیلا ہو جاتا۔ آنکھیں باہر نکل آتی تھیں اور حلق سے ایسی دردناک آواز نکلتی جیسے کوئی اس کا گلا گھونٹ رہا ہو۔ مرنے سے ایک دن قبل یہ کیفیت تھی کہ آواز اتنی تیز اور زیادہ ہو گئی تھی کہ خوف کے مارے وارڈ سے دوسرے مریض بھاگنے شروع ہو گئے۔ چنانچہ اس کو دوسرے وارڈ میں منتقل کر دیا گیا۔ اس کا باپ میرے پاس آیا اور بولا: ڈاکٹر صاحب اس کو زہر کا ٹیکہ لگا دو، تاکہ یہ جلدی مر جائے ہم سے یہ حالت دیکھی نہیں جاتی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اس مریض نے ایسا کون سا گناہ کیا ہے کہ جس کی اس کو یہ سزا مل رہی ہے۔ اس کا باپ کہنے لگا: کیا بتاؤں ڈاکٹر صاحب یہ لڑکا اپنی بیوی کو خوش کرنے کے لیے اپنی ماں کو مارا کرتا تھا۔ میں اس کو بہت سمجھاتا مگر یہ بے ادب، باز نہیں آتا تھا۔ یہ بُری موت اسی کی سزا

ہے۔ (کیا آپ موت کے لیے تیار ہیں، ص:۵۵)

کچھ دیر نہیں اندھیر نہیں انصاف اور عدل پرستی ہے
اس ہاتھ کرو، اس ہاتھ ملے یہاں سودا دست بدستی ہے

ماں باپ کا بے ادب دیکھتے ہی دیکھتے زمین میں دھنس گیا

ایک گاؤں میں ایک کسان کی ماں اور بیوی میں جھگڑا رہتا تھا کئی مرتبہ اس کی بیوی ناراض ہوکر میکے چلی گئی، مگر یہ منت سماجت کر کے اس کو گھر واپس لے آتا تھا۔ آخری مرتبہ جب اس کی بیوی لڑ جھگڑ کر میکے گئی تو اس نے واپس آنے کے لیے شرط رکھی کہ پہلے اپنی ماں کو ختم کر دے پھر واپس آؤں گی۔ اس کسان نے روز روز کے جھگڑوں سے تنگ آ کر بیوی کو خوش کرنے کے لیے اپنی ماں کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ یہ کسان روزانہ کھیت سے کماد کاٹ کر بازار میں بیچتا تھا۔ ایک دن اپنی ماں کو کھیت میں اس بہانے سے لے گیا کہ کماد کا گٹھا سر پر رکھنے میں میری مدد کرے گی۔ چنانچہ اپنی ماں کو اس نے اپنے ساتھ کھڑا کیا اور کلہاڑی سے کماد کاٹنے لگا۔ پھر ایک دم اس کلہاڑی سے اپنی ماں کو ختم کرنے کے ارادہ سے اپنی ماں پر حملہ کرنے کے لیے ماں کی طرف بڑھنے لگا تو اسی زمین نے اس کے پاؤں پکڑ لیے۔ اس کے بدن میں رعشہ چڑھ گیا۔ کلہاڑی دور جا گری اور اس کی ماں روتی چلاتی ہوئی اپنی جان بچا کر بھاگی۔ اب زمین نے آہستہ آہستہ کسان کو نگلنا شروع کیا، کسان نے رونا چلانا اور اپنی ماں کو آوازیں دینا شروع کیں۔ جب لوگ دوڑ کر وہاں پہنچے تو زمین اس بے ادب کو سینے تک نگل چکی تھی (اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے) اس حالت میں آہستہ آہستہ پورا زمین میں دھنس گیا۔ جی ہاں!

جو یہاں رہنے والا ہے یہ دل میں اپنے جان رکھے
یہ ترت پھرت کا نقشہ ہے اس نقشے کو پہچان رکھے

(حوالہ بالا ص ۵۷)

باپ کی بے ادبی سے عالم علم سے بالکل کورا ہو گیا

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ بخاری شریف کے درس میں فرمایا کہ ایک دیہاتی شخص نے اپنے بچے کو بڑی محنتوں کے ساتھ عالم بنایا۔ خود مزدوری کرتے اور بچے کو پڑھاتے۔ آخر اس دیہاتی کی کوشش ومحنت رنگ لائی اور وہ بچہ ایک بڑے دار العلوم میں شیخ الحدیث بن گیا۔ ایک دن والد صاحب اپنے اس بچے کو جو کہ اب شیخ الحدیث بن گیا تھا۔ ملنے گئے کہ وہاں بیٹے کے پاس جا کر اپنے بیٹے کے شاگردوں کا طلبا کا حلقہ اور کلاس دیکھ لوں۔ درس وتدریس کرتے ہوئے دیکھ لوں، تاکہ روحانی سکون نصیب ہو جائے۔ ان کا بیٹا دار الحدیث میں بیٹھا حدیث شریف کا سبق پڑھا رہا تھا۔ باپ بھی ایک طرف ہو کر حدیث شریف سننے کے لیے بیٹھ گئے۔ جب حدیث شریف کا درس ختم ہوا تو بیٹے نے اپنے والد صاحب سے ہاتھ تو ملایا مگر سرد مہری، بے توجہی کے ساتھ۔ یعنی بیٹا دل کے اندر شرم محسوس کر رہا تھا کہ میں اتنا بڑا عالم اور شیخ الحدیث ہوں اور میرا باپ اتنا سادہ ہے۔ طلبا میرے شاگرد کیا اثر لیں گے؟ اس لیے ہاتھ تو ملایا دل نہ چاہتے ہوئے۔ جب طلبا اور نے پوچھا کہ حضرت استاد جی! یہ بزرگ کون ہیں، آپ کے کیا لگتے ہیں؟ تو بیٹے یعنی شیخ الحدیث صاحب نے کہا کہ یہ ہمارے گاؤں کے ہیں اور ہمارے جاننے والے دوست ہیں۔ بس صرف اتنا ہی کہا تھا کہ شیخ الحدیث صاحب کا (سارے کا سارا) علم سلب ہو گیا۔ یعنی علم ان سے رخصت ہو گیا۔ بس پھر تو وہ بڑا رویا، مگر اب وہ علم ان کے سینے سے نکل چکا تھا اور وہ علم سے بالکل کورا ہو گیا تھا۔

(از ملفوظات شیخ الحدیث کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ)

ماں کی بے ادبی کرنے والے کی قبر سے گدھے کی آواز

حضرت سفیان کہتے ہیں بروایت داؤد بن شاپور کہ ابو قزعہ کہتے ہیں کہ

مجھے ایک قبر کے اندر سے گدھے کی آواز سنائی دی۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ اس قبر والے کی ماں (اس کی زندگی میں اس سے جب بھی) بولنا چاہتی تو یہ اُسے کہا کرتا تھا کہ ہاں گدھے کی طرح تو بھی آواز نکال لے۔ اب جب سے یہ مرا ہے تو اس کی قبر سے گدھے ہی کی آواز آتی ہے۔ (عالمِ برزخ از مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۵۱)

ماں کے بے ادب کی کہانی اور اُسی کی زبانی

میں چیچہ وطنی سے تقریر کر کے جا رہا تھا کچھ ساتھی میرے ساتھ تھے۔ ایک آدمی چارپائی پر بیٹھا تھا۔ مکھیاں اس پر بھنبھنا رہی تھیں۔ عجیب حالت تھی، چہرہ زرد ہے، غبار و گرد ہے، عجیب درد ہے، نہ اس کا کوئی ہمدرد ہے۔ پریشان، حیران چارپائی ہے، نہ بھلائی ہے، مجھے بھی سمجھ نہ آئی ہے کہ یہ کون ہے۔ میں قریب آیا تو کہنے لگا: او مولانا! ادھر تشریف لائیں۔ پیلے دانت، ہڈیوں کا ڈھانچہ، کمزور سانچہ۔ قابلِ غور عجیب شور۔ اس کے پاؤں پر ایک کپڑا پڑا ہوا تھا۔ اس نے کہا: مجھے عبرت سے دیکھو میں کون ہوں۔ میں ایک شیر تھا۔ اب مجھے دیکھ لو، اب میری کیا حالت ہے۔ مولانا ابھی آپ کی تقریر کی آواز یہاں آ رہی تھی۔ کہنے لگا: یہ مکان تھا۔ یہ دوکان میری تھی اور اب بھیک مانگتا ہوں۔ مجھے کوئی بھیک بھی نہیں دیتا۔ بلکہ میرے اوپر لعنت کرتے ہیں۔ پھر اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور کافی دیر تک روتا رہا ہوں۔ کہنے لگا کہ میں وہ بے ادب ہوں جس نے اپنی اماں کے منہ پر جوتے مارے تھے۔ (استغفر اللہ)

میں رات کو فلم دیکھنے سینما میں گیا، غنڈوں کے ساتھ ساری رات آوارہ گردی کرتا تھا۔ رات کو ایک دن دیر سے آیا۔ میں نے ماں سے روٹی مانگی۔ اماں نے کہا: شرم نہیں آتی، ساری رات آوارہ گردی کرتے ہو۔ کبھی پولیس تمہیں پکڑ لے گی نہ تیرا ابا ایسا تھا نہ تیری ماں ایسی ہے۔ تم کن غنڈوں میں پھنس گئے ہو، شرم

کرو۔ تمہیں روٹی دے کر حرام کروں، بس کچھ ناراض ہوئی تو مجھے بھی غصہ آ گیا۔
میں نے جوتا اتار کر ماں کو مارنا شروع کر دیا۔ دو جوتے منہ پر مارے۔ ہائے! ماں
کے منہ سے بس اتنا سنا کہ عرش والے، اس لیے بچہ دیا تھا کہ آج میں جوتے کھا رہی
ہوں۔ مولیٰ! مجھے موت دے دے میں زندہ رہنے کے قابل نہیں ہوں۔ اللہ جس
نے میرے منہ پہ جوتے مارے اسے برباد کر دے۔ مولیٰ! جو بے عزتی ہوئی ہو چکی
مجھے اب اپنے پاس بُلا لے۔ اب میں زیادہ جوتے نہیں کھا سکتی۔ عرش والے! جس
نے اماں کی توہین کی ہے اس کتے کو دنیا اور آخرت میں برباد کر دے۔ کہنے لگا اس
وقت تو میں سو گیا۔ رات ہی کو پاؤں میں ایک ٹیس اُٹھی، درد اُٹھا، پاؤں لرزنے لگا،
صبح کو پاؤں سوجھ کر اتنا موٹا ہو گیا۔ پھوڑا نکل آیا، پیپ بہنے لگی، ڈاکٹر کو دکھایا،
لاہور گیا، ملتان نشتر ہسپتال گیا۔ انہوں نے آپریشن کیا، پاؤں کاٹتے گئے، کاٹتے
گئے۔ اس نے اپنے پاؤں سے کپڑا اُٹھایا تو اب بھی پیپ بہہ رہی تھی۔ کہنے لگا کہ
یہ زخم نہیں یہ اماں کی بددعا ہے، خدا کا قہر ہے، اماں ایک ہفتہ رو رو کر مر گئی، کھانا تک
نہ کھایا۔ میری ماں رو رو کر کہتی تھی کہ میں سمجھتی تھی کہ میرا یہ بیٹا خدمت کرے گا،
میرے بڑھاپے کا سہارا بنے گا لیکن میں اس عمر میں جوتے کھا رہی ہوں۔ مجھے
ایسے بیٹے کی ضرورت نہیں، اماں رو رو کر اسی غم میں ختم ہو گئی۔ اماں کی آہیں عرش پر
پہنچیں، قہار نے سنیں، مجھ پر خدا کا قہر نازل ہوا۔ جائداد بھی گئی، دکان بھی بیچی،
مکان بھی بیچا، بیوی گئی، بیٹے گئے، چار سال سے یہاں پڑا ہوں۔ پیپ بہہ رہی
ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے کتے کاٹ رہے ہیں، مکھیاں بھنبھناتی رہتی ہیں، نیند
نہیں آتی۔ میرے پاس سے گزرنے والے لوگ کہتے ہیں کہ یہ وہ لعنتی ہے جس نے
اپنی ماں کو جوتے مارے تھے۔ ساری دنیا مجھے عبرت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتی
ہے اور کتے کی طرح میرے سامنے روٹی پھینک جاتے ہیں۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ کر

ایک عجیب سی چیخ ماری اور گر پڑا۔ کہنے لگا: مولانا یہ دنیا کی ذلت ہے، پتہ نہیں میری آخرت کا کیا حال ہوگا۔ اتنا کہا پھر گر پڑا اور روتا رہا۔ پھر اس نے آنکھ نہ کھولی۔ کہنے لگا: مولانا مجھے روٹھا رب للہ راضی کروا دو۔ معلوم ہوتا ہے کہ جس سے اماں ناراض ہو جائے اس کے لیے اللہ تعالیٰ بھی جبار و قہار بن جاتا ہے۔ ہائے میں اُجڑ گیا ہوں، بیٹے آتے ہیں۔ بلاتا ہوں، بیٹے مجھے ابا بھی نہیں کہتے، میری دنیا برباد ہوگئی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ساری دنیا میں اندھیرا چھا گیا ہے۔ دنیا کی لعنت برس رہی ہے۔ خدا کی قسم یہ واقعہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ماں باپ کی بددعاؤں اور بے ادبی سے بچائے۔ (خطبات دینپوری رحمۃ اللہ علیہ جلد ۲ صفحہ ۲۸۸)

ماں اک باغ بہشت دا بوٹا جس دیاں ٹھنڈیاں چھاواں
در در دھکے پین اونہاں نوں مر جان جنہاں دیاں ماواں

ماں باپ کے بے ادب کے لیے ادب سیکھنے کا شاندار واقعہ

حضرت طلق بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ جو علما اور عابدین میں سے ہیں اپنی والدہ کا سر چومتے تھے اور والدہ کے احترام میں اس گھر کی چھت کے اوپر نہیں چلتے تھے جس گھر کی چھت کے نیچے ان کی والدہ محترمہ موجود ہوتیں۔

مَیں اُس بوڑھی ماں کی بددعا کے الفاظ سن کر سمجھ رہا تھا کہ اس کے بے ادب بیٹے کے لیے جہنم کے دروازے کھل چکے ہیں

میں نے لاہور بادامی باغ میں ایک بڑھیا کانپتی ہوئی بالکل کمزور، ضعیف نحیف، عاجزہ بھیک مانگتی دیکھی۔ مَیں نے پوچھا: اماں تم اس عمر میں بھیک مانگ رہی ہو؟ جب کہ تیرے پوتے اور نواسے جوان ہوں گے۔ اس بیچاری کی چیخ نکل گئی۔ کہنے لگی کہ مولانا میرے پاس بیٹھ جاؤ۔ آپ اچھے آدمی معلوم ہوئے ہیں۔

پھر کہنے لگی کہ میں وہ عورت ہوں جس نے لوگوں کی چکیاں پیسیں، میں نے لوگوں کے گھروں میں جھاڑو دیئے، میں نے چرخے کات کات کر کچھ پیسے جمع کیے اور اپنے بیٹے کی شادی کی۔ مَیں اپنے گھر میں بڑے شوق سے بہو لائی، بڑی خوشی منائی۔ بس کچھ ہی دن گزر جانے کے بعد میرے بیٹے نے بہو کے کہنے پر مجھے بالوں سے پکڑ کر دھکے دے کر گھر سے نکال دیا۔ میں وہ بدقسمت عورت ہوں، اب میں دوپٹہ اٹھا کر کہتی ہوں، مولیٰ جس بے ادب نے مجھے دھکے دیئے اس کی قبر کو جہنم کی آگ سے بھر دے۔ عرش والے! جس نے بوڑھی اماں کو ذلیل کیا تو اس کتے کو ذلیل کر۔ مَیں اس بوڑھی ماں کی بددعا کے الفاظ سن کر سمجھ رہا تھا کہ اس کے بے ادب بیٹے کے لیے جہنم کے دروازے کھل چکے ہیں۔ اس بوڑھی اماں کی چیخیں عرش پر پہنچ چکی ہیں۔ (خطبات دینپوری رحمۃ اللہ علیہ جلد ۲ صفحہ ۲۸۱)

ماں باپ کو گالیاں دینے والے بے ادب کا انجام

نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب معراج میں میں نے ایک قوم کو آگ میں لٹکا ہوا دیکھا۔ میں نے پوچھا: جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ اس نے کہا: (یہ وہ ہیں) جو دنیا میں اپنے ماں باپ کو گالیاں دیتے تھے۔

ماں باپ کو گالیاں دینے والوں کی قبر میں آگ کی چنگاریوں کی بارش

مروی ہے کہ جو شخص اپنے والدین کو گالی دے تو اتاری جائیں گی چنگاریاں آگ کی اس کی قبر میں بارش کی طرح۔ (عمدۃ الذخائر، ترجمہ کتاب الکبائر صفحہ ٦٧)

ماں باپ کے بے ادب کی پسلیاں قبر میں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں

روایت کیا گیا ہے کہ جس وقت دفن کیا جاتا ہے نافرمان والدین کا تو دباتی ہے اس کو قبر یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔

(حوالہ بالا صفحہ ٦٨)

ماں باپ کے بے ادب کو دنیا ہی میں دو سزائیں

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اے موسیٰ! عزت کر اپنے والدین کی بے شک جو عزت کرتا ہے والدین کی بڑھاتا ہوں میں اس کی زندگی کو اور عنایت کرتا ہوں اس کو ایسی اولاد جو عزت کرے گی اس کی اور جو نافرمانی کرتا ہے والدین کی تو کم کروں گا میں اس کی زندگی کو اور دوں گا اس کو ایسی اولاد جو نافرمانی کرے گی اس کی۔

(حوالہ بالا صفحہ ۴۴)

باپ کو مارنے والے کے متعلق تورات میں قتل کر دینے کا حکم ہوا

ابوبکر ابن مریم نے کہا کہ میں نے تورات میں پڑھا ہے کہ جو مارے اپنے باپ کو تو قتل کیا جائے اس کو۔ (حوالہ بالا صفحہ ٦٧)

ماں باپ کا بے ادب خواہ کتنا ہی نیک عمل کرے جنت میں ہرگز داخل نہ ہوگا

والدین کا نافرمان خواہ کتنا ہی نیک عمل کرے جنت میں ہرگز نہ داخل ہوگا اور ماں باپ کا فرمانبردار کتنا ہی گنہگار ہو دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔ (حوالہ بالا صفحہ ٦٢)

ماں باپ کے بے ادب لوگوں کے لیے ایک باادب بیٹے کا واقعہ

ایک جگہ ایک بزرگ صاحبِ لفظ تھا۔ صاحبِ لفظ اس کو کہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جو دعا کرے قبول ہو جائے۔ ایک بندہ اس کی ملاقات و زیارت کو گیا۔ دیکھا کہ وہ شخص صرف فرض ادا کرتا ہے باقی کوئی نفلی کام (یعنی عبادت) نہیں کرتا۔ البتہ دو خنزیر وہاں باندھے تھے بس ان کی خدمت میں کھڑا رہتا ہے۔ کھانا پینا، جگہ خشک کرنا گویا کہ ہر خدمت کے واسطے تیار کھڑا رہتا ہے۔ ملاقات کرنے

کے لیے گئے ہوئے اس نیک بندے نے اس صاحب لفظ بزرگ صاحب سے دریافت کیا کہ خنزیر تو بدترین مخلوق میں سے ہیں ان کی خدمت آپ کیوں کرتے ہیں۔ اس بزرگ نے جواب دیا کہ یہ دونوں میرے ماں باپ ہیں۔ ان سے کوئی گناہ ہو گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو خنزیر بنا دیا ہے۔ میں نے سوچا کہ اگرچہ یہ خدا کے نافرمان ہیں لیکن میرے تو والدین ہیں اور اب تو اور بھی زیادہ خدمت کے محتاج ہیں۔ تو میں نے سب کام چھوڑ کر بس انہی کی خدمت اختیار کی۔ اور یہ (صاحب لفظ ہونے کا) درجہ مجھے انہی کی خدمت کی وجہ سے ملا ہے۔

(مواعظِ عزیزی صفحہ ۲۶، از مولانا عبدالعزیز ہزاروی رحمۃ اللہ)

ماں باپ کے بے ادب لوگوں کے لیے ایک واقعہ میں چار قیمتی سبق

برادرانِ اسلام! اس واقعہ سے ہمیں چار سبق بڑے اہم ملتے ہیں:

۱. یہ دیکھو کہ جب بنی اسرائیل میں ایک بیٹا اپنے ایسے ماں باپ کی خدمت کر رہا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں اور پھر ایسے نافرمان کہ جن کو نافرمانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انسان سے حیوان بنا دیا اور پھر حیوانوں میں سے بھی بہت سے حقیر مخلوق یعنی خنزیر اور سور بنا دیا تو جب خدمت کرنے والی سعادت مند اولاد نے ایسے نافرمان ماں باپ کی بھی خدمت کی ہے تو ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اپنے والدین کی خدمت کریں اور پھر ہم تو ماشاء اللہ اُمت محمد ﷺ میں سے ہیں جو کہ ہمارے لیے ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ جی ہاں

مل گئے مصطفیٰ ﷺ اور کیا چاہیے
بن گئے اُمتی اور کیا چاہیے

۲. اور پھر ہمارے والدین تو الحمد للہ انسان ہیں اور یہ بھی پیارے آقا ﷺ

کی دعا کا صدقہ ہے کیونکہ پیارے آقا ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائی تھی جس کا خلاصہ یہ کہ یا اللہ! میری امت میں سے جب کوئی گناہ کر بیٹھے تو اس کی دنیا میں شکل نہ بدلنا۔

۳ اور پھر یہ دیکھو کہ جب اللہ تعالیٰ کے نافرمان! ماں باپ کی اور پھر ایسے نافرمان کہ جن کی شکلیں تک بدل دی گئیں جب اُن کی خدمت کرنے والے بیٹے کو اتنا بڑا انعام ملا کہ وہ صاحب لفظ بن گیا۔ تو جب ہم اپنے والدین کی خدمت کریں گے (خواہ وہ اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہی کیوں نہ ہوں) تو ہمیں اللہ تعالیٰ کتنا انعام عطا فرمائیں گے۔

۴ اور اگر ماشاء اللہ ہمارے ماں باپ نیک ہوں صوم وصلوٰۃ کے پابند ہوں گناہوں سے بچنے والے ہوں اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہوں تو جب ان کی خدمت کریں گے تو پھر تو **نُورٌ عَلٰی نُور** ہوگا۔

ماں باپ کی بے ادبی نہ کرو اگر چاہتے ہو کہ تمہاری اولاد بے ادبی نہ کرے

حاکم رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہادیٔ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم دوسروں کی عورتوں سے پاکدامنی اختیار کرو۔ تمہاری عورتیں پاکدامن ہو جائیں گی اور تم اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ تمہاری اولاد تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرے گی اور جس کے پاس اس کا بھائی معذرت خواہی کے لیے آئے تو اُسے چاہیے کہ اس کی معذرت قبول کرے خواہ وہ سچا ہو یا جھوٹا اگر ایسا نہیں کرے گا تو میرے حوض پر نہ آئے۔ (الحدیث)

ماں باپ کی بے ادبی سے بچنے کے لیے ایک حدیث شریف میں سات سبق

ابوغسان الضبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ ظہر الحرہ (مقام) میں چلے

جا رہے تھے ان کے والد صاحب ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ راستے میں سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ملے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ کون ہیں؟ جو تمہارے پیچھے چل رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے والد گرامی ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے سنت کے خلاف کیا اور حق بات کو ترک کیا۔ (پھر فرمایا: سنو تمہیں ایسا کرنا چاہیے)

1. اپنے والد صاحب کے آگے نہ چلو۔
2. بلکہ ان کے پیچھے یا دائیں طرف چلو۔
3. کسی کو اپنے اور ان کے درمیان نہ چھوڑو کہ وہ تمہیں قطع کرے۔
4. اور گوشت کے جس ٹکڑے پر تمہارے والد صاحب کی نظر پڑے اس کو نہ لو ہو سکتا ہے اس کا جی چاہتا ہو۔
5. اور اپنے والد گرامی کو تیز (یعنی غصہ اور نفرت) کی نگاہ سے نہ دیکھو۔
6. جب تک وہ نہ بیٹھ جائیں تم نہ بیٹھو۔
7. اور جب تک وہ نہ سو جائیں تم نہ سویا کرو۔ (حوالہ بالا)

ماں کی ایک دعا زندگی بنا دے گی
خود روئے گی مگر تجھ کو ہنسا دے گی
کبھی بھول کر بھی ماں کو نہ رلانا
تمہاری اک غلط بات زندگی بگاڑ دے گی

باپ اپنے بیٹے کو کس طرح بے ادبی سے بچا سکتا ہے؟

علامہ طاہر بن عبدالرشید بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ باپ کو چاہیے کہ جب وہ اپنے بیٹے کو کوئی حکم دے تو واضح حکم کے الفاظ استعمال کرنے کی بجائے یوں کہے: بیٹے! اگر تم فلاں کام کر لو تو اچھا ہے۔ کیونکہ اگر واضح حکم دیا اور مثلاً یہ کہا کہ ایسا

کرو اور پھر بیٹا کسی وجہ سے ایسا نہ کر سکا تو وہ بے ادبی اور نافرمانی کے گناہ کبیرہ میں مبتلا ہوگا جبکہ پہلی صورت میں یہ اندیشہ نہیں ہے۔ (خلاصۃ الفتاویٰ جلد ۴ صفحہ ۳۴۰)

یہی مسئلہ شاگرد، مرید اور بیوی کے لیے ہے۔

ماں باپ کی بے ادبی سے بچنے والے کتنے عظیم لوگ تھے

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت علی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ آپ لوگوں میں سب سے زیادہ نیک و خوش اخلاق ہیں اور آپ اپنی والدہ صاحبہ کے ساتھ ایک برتن میں کبھی کوئی چیز نہیں کھاتے اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر میں والدہ کے ساتھ ایک برتن میں کھاؤں تو ہوسکتا ہے کہ میں اُس چیز کو اٹھالوں کہ جو میری ماں اُٹھانا چاہتی ہو تو اس طرح میں اپنی والدہ کا نافرمان بن جاؤں گا۔ اس لیے میں کبھی ان کے ساتھ ایک برتن میں نہیں کھاتا۔ (المستطرف)

ماں باپ کے بے قدروں کے لیے ماں باپ کے ایک قدردان کا واقعہ

جب حضرت ایاس بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ کا انتقال ہوا تو وہ رونے لگے۔ کسی نے رونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ جنت کی طرف جانے والے میرے دو دروازے کھلے تھے اب ان میں سے ایک دروازہ بند ہوگیا۔

ماں باپ کے بے قدروں کے لیے دوسرا عجیب وغریب واقعہ

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ان کا ایک دراز گوش تھا جس پر سامان لاد کر وہ مکہ مکرمہ جاتے تھے۔ ایک دن وہ اپنے دراز گوش پر سوار ہو کر جا رہے تھے تو ایک اعرابی (دیہاتی) ان کے پاس سے

گزرا۔ تو اس سے فرمایا کہ تم فلاں شخص کے بیٹے ہو۔ اس نے کہا کہ ہاں میں انہی کا بیٹا ہوں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا دراز گوش اور عمامہ جو انہوں نے باندھا ہوا تھا دونوں اس اعرابی کو عطا کر دیئے۔ ان کے ایک ساتھی نے کہا کہ آپ نے اپنی سواری ان کو دے دی جس پر آپ سوار ہو کر سفر کرتے تھے۔ اور عمامہ بھی دے دیا تو فرمانے لگے کہ میں نے صاحبِ سخاوت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: **ان من ابر البر صلة الرحم اهل ودابیه بعد ان یولی۔** کہ والد کی وفات کے بعد بہترین نیکی اور فرمانبرداری والد کے ساتھ محبت کرنے والوں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا ہے۔ (پھر فرمایا کہ) اس کے والد محترم (میرے والد گرامی) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ محبت کرنے والوں میں سے تھے۔ (ابن سعد)

ماں باپ کی قبر کی زیارت کرنے والے کیلئے مقبول حج کا ثواب

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہادیٔ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس (مرد) نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت یا ان کے عزیزوں میں سے کسی کی قبر کی زیارت کی تو اس کے لیے حج مقبول کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور جن کو والدین کی قبر کی زیارت کرتے کرتے موت آ گئی تو فرشتے اس کی قبر کی زیارت کرتے ہیں۔ (نوادر الاصول جلد ۴ صفحہ ۱۲۶)

نوٹ: یہ مسئلہ صرف مردوں کے لیے ہے، عورتوں کو قبرستان جانا منع ہے۔ مزید تفصیل آپ اِن شاء اللہ آگے پڑھ لیں گے۔

چچا کی بے ادبی کرنے کا انجام، والدین کی بے ادبی سے بچنے کا انعام

بنی اسرائیل میں ایک شخص بہت بڑا مالدار تھا۔ اس کی کوئی نرینہ اولاد نہ

تھی۔ صرف ایک لڑکی تھی اور ایک بھتیجا تھا۔ بھتیجے نے جب دیکھا کہ بڈھا مرتا ہی نہیں تو ورثہ کی دھن اور لالچ میں اسے خیال آیا کہ کیوں نہ میں ہی اسے مار ڈالوں تا کہ اس کی لڑکی سے نکاح بھی کرلوں اور قتل کی تہمت دوسروں پر رکھ کر دیت بھی وصول کرلوں اور مقتول کے مال کا مالک بھی بن جاؤں۔ اس شیطانی خیال میں وہ پختہ ہو گیا اور ایک دن موقعہ پا کر اپنے چچا کو (اس بے ادب نے) قتل کر ڈالا۔ بنی اسرائیل کے بھلے لوگ ان کے جھگڑوں بکھیڑوں سے تنگ آ کر یکسو ہو کر ان سے الگ ایک اور دوسرے شہر میں رہتے تھے۔ شام کو اپنے قلعہ کا پھاٹک بند کر دیا کرتے تھے اور صبح کو کھولتے تھے۔ کسی مجرم کو اپنے ہاں گھسنے بھی نہیں دیتے تھے۔ اس بھتیجے نے اپنے چچا کی لاش کو لے جا کر اس قلعہ کے پھاٹک کے سامنے ڈال دیا اور یہاں واپس آ کر اپنے چچا کو ڈھونڈنے لگا۔ پھر ہائی دُہائی مچا دی کہ میرے چچا کو کسی نے مار ڈالا اور پھر اپنے منصوبے کے تحت ان قلعہ والوں پر تہمت رکھی اور ان سے دیت کا روپیہ طلب کرنے لگا۔ انہوں نے اس قتل سے اور اس کے علم سے بھی بالکل انکار کیا۔ لیکن یہ ان کے سر ہو گیا۔ یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں کو لے کر ان سے لڑائی کرنے پر تُل گیا۔ یہ لوگ عاجز ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور یہ واقعہ عرض کیا۔ یا نبی اللہ! یہ شخص خواہ مخواہ ہم پر ایک قتل کی تہمت لگا رہا ہے۔ حالانکہ ہم بری الذمہ ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ وہاں سے وحی نازل ہوئی کہ ایک گائے ذبح کرلو۔ انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے نبی! کہاں قاتل کی تحقیق اور کہاں آپ کا گائے کے ذبیحہ کا حکم؟ کیا آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: **اَعُوْذُ بِاللّٰہِ** (مسائل شرعیہ کے موقعہ پر) مذاق کرنا جاہلوں کا کام ہے۔ اللہ جل شانہ کا حکم یہی ہے۔ اب اگر یہ لوگ جا کر کسی بھی گائے کو ذبح کر دیتے تو کافی ہوتا۔ لیکن انہوں نے سوالات کا دروازہ کھولا اور کہا کہ وہ

گائے کیسی ہونی چاہیے۔ اس پر حکم ہوا کہ وہ نہ تو بہت بوڑھی ہو نہ ہی بچی ہو، جوان عمر کی ہو۔ انہوں نے پھر کہا کہ حضرت ایسی گائیں تو بہت ہیں، یہ بیان فرمائیے کہ اس کا رنگ کیسا ہو؟ وحی اتری کہ اس کا رنگ بالکل صاف زردی مائل ہو، ہر دیکھنے والے کی آنکھوں میں اچھی لگے۔ یہ پھر کہنے لگے کہ حضرت ایسی گائے بھی بہت ہیں کوئی اور ممتاز وصف نشانی بیان فرمائیے۔ وحی نازل ہوئی کہ وہ کبھی ہل میں نہ جُتی ہو، کھیتوں کو پانی اس سے نہ پلایا ہو، ہر عیب سے پاک ہو، یک رنگی ہو، کوئی داغ دھبہ نہ ہو، جوں جوں وہ سوالات بڑھاتے گئے حکم میں سختی ہوتی گئی۔ اب لگے اس گائے کو ڈھونڈنے، وہ صرف ایک ہی لڑکے کے پاس سے ملی۔ یہ بچہ اپنے ماں باپ کا نہایت ہی فرمانبردار تھا۔ ایک مرتبہ جب اس کا باپ سویا ہوا تھا اور نقدی والی یعنی (روپے پیسے والی) پیٹی کی چابی اس کے سرہانے رکھی ہوئی تھی ایک سوداگر ایک قیمتی ہیرا فروخت کرتا ہوا ادھر آ گیا اور اس لڑکے سے کہنے لگا میں اسے فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ لڑکے نے کہا کہ میں خریدوں گا، قیمت ستر ہزار سے طے ہوئی۔ لڑکے نے کہا کہ ذرا ٹھہر جاؤ، میرے والد صاحب جاگیں گے تو میں اُن سے چابی لے کر آپ کو قیمت ادا کر دوں گا۔ سوداگر نے کہا کہ نہیں (اگر تم اپنے والد کو جگا کر) ابھی قیمت دے دو تو میں تمہیں دس ہزار کم کر دیتا ہوں۔ لڑکے نے کہا کہ حضرت نہیں میں اپنے والد صاحب کو نہیں جگاؤں گا۔ (کیونکہ میرے نزدیک ایسے میں جگانا ان کی بے ادبی ہے اور میں یہ بے ادبی نہیں کر سکتا، ہاں) اگر تم ٹھہر جاؤ تو میں تمہیں بجائے ستر ہزار کے اسی ہزار (۸۰۰۰۰) دے دوں گا۔ یونہی ادھر سے کمی اور اُدھر سے زیادتی ہونی شروع ہوتی ہے یہاں تک کہ تاجر تیس ہزار قیمت لگا دیتا ہے اور لڑکا کہتا ہے کہ اگر تم ٹھہر جاؤ یا ٹھہر کر دوبارہ آؤ کہ جب میرے والد صاحب جاگ جائیں تو میں تمہیں ایک لاکھ دے دوں گا۔ آخر تاجر ناراض ہو کر اپنا ہیرا واپس لے

کر چلا گیا (جس کا لڑکے کو بڑا دکھ ہوا، لیکن لڑکے نے اپنے اس دکھ کو والد صاحب کے لیے قربان کر دیا) باپ کی اس بزرگی کو جاننے اور ان کی راحت رسانی کی کوشش کرنے اور ان کا ادب و احترام کرنے سے پروردگار اس لڑکے سے خوش ہو جاتا ہے اور اسے (اسی ادب و احترام کے بدلے میں) یہ گائے عطا فرما دیتا ہے۔ جب بنی اسرائیل اس قسم کی گائے ڈھونڈنے نکلتے ہیں تو سوائے اس لڑکے کے اور کسی کے پاس نہیں پاتے۔ تو اس لڑکے کو کہتے ہیں کہ تم اپنی اس ایک گائے کے بدلے میں ہم سے دو گائے لے لو اور یہ گائے ہمیں دے دو۔ وہ لڑکا انکار کر دیتا ہے۔ یہ پھر کہتے ہیں کہ اچھا تین لے لو، چار لے لو، لیکن یہ راضی نہیں ہوتا حتیٰ کہ دس تک کہتے ہیں مگر یہ لڑکا پھر بھی نہیں مانتا۔ یہ لوگ آ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے شکایت کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ جو وہ لڑکا مانگے اسے وہ دو (اور جس طرح بھی ہو سکے) اسے راضی کر کے گائے خریدو۔ آخر کار گائے کے وزن کے برابر سونا دیا گیا تب اس لڑکے نے اپنی گائے بیچی۔ یہ (ساری) برکت خدا تعالیٰ نے اس لڑکے کو ماں باپ کی خدمت کرنے کی وجہ سے عطا فرمائی تھی۔ جبکہ یہ محتاج تھا اس کے والد کا انتقال ہو گیا تھا اور اس کی بیوہ ماں غربت اور تنگدستی کے دن بسر کر رہی تھی۔ غرض کہ اب یہ گائے خرید لی گئی (ادھر تو اس گائے کی وجہ سے غربت ختم ہو گئی اور ادھر اسی گائے کے) جسم کا ایک ٹکڑا لے کر مقتول کے جسم سے لگایا گیا تو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہ مردہ جی اٹھا۔ اب جو اس سے پوچھا گیا کہ تمہیں کس نے قتل کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میرے بھتیجے نے۔ تا کہ وہ میرا مال بھی لے لے اور میری لڑکی سے نکاح بھی کر لے۔ بس اتنا کہہ کر وہ پھر مر گیا اور اس طرح قاتل کا پتہ لگ گیا اور بنی اسرائیل میں جو جنگ و جدال اور قتل و غارت ہونے والی تھی وہ رُک گئی اور یہ فتنہ بھی دب گیا۔ اب اس بے ادب بھتیجے کو لوگوں نے پکڑ لیا اور اس کی مکاری

بھی کھل گئی اور پھر اس بے ادب بھتیجے کو چچا کے قتل کے بدلے میں قتل کر ڈالا۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۱۲۷)

غرض کہ

خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ۔

دنیا بھی گئی، آخرت بھی گئی۔ (توں بھی سمجھ لے اے میرے بھائی!)

ماں کے بے ادب کی چالیس سال تک کی کوئی عبادت قبول نہ ہوئی

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا، مجھے حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کی کثرت نے حیران کر دیا تو میں نے کہا کہ کاش! مجھے معلوم ہو جائے کہ ان لوگوں میں سے کس کا حج مقبول ہے تو میں اسے مبارکباد دوں اور کس کا حج نامقبول ہے کہ میں اسے تسلی دوں۔ جب رات ہوئی تو میں نے خواب میں ایک کہنے والے کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مالک بن دینار سوال کرتے ہیں حج اور عمرہ کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ان سب کی مغفرت فرما دی۔ چھوٹوں، بڑوں، مردوں، عورتوں، کالے اور سرخ سب کی مغفرت فرما دی مگر ایک شخص ایسا ہے کہ جس پر اللہ تعالیٰ کو غصہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کا حج قبول نہیں کیا۔

حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رات کو میں سویا۔ اس رات میں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا مجھے ڈر لگنے لگا کہ کہیں میں ہی وہ شخص نہ ہوں۔ جب دوسری رات ہوئی تو میں نے خواب میں پھر ایسا ہی سنا۔ لیکن مجھے یہ کہا گیا کہ تم وہ شخص نہیں ہو، بلکہ وہ خراسان میں بلخ شہر کا ایک آدمی ہے جس کا نام محمد بن ہارون بلخی ہے۔ جب صبح ہوئی تو خراسان کے قبائل کے پاس آیا اور میں نے پوچھا کہ کیا تم میں محمد بن ہارون نامی شخص ہے؟ لوگ کہنے لگے: واہ واہ! تو ایسے شخص

کے بارے میں سوال کرتا ہے کہ خراسان میں اس سے بڑا عابد و زاہد اور قاری کوئی نہیں۔ مجھے لوگوں سے اس کی تعریف سن کر تعجب ہوا کہ میں نے خواب کیا سنا ہے اور یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ مجھے اس کا پتہ بتاؤ۔ لوگوں نے جواب دیا کہ وہ چالیس سال سے دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے اور اس کا ٹھکانہ بے آباد جگہیں ہیں اور ہمارا خیال ہے کہ وہ مکہ مکرمہ کے جنگلات میں ہوگا۔ مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے ایسی جگہوں میں تلاش کرنا شروع کر دیا۔ اچانک میں نے دیکھا: ایک شخص دیوار کے پیچھے کھڑا تھا اور اس کا دایاں ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا ہوا تھا اور اس نے دو رسیوں کے ساتھ اپنے پاؤں کو باندھا ہوا تھا اسی حال میں وہ رکوع اور سجدہ کرتا تھا۔ جب اُس شخص نے میرے پاؤں کی آہٹ محسوس کی تو اس نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: مالک بن دینار ہوں۔ اس نے کہا کہ میرے پاس کیوں آئے ہو؟ اگر تم نے کوئی خواب دیکھا ہے تو مجھے بیان کرو۔ میں نے کہا کہ مجھے شرم آتی ہے۔ اس نے کہا تم بیان کرو۔ مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب بیان کیا تو وہ شخص بہت دیر تک روتا رہا اور پھر کہنے لگا کہ اے مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ اس طرح کے خواب میرے بارے میں چالیس سال سے دیکھے جا رہے ہیں۔ ہر سال آپ جیسا کوئی نہ کوئی زاہد یہ خواب دیکھتا ہے کہ میں اہلِ جہنم میں سے ہوں۔ میں نے کہا کہ کیا تمہارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی بڑا گناہ حائل ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! میرا گناہ زمین و آسماں، پہاڑوں اور عرش و کرسی سے بھی بڑا ہے۔ مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ وہ گناہ مجھے بتاؤ تا کہ میں لوگوں کو بتا سکوں کہ وہ یہ کام نہ کریں۔

اس شخص نے جواب دیا: اے مالک! میں بہت زیادہ شراب پینے والا تھا، میں نے ایک دن شراب پی، مجھے نشہ چڑھ گیا، میری عقل زائل ہوگئی، میں گھر آیا

میری ماں ہمارے لیے تندور گرم کر رہی تھی۔ جب ماں نے مجھے نشہ میں بدحال دیکھا تو میرے پاس آئی تا کہ مجھے کھانا کھلائے اور کہنے لگی کہ آج شعبان کا آخری دن ہے اور رمضان المبارک کی پہلی رات ہے۔ لوگ روزہ کی حالت میں صبح کریں گے اور تو نشے کی حالت میں صبح کرے گا۔ کیا تجھے اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں آتی؟ میں نے غصے میں اپنا ہاتھ اٹھایا اور مکا دے مارا، تو والدہ نے بددعا دیتے ہوئے کہا کہ تُو تباہ ہو گیا۔ ان کی اس بات سے مجھے اور غصہ آ گیا اور میں نے والدہ کو اٹھا کر جلتے ہوئے تندور میں پھینک دیا۔ جب میری بیوی نے مجھے دیکھا تو مجھے کمرے میں داخل کر کے دروازہ بند کر دیا۔ جب رات کے آخری حصہ میں میرا نشہ اتر گیا تو میں نے اپنی بیوی کو بلایا دروازہ کھولنے کے لیے۔ تو اس نے بے رخی سے جواب دیا۔ میں نے کہا کہ تیرے لیے ہلاکت ہو یہ بے رُخی کیسی؟ آج سے پہلے تو ایسی بے رُخی نہیں کی۔ بیوی نے کہا کہ تم اس قابل نہیں ہو کہ تم پر رحم کیا جائے۔ میں نے پوچھا کیوں میں اس قابل کیوں نہیں۔ بیوی نے جواب دیا کہ اس لیے کہ تو نے اپنی ماں کو قتل کیا ہے۔ اسے تندور میں پھینک دیا اور وہ جل گئی۔ جب میں نے یہ بات سنی تو مجھ سے رہا نہ گیا میں دروازہ توڑ کر تندور کے پاس گیا تو دیکھا کہ وہ اس میں جلی ہوئی روئی کی طرح تھی۔ میں توبہ کی طرف متوجہ ہوا۔ میں نے اپنا ہاتھ دروازے کے کواڑ میں رکھا اور اپنا دایاں ہاتھ کاٹ دیا اور اپنی گردن میں سے سوراخ کیا پھر اس میں رسی ڈالی اور اپنے پاؤں کے ساتھ اسے باندھ دیا۔ میری ملکیت میں آٹھ ہزار دینار تھے۔ میں نے انہیں سورج غروب ہونے سے پہلے صدقہ کر دیا اپنے غلاموں کو آزاد کر دیا اور اپنے اوقات کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں وقف کر دیا اور میں چالیس سال سے دن کو روزہ رکھتا ہوں اور رات کو قیام کرتا ہوں۔ ہر سال حج کرتا ہوں اور ہر سال آپ جیسا عابد شخص میرے بارے میں یہ خواب دیکھتا ہے۔

میں نے اپنا ہاتھ اس کے منہ پر مارا اور کہا کہ اے بد بخت! قریب تھا کہ زمین اور اس میں جو کچھ ہے وہ (تیرے اس گناہ) کی بدولت جل جاتا۔ تیری آگ کی وجہ سے! پھر میں وہاں سے چلا آیا۔ یہاں تک کہ میں اس کی آواز سُن رہا تھا، لیکن اسے دیکھ نہیں رہا تھا۔ اس شخص نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھائے اور یوں دعا کی: اے غم اور پریشانی کو دور کرنے والے! پریشان حالوں کی دعاؤں کو قبول کرنے والے! میں تیری رضا کے ذریعے تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری معافی کے ذریعے تیری سزا سے پناہ مانگتا ہوں، میری اُمید ختم نہیں ہوئی اور نہ ہی میری دُعا میں کمی ہوئی ہے۔

مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں اپنے گھر آ گیا اور جب رات کو سویا، میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا۔ اے مالک! لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے ملاء اعلیٰ سے محمد بن ہارون بلخی کو پیغام بھیجا ہے کہ اس کی دعا کو قبول کر لیا گیا۔ اور اس سے کہہ دو کہ بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوقات کو جمع کرے گا اور بے سینگ کی بکری کو سینگ والی بکری سے قصاص دلائے گا اور تجھے اور تیری والدہ کو جمع کرے گا۔ تیرے خلاف تیری والدہ کے حق میں فیصلہ کرے گا اور تجھے آگ کا مزہ چکھائے گا اور پھر تجھے تیری والدہ کے حوالے کر دے گا۔ (البر والصلۃ صفحہ ۱۱۱)

کیونکہ میرا تصور صفدرؔ

ماواں دا دِل نرم گلابوں تے کدی نہ سہن جُدائی
پتراں دے سو سو عیب چھپاون تے کدی نا کرن بُرائی

باب ۲۳

ایک بے ادب کے ہونٹوں پر سانپ کا بچہ لپٹ گیا

ہادیٔ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔

ترجمہ: جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہی میں سے ہے۔

(ابوداؤد)

اس لیے ہمیں چاہیے ہم بُرے اور غلط قسم کے لوگوں کی مشابہت اور نقل سے بھی بچیں۔ ورنہ یہ حشر ہوگا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ایک بزرگ بہت ہی نیک اور نماز روزہ اور وظائف کے پابند تھے ان کے انتقال کے بعد کسی نے ان کو خواب میں دیکھا کہ نہایت ہی خوبصورت مکان ہے، بہت ہی عمدہ بستر ہے۔ قالین بچھے ہوئے ہیں، نہایت ہی پر تکلف تخت پر آرام کر رہے ہیں۔ مگر (اللہ معاف فرمائے) ان کے ہونٹوں پر ایک چھوٹا سا سانپ کا بچہ لپٹ رہا ہے۔ خواب میں دیکھنے والے نے ان سے بڑی حیرت کے ساتھ پوچھا کہ اس اعزاز و اکرام کے ساتھ یہ سانپ کیسا؟ انہوں نے کہا کہ ہولی کے زمانہ میں (ہولی ہندوؤں کا ایک تہوار ہے جس میں وہ ایک دوسرے پر رنگ پھینکتے ہیں، خوشیاں مناتے ہیں اور ہولی ہولی کے نعرے مارتے ہیں) تو انہوں نے کہا کہ ہولی کے زمانہ میں پان کھا رہا تھا اور ایک مریل سا گدھا سامنے کو جا رہا تھا میں نے پان کی پیک اس پر تھوک کر مذاقاً یہ کہہ دیا تھا کہ آج ساری دنیا رنگی ہوئی ہے تجھے کسی نے نہ رنگا۔ آ تجھے میں رنگ دوں۔ بس

اس پر پکڑ ہوگئی۔ اب انجام تم دیکھ ہی رہے ہو۔ (آپ بیتی صفحہ ۹۵، جلد ۲)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقعہ کے آخر میں یہ لکھا ہے کہ (دوسری سزا یہ ملی) کہ اس کو ہولی ہولی کھیلنے والوں (یعنی ہندوؤں) کے ساتھ لے جاؤ۔ برے لوگوں کی تَشَبُّہ ایسی چیز ہے۔ (مواعظ اشرفیہ صفحہ ۵۶۴)

آہ بے ادبی نے کیسا وقت دکھایا
ہونٹوں پہ سانپ کا بچہ لپٹنے آیا

اللہ تعالیٰ نے بے ادب مسلمان کو یہود و نصاریٰ کے ساتھ تشبیہ دی

حق تعالیٰ نے تارک صلوٰۃ کو مشرکین سے تشبیہ دی ہے اور تاریک حج کو یہود ونصاریٰ سے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مشرکین حج کرتے تھے لیکن نماز نہیں پڑھتے تھے اور یہود ونصاریٰ نماز پڑھتے تھے لیکن حج نہیں کرتے تھے۔ (مجالس مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۵۸)

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ وہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

فرعون بے ادب کو ہدایت کیوں نہیں ملی، اس کا جواب

روایت میں آتا ہے کہ جب فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے کے لیے جادوگروں کو جمع کیا تو وہ لوگ اسی طرح کے لباس میں آئے تھے جس طرح کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لباس تھا۔ (یعنی یہ لوگ بطور مذاق اور نقل اتارتے ہوئے ہاتھ میں عصا، سر پر عمامہ، جسم پر جُبّہ، چہروں پر نقلی داڑھی وغیرہ وغیرہ) آخر مقابلہ ہوتے ہی تمام جادوگر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا کہ یا الٰہی! یہ سارا سامان تو فرعون کے اسلام لانے کے لیے ہوا تھا۔ یہ

کیا وجہ اور سبب ہوا کہ فرعون پر فضل نہ ہوا اور جادوگر (جو میری نقل کرتے ہوئے آئے تھے) ان کو ایمان کی توفیق ہوگئی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام) یہ تمہاری سی صورت (خواہ نقل ہی تھی، تھی تو میرے کلیم اللہ کی) بنا کر آئے تھے، تو ہماری رحمت نے پسند نہ کیا کہ ہمارے محبوب (پیغمبر کلیم اللہ) جیسی شکل صورت بنانے والے لوگ دوزخ میں جائیں۔ اس لیے ان کو توفیق ہوگئی اور فرعون بے ادب کو چونکہ تم سے اتنا بھی لگاؤ نہ تھا اس لیے اس کو یہ دولت نصیب نہ ہوسکی۔

(تسہیل المواعظ جلد ۲ صفحہ ۶۲۲ از حضرت تھانوی رحمہ اللہ)

باب نمبر ۲۰

ایک محدث نے بے ادبی سے توبہ کی، اس پر واقعہ

حدیث شریف میں اگر کسی کام کے کرنے پر کوئی وعید ذکر کی گئی ہے تو اسے معمولی سمجھنے کی بجائے اس سے بہت زیادہ بچنا چاہیے اور اس سے ڈرتے رہنا چاہیے کہ خدانخواستہ کہیں یہ وعید واقع ہی نہ ہو جائے۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب اربعین میں لکھا ہے کہ مسلمانوں کی یہی شان ہے کہ جس امر میں کوئی حدیث شریف وارد ہوئی ہو تو اس میں بے چوں چرا اس اقتدا کرلیا کریں۔ مثلاً رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شنبہ یعنی اتوار کو اور پنج شنبہ یعنی جمعرات کو پچھنے لگوانے سے برص کا اندیشہ ہے۔ ایک محدث نے اس حدیث پاک کو ضعیف کہہ کر جان بوجھ کر شنبہ کے دن پچھنے لگوائے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ برص میں مبتلا ہو گئے۔ چند روز کے بعد ایک شب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے اور مرض کی شکایت کرنے لگے۔ تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جیسا کیا ویسا بھگتو۔ شنبہ کے دن پچھنے کیوں لگوائے تھے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حدیث کا راوی ضعیف تھا۔ آپ نے فرمایا کہ حدیث تو میری نقل کرتا تھا۔ پھر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خطا ہوئی میں توبہ کرتا ہوں۔ یہ سن کر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ صبح کو آنکھ کھلی تو مرض کا نشان بھی نہ رہا۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ حدیث شریف کے معاملے میں انتہائی احتیاط سے کام لیتے تھے اگر کوئی حدیث شریف ان کی نظر سے نہ گزری ہوتی تو اس کا انکار نہ فرماتے چنانچہ خواجہ حسن

دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے ایک حدیث شریف کی بابت سوال کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انکار نہیں فرمایا (اور نہ ہی ہماری طرح فوراً یہ کہا کہ یہ حدیث شریف تو نعوذ باللہ! من گھڑت ہے ضعیف ہے وغیرہ وغیرہ) بلکہ آپ نے بڑا ہی خوبصورت جواب ارشاد فرمایا کہ یہ حدیث شریف ان کتابوں میں جو مشہور اور معتبر ہیں نہیں آئی ممکن ہے یہ حدیث شریف ہی ہو (لیکن میرے علم میں نہیں ہے) اسی طرح فرمایا کہ لوگ اگر کوئی ایسی حدیث شریف سنیں تو سُن کر یہ نہ کہنا چاہیے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں ہے بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ جن کتابوں میں احادیث جمع کی گئیں ہیں اور جنہوں نے اعتبار حاصل کرلیا ہے ان میں یہ حدیث شریف نہیں آئی۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کرنے پر ایک عبرتناک واقعہ

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ شریف کی شرح میں اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں ایک عبرتناک واقعہ لکھا ہے۔ واقعہ سے پہلے اس کا پسِ منظر سنتے چلیں۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص امام سے پہلے (رکوع یا سجود سے) سر اُٹھاتا ہے کیا وہ اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر سے بدل دیں۔ علماء کرام کا اس سلسلہ میں اختلاف ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وعید بیان فرمائی ہے آیا اس کے مجازی معنی مراد ہیں یا حقیقی۔

- ١ اگر مجازی معنی مراد لیں تو مطلب یہ ہوگا کہ ایسا کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ گدھے جیسی صفات اس میں پیدا فرما دے گا۔ یعنی جیسے گدھا

نہایت بے وقوف ہے ویسے ہی یہ شخص بھی بے وقوف ہو جائے گا۔

۲ اور اگر حقیقی معنی مراد لیں تو مطلب یہ ہوگا کہ فی الواقع یعنی اصلی جیسے گدھے کا سر ہے (بالکل) ویسا ہی اس کا سَر ہو جائے تو بعض علماء نے مجازی معنی کو ترجیح دی اور بعض نے حقیقی معنیٰ کو اور حقیقی معنیٰ کی تائید میں یہ واقعہ نقل کیا گیا ہے۔

دمشق میں ایک بہت بڑے محدث یعنی حدیث پڑھانے والے تھے ان کے پاس طلبہ حدیثیں پڑھنے آتے تھے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ تو لکھتے ہیں کہ ان کا چہرہ ہمیشہ ڈھکا رہتا تھا۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمانا ہے کہ اس شیخ اور اس کے شاگردوں کے درمیان پردہ لٹکا ہوا رہتا تھا جس کی وجہ سے شاگرد اپنے شیخ کا چہرہ نہ دیکھ سکتے تھے۔ شیخ نے جب محسوس کر لیا کہ یہ میرے شاگرد اب علم حدیث کے شائق ہیں تو انہوں نے ایک دن خود ہی درمیان سے پردہ ہٹا دیا۔ شاگرد کیا دیکھتے ہیں کہ شیخ کا چہرہ بالکل ایسا ہے جیسے گدھے کا ہوتا ہے۔ پھر شیخ نے فرمایا:

اِحْذَرْ یَابُنَیَّ اَنْ تَسْبِقَ الْاِمَامَ۔

بیٹا (رکوع یا سجدہ میں) امام پر سبقت لے جانے سے بچتے رہنا (یعنی نہ امام سے پہلے رکوع سجدہ میں جانا نہ امام سے پہلے اٹھنا) میرے ساتھ یہ قصہ پیش آیا کہ جب میرے سامنے یہ وعید والی حدیث مبارکہ آئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص امام سے پہلے (رکوع یا سجود) سے سر اٹھاتا ہے، کیا وہ اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سَر کو گدھے کے سَر سے بدل دے۔ (بخاری ومسلم)

تو مجھے اس حدیث کے سچا ہونے میں شک گزرا۔ (پتہ نہیں ایسا ہوتا بھی ہے یا نہیں) تو میں امتحاناً (یعنی اس حدیث کو آزمانے کے لیے) امام پر سبقت لے گیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میرا چہرہ گدھے کے چہرہ سے بدل گیا، جیسا کہ اب تم دیکھ

رہے ہو۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۳ صفحہ ۹۸)

کچھ رہے یا نہ رہے یہ دُعا ہے امیر
بس آخری وقت سلامت میرا ایمان رہے
نااُمیدی سے بچانا میرے دل کو یا رب
وصل ممکن نہیں تو وصل کا ارمان رہے

امام سے پہلے رکوع سجود کرنے والے کو قبر میں کیا سزا ہوگی

حدیث شریف میں آتا ہے کہ امام صاحب سے پہلے رکوع اور سجود کرنے والے کی صورت قبر میں مثل سور کے کر دی جائے گی۔

(مشارق الانوار عن انیس الواعظین صفحہ ۱۹۲)

باب نمبر ٢٥

ایک عاشقِ رسول ﷺ اور ایک چور بے ادب

ایک بزرگ حج کے سفر پر گئے، ایک جگہ سے گزر رہے تھے ان کے ہاتھ میں ایک تھیلا تھا۔ اس میں ان کے پیسے تھے ایک چور ان کے ہاتھ سے وہ تھیلا چھین کر بھاگ گیا۔ کافی دور جا کر اس کی آنکھوں کی بینائی اچانک ختم ہوگئی۔ اس چور نے رونا شروع کر دیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ بھائی کیا ہوا؟ وہ کہنے لگا کہ میں نے ایک آدمی کا تھیلا چھینا ہے، وہ کوئی بڑا اللہ والا بندہ لگتا ہے، کیونکہ اس کا تھیلا چھینتے ہی میری بینائی ختم ہوگئی۔ خدا کے لیے مجھے اس اللہ والے کے پاس پہنچا دو تا کہ میں اس سے معافی مانگ سکوں۔ لوگوں نے پوچھا کہ یہ واقعہ کہاں پیش آیا۔ وہ کہنے لگا کہ فلاں حجام کی دکان کے قریب پیش آیا۔ لوگ اس کو اس دکان کے پاس لے کر آئے اور حجام سے پوچھا کہ بتاؤ اس طرح کا آدمی یہاں سے کوئی گزرا ہے یا آپ اسے جانتے ہو۔ اس نے کہا کہ مجھے اس کے گھر کا تو پتہ نہیں۔ البتہ نماز کے لیے وہ آتے جاتے ہیں اور امید ہے کہ اگلی نماز کے لیے پھر آئیں گے۔ یہ لوگ اس اللہ والے کے انتظار میں بیٹھ گئے۔ وہ بزرگ اپنے وقت پر تشریف لے آئے۔ لوگ اس چور کو اس اللہ والے کے پاس لے گئے، چور نے جا کر ان کے ہاتھ پکڑے اور پاؤں پکڑے کہ مجھ سے غلطی ہوگئی، گناہ ہوا، میں نادم اور شرمندہ ہوں۔ میری بینائی چھن گئی، آپ اپنے پیسے واپس لے لیجئے اور مجھے معاف کر دیجئے تا کہ اللہ تعالیٰ میری بینائی کو ٹھیک فرما دے۔ وہ بزرگ کہنے لگے کہ میں نے تو تجھے پہلے ہی معاف کر دیا ہے۔ یہ بات سن کر وہ چور بڑا حیران ہوا اور کہنے لگا کہ حضرت میں تو آپ کا تھیلہ چھین کر بھاگا اور آپ فرماتے ہیں کہ معافی مانگنے سے پہلے ہی آپ نے مجھے معاف فرما دیا۔ وہ اللہ والے فرمانے لگے کہ ہاں میرے دل میں کوئی بات آ گئی

تھی۔ پھر فرمانے لگے کہ میں نے ایک حدیث شریف پڑھی، جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن جب میری اُمت کا حساب کیا جائے گا تو میں اس وقت تک میزان کے قریب موجود رہوں گا۔ کہ جب تک کہ میرے آخری اُمتی کا فیصلہ نہیں ہو جاتا۔ میرے دل میں یہ بات آئی کہ اگر مَیں نے اس چور کو معاف نہ کیا تو قیامت کے دن یہ مقدمہ پیش ہوگا اور جتنی دیر میرے اس مقدمہ کا فیصلہ ہونے میں لگے گی۔ اللہ کے محبوب ﷺ کو اتنی دیر جنت سے باہر رہنا پڑے گا۔ اس لیے میں نے معاف کر دیا کہ نہ تو مقدمہ پیش ہوگا اور نہ میرے محبوب ﷺ کو جنت میں جانے میں دیر لگے گی۔ وہ جلدی سے جنت میں تشریف لے جائیں گے۔ سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسا عشق نصیب فرمادے۔

نعتِ رسول ﷺ

اے عشقِ نبی دل میں میرے بھی سما جانا
مجھ کو بھی محمد ﷺ کا دیوانہ بنا جانا
سر میرا رہے ہر دم اللہ کے سامنے خم
دل میرا محمد ﷺ کی چوکھٹ پہ جھکا جانا
وہ رنگ جو جامی رحمۃ اللہ علیہ پہ رومی رحمۃ اللہ علیہ پہ چڑھایا تھا
اس رنگ کی کچھ رنگت مجھ پہ بھی چڑھا جانا
قدرت کی نگاہیں بھی جس چہرے کو تکتی تھیں
اس چہرۂ نبوی ﷺ کا دیدار کرا جانا
جس خواب میں ہو جائے، دیدارِ نبی ﷺ حاصل
اے عشق کبھی مجھ کو نیند ایسی سُلا جانا

باب نمبر ◆

خاوند کا ادب کرنے والی عورت کا انعام

اور

خاوند کی بے ادبی کرنے والی کا انجام

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک نوجوان سخت بیمار ہوا جس پر اس کی والدہ نے نذر مانی کہ اللہ تعالیٰ نے اگر میرے بیٹے کو شفا عطا فرما دی تو میں سات دن کے لیے دنیا سے نکل جاؤں گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کے مریض لڑکے کو شفا عطا فرما دی۔ مگر وہ عورت اپنی نذر پوری نہ کرسکی۔

ایک دن اس عورت نے ایک خواب دیکھا کہ جس میں کوئی بزرگ فرما رہے ہیں کہ اے اللہ کی بندی! تو اپنی نذر پوری کرتا کہ تو اللہ تعالیٰ کی باز پُرس سے محفوظ رہ سکے۔ صبح ہوئی تو اس عورت نے اپنے لڑکے کو بلایا اور بلا کر تمام واقعہ بیان کیا اور اس سے کہا کہ قبرستان میں میرے لیے قبر کھود کر مجھے اس میں زندہ ہی دفن کر دے۔ چنانچہ لڑکے نے اپنی والدہ کے حکم کی تعمیل کی اور اس کو زندہ ہی قبر میں دفن کر دیا۔

اب اس عورت نے قبر میں اتر کر دعا کی کہ اے میرے پروردگار! میں نے اپنی طاقت کے مطابق اپنی نذر پوری کر دی۔ اب تو مجھے قبر کی آفتوں سے محفوظ رکھ۔ اتنے میں کیا دیکھتی ہے کہ سر کی جانب ایک روشندان ہے، اس عورت نے روشندان میں جھانکا تو ایک باغ نظر آیا، جس میں دو عورتیں موجود تھیں، جنھوں نے

اس عورت کو آواز دی کہ بی بی ہمارے پاس چلی آ۔ خدا کی قدرت سے وہ روشندان کشادہ ہوگیا۔ جس میں سے نکل کر وہ عورت باغیچہ میں ان دونوں عورتوں کے پاس جا پہنچی اور وہاں پہنچ کر اس نے دیکھا کہ باغ میں ایک پاکیزہ حوض ہے جس پر دونوں عورتیں بیٹھی ہیں۔ اس عورت نے ان دونوں عورتوں کے پاس پہنچ کر ان کو سلام کیا۔ لیکن ان میں سے کسی نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا۔ اس عورت نے ان سے پوچھا کہ ابھی تو تم بات چیت کر رہی تھیں آخر میرے سلام کے جواب میں کیا چیز مانع آ گئی ہے۔ اس کو ان دونوں عورتوں نے جواب دیا کہ سلام تو اطاعت و بندگی ہے اور ہم یہاں اس سے روک دی گئی ہیں۔

اتنے میں یہ عورت کیا دیکھتی ہے کہ ان دونوں عورتوں میں سے ایک کے سر پر ایک پرندہ اپنے بازوؤں یعنی پروں سے ہوا کر رہا ہے اور دوسری عورت کے سر پر ایک پرندہ اپنی چونچ مار رہا ہے۔ یہ دیکھ کر اس عورت نے پہلی عورت سے پوچھا کہ تمہاری اس فضیلت کا سبب کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں دنیا میں اپنے شوہر کی فرمانبردار بیوی تھی اور میرے دنیا سے رخصت ہوتے وقت میرا شوہر مجھ سے خوش اور راضی تھا۔ اسی اطاعت و فرمانبرداری کے صلہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی نعمت سے نوازا ہے۔ پھر اس نے دوسری عورت سے پوچھا کہ بی بی آخر تمہاری اس کُلفت کا تکلیف کا سبب کیا ہے؟ تو اس نے بتایا کہ تھی تو میں بھی نیک بخت مگر شوہر کی فرمانبردار نہ تھی اور میرے دنیا سے انتقال کے وقت میرا شوہر مجھ سے ناراض تھا۔ لیکن میری نیک بختی کے صلہ میں تو اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ باغ عطا فرمایا لیکن شوہر کی نافرمانی اور ناراضگی کی وجہ سے اس عذاب میں مبتلا ہوں۔ لہٰذا میں تم سے درخواست کرتی ہوں کہ جب تم دنیا میں واپس جاؤ تو میرے شوہر سے میرے لیے سفارش کرنا۔ ممکن ہے کہ وہ مجھے معاف کر دے اور راضی ہو جائے۔

چنانچہ جب اس مدفونہ عورت پر سات دن گزر چکے تو ان دونوں عورتوں نے اس کو بتایا کہ دیکھو اب تم اپنی قبر میں چلی جاؤ، تمہارا لڑکا آیا ہوا ہے، اس بات کو سن کر اس عورت نے اپنی قبر میں آن کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس کا لڑکا قبر کھود رہا ہے۔ پھر جب وہ لڑکا اپنی والدہ کو لے کر گھر پہنچا تو خبر مشہور ہو گئی کہ فلاں عورت اپنی نذر پوری کر کے قبر سے نکل کر آئی ہے۔ اس خبر کو سن کر جوق در جوق لوگ اس کی ملاقات کو آنے لگے۔ جن میں اُس عورت کا شوہر بھی تھا۔ جس سے اس عورت نے اپنی سفارش کی درخواست کی تھی۔ اس عورت نے اس شخص سے اس کی بیوی کا تمام حال بیان کر کے اس کی سفارش کی (کہ تو اس کو اللہ کے لیے معاف کر دے) جس پر اس شخص نے اپنی بیوی کا قصور معاف کر دیا۔ تو اس عورت نے (اسی رات) خواب میں دیکھا کہ اس کی بیوی اس سے کہہ رہی ہے کہ بی بی تیری وجہ سے مجھے اللہ تعالیٰ نے عذاب سے نجات دے دی۔ تیرے بھی اللہ تعالیٰ گناہ معاف کرے اور تجھے اس کی بہتر جزا عطا فرمائے۔ (حکایتوں کا گلدستہ صفحہ ۷۵ از حضرت مولانا حافظ محمد سعید احمد دہلوی رحمۃ اللہ)

بے اِدب اور باادب عورت میں فرق

عقلمند عورت اپنے خاوند کی اطاعت اور فرمانبرداری اس طرح کرتی ہے کہ اس کو بادشاہ بنا دیتی ہے اور پھر خود ملکہ کہلواتی ہے اور بے وقوف و بے ادب عورت اپنے خاوند کو اپنے تابع کرنا چاہتی ہے اور اسے غلام بنانے کی کوشش کرتی ہے اور پھر آخر خود غلام ہی کی عورت کہلواتی ہے۔ (سعدیات سے اقتباس)

پیارے آقا ﷺ نے قسم کھا کر ارشاد فرمایا: عورت اپنے پروردگار کا حق ادا نہ کرے گی جب تک اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے گی۔ (ابن ماجہ)

قوم کی وہ بیٹیاں جن کو بننا تھا بتول
اسکول و کالج میں وہ سیکھتی ہیں ناچ گانے کے اصول

بے ادب بیوی کے لیے سوچنے کا مقام

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ اگر خاوند کے ایک نتھنے سے خون اور دوسرے سے پیپ جاری ہو اور عورت اپنی زبان سے چاٹ کر اسے صاف کر دے تب بھی اپنے خاوند کا حق ادا نہیں کر سکتی۔ (تنبیہ الغافلین صفحہ ۴۸۱)

باادب بیوی کا انعام

ڈاکٹر نور محمد فزیشن ماہنامہ الخیر ربیع الاول ۱۴۲۴ھ صفحہ ۳۹ پر لکھتے ہیں کہ ایک ساتھی کی بیوی فوت ہوگئی جس کے سارے بدن پر بیماری کی وجہ سے ورم اور سوجن تھی ایک موٹی سونے کی انگوٹھی اس عورت نے پہنی ہوئی تھی۔ مرنے کے بعد اس کو اُتارنے کی بڑی کوشش کی مگر وہ اتر نہ سکی۔ اس عورت کے خاوند نے اجازت دے دی کہ انگوٹھی سمیت ہی اس کو دفن کر دو۔ (یہ سارا منظر ایک لالچی آدمی دیکھ رہا تھا) دفن کے کچھ دیر بعد وہی لالچی آدمی اس عورت کی انگوٹھی اتارنے کے لیے قبرستان آ گیا۔ جب اس نے قبر کو کھودا تو ایک عجیب منظر دیکھا کہ وہ عورت ایک سجی ہوئی مسہری پہ خوبصورت ریشم کے بستر پر آرام کر رہی ہے اور اس کے اردگرد پردے لگے ہوئے ہیں۔ یہ کیفیت اور منظر دیکھ کر اس لالچی آدمی پر خوف طاری ہو گیا۔ فوراً قبر بند کر دی اور پھر یہ حالات آ کر آدمیوں کو بتائے۔ جب اس عورت کے گھر والوں سے لوگوں نے عورت کی نیکی اور خوبی کی وجہ پوچھی کہ جس کی وجہ سے وہ قبر میں راحت سے تھی۔ تو خاوند نے بتایا کہ یوں تو وہ عام عورتوں کی طرح تھی مگر پچیس سال کی رفاقت میں مجھے یاد نہیں پڑتا کہ وہ کبھی (ایک دن) بھی مجھ سے جھگڑی ہو یا میری نافرمانی کی ہو۔ سبحان اللہ!

بے ادب عورتوں کے لیے نصیحت آموز ایک واقعہ اور تین انمول باتیں

خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک دن اپنے والدِ محترم پیارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں تو ان کے چہرہ اور آنکھوں کا رنگ بدلا ہوا تھا۔

رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر پوچھا کہ اے بیٹی! کیا ہوا؟

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ ابا حضور! کل مجھ میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ میں کچھ ہنسی مذاق ہو رہا تھا کہ اچانک میرے منہ سے ایک ایسا جملہ نکلا کہ جس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ ناراض ہو گئے۔ جب میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ناراض دیکھا تو میں شرمندہ ہوگئی اور ندامت ہوئی۔ میں نے فوراً حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اے میرے محبوب! مجھے معاف کر دیں۔ اور مجھ سے راضی ہو جائیں۔ اس طرح معافی مانگتے مانگتے میں نے ان کے اردگرد بہت چکر لگائے۔ یہاں تک کہ وہ راضی ہو گئے اور خوش ہو گئے۔ لیکن میں اب بھی اللہ تعالیٰ سے اس وجہ سے ڈر رہی ہوں۔

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ ساری بات سن کر ارشاد) فرمایا کہ

۱. اے میری بیٹی! مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تو اس حال میں مر جاتی کہ تیرا خاوند تجھ سے ناراض ہوتا تو میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تیرا نمازِ جنازہ نہ پڑھتا۔

۲. اور فرمایا: اے بیٹی! کیا تجھے علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی خاوند کی رضامندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی خاوند کی ناراضگی میں ہے۔

۳. پھر فرمایا کہ اگر کوئی عورت حضرت مریم علیہا السلام کی طرح بھی عبادت کرے لیکن اپنے خاوند کی اطاعت نہ کرے تو اس کی عبادت مقبول نہیں ہوتی۔ (درۃ الناصحین)

صاحبِ معراج ﷺ کی زبانی ۱۲ بے ادب عورتوں کی کہانی

خلیفہ چہارم سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا صاحبِ معراج ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ تو غمخوار امت ﷺ کو روتے ہوئے پایا۔ دامادِ رسول حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ کون سی چیز آپ ﷺ کو رلا رہی ہے۔ صاحبِ معراج ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! معراج کی رات کو میں نے اپنی امت کی چند عورتوں کو مختلف قسم کے عذابوں میں دیکھا اور ان کو جو عذاب ہو رہا تھا وہ اتنا شدید اور ہولناک تھا کہ اس عذاب کے تصور سے مجھے رونا آ رہا ہے کہ میری امت کی عورتوں کو اس طرح کا سخت عذاب ہو رہا ہے۔ اس کے بعد صاحبِ معراج غمخوار اُمت ﷺ نے اس کی وضاحت فرمائی کہ میں نے جہنم کے اندر عورتوں کو کس کس طرح عذاب میں مبتلا دیکھا۔

◆ ۱ ننگے سر پھرنے والی بے ادب عورت کا انجام

صاحبِ معراج ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ اپنے سر کے بالوں کے ذریعے جہنم کے اندر لٹک رہی ہے اور اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح پک رہا ہے (میری ماؤں اور بہنوں! ذرا سوچو تو سہی کہ ایک تو جہنم کے اندر ہونا بذاتِ خود کتنا سخت عذاب ہے اور پھر بالوں کے بل لٹکانا یہ انتہائی تکلیف دہ دوسرا عذاب اور پھر دماغ کا ہنڈیا کی طرح پکنا یہ تیسرا عذاب۔)

خاتون جنت رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ ابا حضور ﷺ! یہ کون عورت تھی اور اس کا کیا جرم تھا۔ صاحبِ معراج ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ وہ عورت تھی جو گھر سے باہر ننگے سر جایا کرتی تھی اور نامحرم مردوں سے اپنے سر کے بال نہیں چھپاتی تھی۔ اوس بن اوس نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو عورت اپنا سر کھول

کر اپنے گھر میں (بھی) بیٹھے تو جب تک اپنے سر پر دوپٹہ نہ اوڑھے گی اس وقت تک اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہ ہوں گے اور اگر کسی غیر محرم رشتہ دار یا اجنبی شخص کی نگاہ اس عورت پر پڑ جائے گی تو ایک ہزار سال تک اس عورت کو دوزخ میں غوطے دیئے جائیں گے۔ اور جو عورت خوشبو لگا کہ اپنے گھر سے باہر گلیوں، بازاروں میں پھرے اور اجنبی مردوں کو اس کے لباس (یا اس کے جسم پر لگی ہوئی) خوشبو جائے تو اس عورت کو اللہ تعالیٰ زنا کاروں کے زمرے یعنی زانی لوگوں میں داخل فرماتا ہے اور گھر واپس آنے تک تمام مخلوقِ خدا کی لعنت ہوتی رہتی ہے اور اگر اس طریقے سے باہر جانے کے لیے شوہر اجازت دے تو دونوں (میاں بیوی) پر لعنت برستی ہے اور سال بھر کی نیکیاں (بھی) برباد ہو جاتی ہیں۔ (تذکرۃ الواعظین صفحہ ۲۱۵)

◆۲ خاوند کو تنگ کرنے والی بے ادب عورت کا انجام

صاحب معراج ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ جہنم میں زبان کے بل لٹک رہی ہے اور گرم کھولتا ہوا پانی اس کے حلق میں ڈالا جا رہا ہے۔ خاتون جنت رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ ابا حضور ﷺ یہ کون عورت تھی؟ فرمایا: یہ وہ عورت تھی جو اپنی زبان درازی سے خاوند کو تنگ کرتی تھی۔

ایک اور حدیث شریف میں آتا ہے کہ نبی آخر الزماں ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت (زبان درازی کرتے ہوئے) اپنے شوہر سے یہ کہے کہ خدا شاہد ہے تو نے آج تک میرے ساتھ کوئی بھلائی نہیں کی تو اس عورت کے ساری عمر بھر کے نیک اعمال اللہ تعالیٰ اکارت کر دیتا ہے اور اگر کوئی عورت تمام دنیا کا سونا چاندی اپنے شوہر کے گھر لے کر آئے اور پھر کسی وقت غصے میں شوہر پر زبان درازی کرتے ہوئے اسے یوں کہے کہ تو کون ہوتا ہے، اس تمام دولت و مال کی مالک تو میں ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام عمر کی نیکیاں برباد کر دے گا اور ایسی عورت بغیر حساب و کتاب کے دوزخ میں جائے گی۔ (تذکرۃ الواعظین صفحہ ۲۱۲)

۳ جنابت اور حیض سے پاکی کا غسل نہ کرنے اور نماز کا مذاق اڑانے والی عورت کا انجام

صاحبِ معراج ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ جس کے دونوں پاؤں سینے سے بندھے ہوئے تھے اور دونوں ہاتھ پیشانی سے بندھے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے اس پر سانپوں اور بچھوؤں کو مسلط کیا ہوا ہے۔ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا نے عرض کی: ابا حضور ﷺ! یہ کون عورت تھی۔ فرمایا: یہ وہ عورت ہے جو جنابت اور حیض سے پاکی کا غسل نہیں کیا کرتی تھی اور نماز کا مذاق اڑایا کرتی تھی۔ ایک آدمی نے قسم کھائی کہ وہ منحوس دن میں اپنی بیوی سے ملے گا۔ شیخ عبد العزیز دیرینی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس دن تیری فجر کی نماز قضا ہو جائے اس دن بیوی سے مل لینا کیونکہ وہ دن تمہارے لیے منحوس دن ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں بے نمازی عورت مرتد ہو جاتی ہے۔ بعض مشائخ نے لکھا ہے کہ جو عورت سمجھانے کے باوجود بھی بے نمازی بنی رہے تو اسے طلاق دے دو۔

ایک حدیث شریف میں آپ ﷺ نے فرمایا:

لیس للعبد من الصلوٰۃ الّا ما عقل منھا۔ (احیاء العلوم)

ترجمہ: بندے کو نماز میں اتنے ہی حصے کا اجر ملے گا کہ جتنے (حصے) کو اس نے سمجھا ہو گا۔

نماز کے معانی سمجھنے کے لیے کوئی لمبی چوڑی عربی سیکھنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ معمولی قابلیت کا شخص بھی کسی سے سن کر یا کتاب پڑھ کر چند ہی دنوں میں نماز کے تمام اذکار کے معانی و مطالب کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ بس تھوڑا سا فکر مند ہونے کی ضرورت ہے۔ جی ہاں!

کی فکر دنیا کی، فکر آخرت کر کے دیکھ
دنیا کو اپنا کیا، اللہ کو اپنا کر کے دیکھ

۴ شادی شدہ ہونے کے باوجود دوسرے مردوں سے ناجائز تعلق رکھنے والی عورت کا انجام

صاحبِ معراج ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ اپنی چھاتیوں کے بَل لٹک رہی ہے۔ پوچھنے پر بتایا کہ یہ وہ عورت تھی جو شادی شدہ ہونے کے باوجود دوسرے مردوں سے ناجائز تعلق رکھتی تھی یعنی زانیہ تھی۔

ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں شادی شدہ زناکار پر لعنت کرتی ہیں۔ (الترغیب والترہیب جلد ۴ صفحہ ۳۱۴)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اشعار میں ایک بڑی عمدہ بات کہی کہ تم پاکیزہ رہو تمہاری عورتیں پاکیزہ رہیں گی۔ جی ہاں!

زنا قرض ہے جب تُو یہ لے گا
تو جان لے تیرے ہی گھر سے ادا کیا جائے گا

۵ جھوٹ بولنے اور چغلی کرنے والی عورت کا انجام

صاحبِ معراج ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ اس کا سَر خنزیر کی طرح ہے اور باقی جسم گدھے کی طرح ہے اور اسے ہزارہا قسم کے عذاب ہو رہے ہیں۔ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ ابا حضور ﷺ! یہ عورت کون تھی؟ فرمایا: یہ وہ عورت تھی جس کو جھوٹ بولنے اور چغلی کھانے کی عادت تھی۔ یحییٰ ابن اکثم کا قول ہے کہ چغل خور آدمی جادوگر سے بھی بُرا ہے کیونکہ جو کام جادوگر ایک مہینہ میں کرے گا وہ کام چغل خور ایک گھڑی میں کر دیتا ہے۔

(تذکرۃ الواعظین صفحہ ۱۸۹)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہادیٔ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو پیدا کیا اور اس میں وہ نعمتیں رکھیں

کہ جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی دل پر ان کا خیال گزرا۔ اس وقت ارشادِ باری ہوا کہ اے جنت عدن کلام کر۔ جنت نے تین بار (تو یہ) کہا کہ

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔

یعنی خیر اور فلاح ایمان والوں کے لیے ہے پھر کہا کہ میں حرام ہوں۔

① ہر ایک بخیل پر ② ریاکار پر ③ مغرور پر ④ اور چغلخور پر۔

(تذکرۃ الواعظین)

⑥ احسان کر کے جتلانے اور حسد کرنے والی عورت کو پانچ سزائیں

صاحبِ معراج ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ جہنم ہے، ② اور اس کی شکل کتے جیسی ہے، ③ بچھو (④) سانپ اس کی شرمگاہ اور منہ سے داخل ہوتے ہیں اور پاخانہ کے راستے سے نکلتے ہیں۔ (⑤) فرشتے اس کو آگ کے ہتھوڑوں سے مار رہے ہیں۔ پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ عورت احسان کر کے جتلاتی تھی اور حسد کرتی تھی۔

آخر میں پیارے آقا، صاحبِ معراج نے فرمایا کہ اے میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا بربادی ہے اس عورت کے لیے جو اپنے شوہر کی نافرمان ہو۔

(کتاب الزواجر جلد ۲ صفحہ ۶۷ و درۃ الناصحین)

علماء کا قول مبارک ہے کہ اگر عورت نماز پڑھے اور بعد نماز اپنے شوہر کے لیے دعائے خیر نہ کرے تو وہ نماز رَد کر دی جاتی ہے اور جب تک شوہر کے لیے دعائے خیر نہ مانگے قبول نہ ہوگی پس ہر عورت کا فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے شوہر کے لیے دعائے خیر کرے۔ (تنبیہ الغافلین صفحہ ۶۲۸ و تذکرۃ الواعظین صفحہ ۲۱۴)

برادرانِ اسلام! جو عورت ہر نماز کے بعد اپنے خاوند کے لیے دعائے خیر

کرنے والی ہو پھر بھلا وہ کیسے اپنے خاوند سے لڑائی جھگڑا اور فساد کرے گی یا کیسے وہ اپنے سرتاج کی نافرمانی کرے گی۔ بلکہ پھر تو وہ اپنے خاوند کی خدمتگار ہوگی اور جو عورت اپنے خاوند کی خدمت گار ہو اس کے متعلق پیارے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورت کے لیے اپنے شوہر کو (صرف) پیالہ بھر پانی پلانا سال بھر کی عبادت سے افضل ہے۔ (یہ ایک معمولی سی خدمت ہے)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسولِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب عورت اپنے شوہر کے کپڑے دھوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دو ہزار نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دو ہزار گناہ معاف فرما دیتا ہے اور دو ہزار درجے بلند فرما دیتا ہے اور اس دن اس عورت کے لیے دنیا کی ہر وہ چیز کہ جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ مغفرت کی دعا کرتی ہے۔ (الحاوی للسیوطی جلد ۲ صفحہ ۸۱)

◆ خاوند کی اجازت کے بغیر دوسروں کے بچوں کو دودھ پلانے والی عورت کا انجام

صاحبِ معراج ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ جہنم کے اندر اپنے پستانوں کے بل لٹکی ہوئی ہے اور اس کے ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے ہیں اور اس کے حلق میں زقوم (جو جہنم کا ایک درخت ہے) اس کے قطرے ٹپکائے جا رہے ہیں۔ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ ابا حضور ﷺ! اس عورت کا کیا جرم تھا؟ صاحبِ معراج ﷺ نے فرمایا کہ یہ عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر دوسروں کے بچوں کو دودھ پلاتی تھی۔ (کیونکہ اس میں بھی خاوند کے ساتھ زیادتی ہے کہ خاوند کا بچہ تو بھوکا رہے اور وہ بدبخت چند ٹکوں کی خاطر دوسروں کے بچوں کو دودھ پلائے۔ دوسرا نقصان یہ ہے کہ ممکن ہے کہ اس کا خاوند اپنے بعض عزیز و اقارب کے لوگوں میں اپنے بچوں کے رشتے کرنا چاہتا ہو لیکن اس کے دودھ

پلانے سے حرمت رضاعت ثابت ہو جانے سے وہ رشتے نہیں کر سکتا۔

تیسری بات ویسے بھی عورت نفلی روزہ تک خاوند کی اجازت کے بغیر نہیں رکھ سکتی۔ جب نفلی روزہ بغیر اجازت خاوند کے نہیں رکھ سکتی تو دودھ پلانا پھر کیسے درست اور جائز ہو سکتا ہے۔)

۸ نوحہ کرنے والی بے ادب عورت کا انجام

صاحبِ معراج ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! میں نے معراج کی رات ایک عورت کو جہنم میں دیکھا جس کی شکل کتے کی طرح تھی اور اسے فرشتے آگ کا عذاب دے رہے تھے۔ لوہے اور گرز اس عورت کے سر اور گردن پر زور زور سے مار رہے تھے۔ خاتونِ جنت (رضی اللہ عنہا) نے عرض کی: ابا حضور! یہ بدنصیب عورت کون سا گناہ کیا کرتی تھی؟ اس پر صاحبِ معراج ﷺ نے فرمایا کہ یہ عورت نوحہ کیا کرتی تھی۔ (حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۳۱۵ و کتاب المعراج)

۹ خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنے والی بے ادب عورت کا انجام

ایک عورت کو دیکھا کہ وہ جہنم میں ایسے لٹکی ہوئی ہے کہ اس کے ہاتھ اور پاؤں (دونوں چیزیں) اس کی پیشانی کے قریب بندھے ہوئے ہیں اور اس پر بھی سانپ اور بچھو مسلط کیے گئے ہیں۔ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ ابا حضور! اس عورت کا کیا جرم تھا؟ صاحبِ معراج ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلتی تھی۔ الخ

ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت بلا اجازت اپنے شوہر کے گھر سے باہر چلی جائے (یا گھر سے باہر جھانکے) تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی یہاں تک کہ واپس آ کر اپنے آپ کو شوہر کے حوالے کر دے اور کہے کہ میں قصوروار ہوں جو تیرا جی

چاہے سزا دے۔

بروایت عطا، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نے نبی آخر الزماں ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! شوہر کا عورت پر کیا حق ہے؟ ارشاد فرمایا کہ اگر عورت اونٹ کے کجاوے پر ہو۔ اور شوہر اسے بلائے تو اس کا فرض ہے کہ انکار نہ کرے اور رمضان شریف کے علاوہ شوہر کی بلا اجازت نفلی کوئی روزہ نہ رکھے۔ اگر بلا اجازت نفلی روزہ رکھے گی تو اس کو گناہ ہوگا اور شوہر کو روزہ کا ثواب ہوگا اور شوہر کی بلا اجازت گھر سے باہر نہ جائے اگر جائے گی تو گھر واپس آنے تک تمام فرشتے رحمت وعذاب والے اس پر لعنت کرتے رہیں گے۔ (تذکرۃ الواعظین صفحہ ۲۱۵)

اگر عورت اپنے شوہر کے گھر سے بلا اس کی اجازت کے گئی تو آسمان کا ہر ہر فرشتہ اور ہر وہ چیز جس پر اس کا گزر ہوگا۔ انسان اور جن کے سوا سب لعنت کرے گی۔ (مجالس الابرار اردو، صفحہ ۷۰۸)

⑩ ایک بے ادب عورت کو اکٹھی آٹھ سزائیں

ایک عورت کو دیکھا کہ (۱) وہ جہنم میں ہے (۲) اور وہ اندھی ہے (۳) بہری ہے (۴) گونگی ہے (۵) اور آگ کے صندوق میں بند کی ہوئی ہے (۶) اور اس کا بھیجا اس کے سر سے نکل رہا ہے (۷) اور اس کی بدبو برص (۸) اور جزام والے آدمی کی بدبو سے بھی بُری ہے۔ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کے پوچھنے پر بتایا کہ یہ وہ عورت تھی جو جھوٹ بولتی تھی اور چغل خوری کرتی تھی۔

⑪ نوحہ اور ماتم کرنے والی اور خاوندوں کو ناجائز تنگ کرنے والی عورت کا انجام

صاحبِ معراج ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ایسی عورتوں کو دیکھا کہ جہنم میں جنہوں نے آگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور فرشتے آگ کے کوڑے

مسلسل مار رہے تھے اور وہ شدت تکلیف کی وجہ سے کتوں کی طرح شور مچا رہی تھی اور چیخ رہی تھیں۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ آپ کی اُمت کی وہ عورتیں ہیں جو میت پر نوحہ اور ماتم کرتی تھیں اور اپنے شوہروں کو ناجائز تنگ کرتی تھیں۔ (مقامِ نماز صفحہ ۳۲۸)

❷ حرام کے بچے جنم دے کر پھر ان کو قتل کرنے والی بے ادب عورتوں کا انجام

صاحبِ معراج ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے عورتوں کا ایک گروہ دیکھا کہ جن کو چھاتیوں کے بَل اور پیروں کے بَل لٹکا کر ان پر آگ کے کوڑے مارے جاتے ہیں اور وہ ایسی تکلیف میں مبتلا رہی کہ (الامان والحفیظ)۔ پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ بدکار عورتیں ہیں جو حرام کے بچے جنم دے کر پھر اپنا عیب چھپانے کے لیے ان بچوں کو قتل کرتی تھیں۔ جس کی وجہ سے یہ انتہائی سخت سزا ان کو مل رہی ہے اور یہ قیامت تک اسی عذابِ الیم میں مبتلا رہیں گی۔

(افضل المواعظ صفحہ ۵۵ و معراجِ رسول صفحہ ۲۴)

ہائے یہ بھی سنا کرتے ہیں ہم
عورتیں ایسا بھی کرتی ہیں ستم

❀❀❀

کاش وہ اپنا انجام دیکھ لیں
اس سیاہ کاری سے وہ توبہ صبح و شام کر لیں

❀❀❀

یہ تھی صاحب معراج کی زبانی
بارہ بے ادب عورتوں کی کہانی
جس گھر میں یہ پڑھ کر سنائی جائے گی
اس گھر سے پریشانی نکل جائے گی

باب نمبر ۲۷

گھر میں بے ادبی سے داخل ہونے والوں کے لیے قیمتی پانچ اسباق

برادرانِ اسلام! جب آپ اپنے گھر میں داخل ہوں یا گھر سے باہر نکلیں تو زور سے دروازہ بند نہ کریں اور نہ ہی اسے اس طرح چھوڑ دیں کہ وہ زور سے خود بند ہو جائے یہ حرکت اس اسلام کی تعلیم کردہ نرم مزاجی کے خلاف ہے جس کی طرف آپ کی نسبت کا شرف حاصل ہے بلکہ آپ کو چاہیے کہ نہایت نرمی سے دروازہ بند کریں۔ شاید آپ نے اُمّ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سنی ہوگی جس میں محسنِ اعظم ﷺ کا قول مبارک نقل فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: نرمی جس چیز میں بھی پائی جائے وہ اسے خوبصورت بنا دیتی ہے اور نرمی جس چیز سے نکال دی جائے وہ اسے بدصورت بنا دیتی ہے۔ (مسلم شریف)

السلام علیکم کی بجائے گڈ مارننگ، ہیلو اور بائے بائے کہنا اسلام کی سخت بے ادبی ہے

جب آپ گھر میں داخل ہوں یا گھر سے باہر نکلیں تو گھر میں موجود اپنے گھر والوں کو چاہے مرد ہوں یا خواتین۔ مسلمانوں اور اسلام والا سلام کریں یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہیں۔ اسلام کے سلام کو چھوڑ کر جو کہ اسلام کا شعار اور مسلمانوں کی پہچان ہے، دوسری قوموں کے سلام جیسے گڈ مارننگ اور ہیلو اور بائے بائے وغیرہ کو اپنانا اسلام کے سلام کو ختم کرنے کے مترادف ہے جو کہ اسلام کی سخت بے ادبی ہے۔

گھر میں بے ادبی سے داخل ہونے والوں کے لیے دوسرا اسبق

جب آپ اپنے گھر میں داخل ہونے لگیں تو گھر میں موجود افراد کو داخل ہونے سے پہلے اپنے آنے سے مطلع کریں تاکہ آپ کے ایک دم داخل ہونے سے

وہ گھبرا نہ جائیں یا ایسا نہ ہو کہ گویا آپ ان کی کسی کمزوری کو تلاش کر رہے ہیں۔
حضرت ابوعبیداللہ عامر بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب گھر میں آتے تو پہلے مانوس کرتے یعنی گھر والوں کو مانوس کرنے کے لیے ان کو مطلع کرتے کوئی بات کرتے اور آواز بلند کرتے تا کہ وہ مانوس ہو جائیں۔ (من ادب الاسلام از شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمۃ اللہ علیہ)

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے والد صاحب مسجد سے گھر لوٹتے تو گھر میں داخل ہونے سے پہلے زمین پر پیر مارتے تا کہ گھر میں داخل ہونے سے پہلے ان کے جوتے کی آواز آئے اور کبھی کھنکھارتے تا کہ گھر میں موجود افراد کو اپنے اندر آنے کی اطلاع دے سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ بخاری و مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت آئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص سفر وغیرہ سے واپسی پر گھر والوں کو بغیر بتائے رات کو اپنے گھر میں لوٹے۔ یعنی سفر وغیرہ سے گھر والوں کو بغیر بتائے آ جائے تا کہ اس طرح ان کی خیانت یا کمزوریوں کو تلاش کرے۔

گھر میں بے ادبی سے داخل ہونے والوں کے لیے تیسرا قیمتی سبق

جب آپ کے گھر کے افراد میں سے کوئی فرد کسی علیحدہ کمرے میں ٹھہرا ہوا ہو اور آپ اس کے پاس جانا چاہتے ہوں تو (بھی) اس سے پیشگی اجازت لیں تا کہ آپ اُسے ایسی حالت میں نہ دیکھیں کہ جس حالت میں وہ یا آپ خود دیکھنا ناپسند کرتے ہوں چاہے وہ بیوی ہو یا محارم وغیرہ میں سے کوئی ہو جیسے آپ کی والدہ، والد، بیٹیاں اور بیٹے۔

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ حضرت! کیا میں اپنی ماں سے بھی اجازت لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اس شخص نے عرض کیا کہ میں تو

اپنی ماں کے ساتھ گھر میں رہتا ہوں۔ پیارے آقا ﷺ نے فرمایا: (پھر بھی) اجازت لے کر جاؤ، کیا تجھے یہ بات پسند ہے کہ تو اپنی ماں کو ننگی حالت میں دیکھے؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پس اجازت لے کر جاؤ۔

(موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب کسی کام سے گھر لوٹتے تو کھنکھارتے۔ تاکہ ہماری کسی ایسی حالت پر نگاہ نہ پڑے جسے وہ پسند نہیں کرتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ (تو یہاں تک) فرماتے ہیں کہ اجازت لینا سب لوگوں پر واجب ہے۔ (من ادب الاسلام)

گھر میں داخل ہونے والوں کے لیے چوتھا قیمتی سبق

جب آپ اپنے کسی بھائی دوست جاننے والے یا جس شخص سے آپ کو ملنا ہو اس کے دروازہ کو کھٹکھٹائیں تو اتنی نرم آواز سے کھٹکھٹائیں کہ جس سے پتہ چلے کہ دروازہ پر کوئی آیا ہے اور اتنی شدت سے نہ کھٹکھٹائیں کہ جس سے پتہ چلے کہ کوئی سخت دل اور ظالم انتظامیہ کے لوگ کھٹکھٹاتے ہیں۔ جس سے صاحبِ خانہ پریشان ہو جائے کیونکہ یہ ادب کے خلاف ہے۔

ایک خاتون حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں کوئی دینی مسئلہ پوچھنے آئیں اور دروازہ اس طرح کھٹکھٹایا کہ جس میں کچھ شدت تھی۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ باہر تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ یہ تو پولیس والوں جیسا کھٹکھٹانا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ آپ ﷺ کے ادب کی بنا پر پیارے آقا ﷺ کے دروازہ مبارک کو ہاتھ کے ناخنوں سے کھٹکھٹاتے تھے۔

جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے الادب المفرد میں ذکر کیا ہے۔ یہاں یہ بات بھی یاد رہے کہ یہ نرمی سے کھٹکھٹانا اس صورت میں ہے کہ جب صاحب خانہ

دروازہ کے نزدیک بیٹھا ہو۔ لیکن اگر صاحب خانہ دروازہ سے دُور ہو تو پھر اتنے زور سے دروازہ کھٹکھٹانا چاہیے کہ صاحبِ خانہ آواز سن لے اور اس میں بھی زیادہ شدت سے اجتناب کریں کیونکہ حدیث پاک میں آتا ہے جو شخص نرمی سے محروم کر دیا گیا وہ ہر خیر سے محروم کر دیا گیا۔ (مسلم شریف)

گھر میں بے ادبی سے داخل ہونے والوں کے لیے پانچواں قیمتی سبق

اگر آپ کے دروزہ کھٹکھٹانے کے بعد کسی نے دروازہ نہیں کھولا تو دوسری دفعہ کھٹکھٹانے سے پہلے اتنا وقفہ ضرور دیجیۓ کہ وضو کرنے والا وضو اطمینان سے کر کے فارغ ہو جائے۔ نماز پڑھنے والا اطمینان سے نماز پڑھ کر فارغ ہو جائے۔ اگر کھانا کھا رہا ہے تو حلق سے اطمینان سے لقمہ اتار لے۔

بعض علماء کرام نے اس کی مقدار چار رکعت کی بیان کی ہے کیونکہ ممکن ہے کہ جب آپ نے دروازہ کھٹکھٹایا تو اسی وقت اس نے نماز کی نیت باندھی ہو۔ تین بار وقفہ وقفہ سے کھٹکھٹانے کے بعد اگر آپ کو اندازہ ہو جائے کہ صاحب خانہ مشغول نہ ہوتا تو ضرور باہر نکل آتا۔ تو اب آپ واپس لوٹ جائیں کیونکہ پیارے آقا نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے کہ جب تم میں سے کوئی تین بار اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ ملے تو اسے چاہیے کہ واپس چلا جائے (اور ناراض بھی نہ ہو۔) (بخاری و مسلم شریف)

اور یہ بھی یاد رکھیں کہ جب آپ اندر جانے کی اجازت مانگیں تو دروازہ کے بالکل سامنے نہ کھڑے ہوں بلکہ دروازہ کے دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوں۔ کیونکہ فخرِ دو عالم ﷺ جب کسی شخص کے دروازے پر تشریف لے جاتے تو بالکل دروازہ کے سامنے کھڑے نہیں ہوتے تھے بلکہ دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے تھے۔ (ابوداؤد)

باب نمبر ۲۸

ایک بے ادب کو تین سزائیں

۱. نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُن بدترین چیزوں میں جن کا مجھے اپنی اُمت پر سب سے زیادہ خطرہ ہے۔ وہ **عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ**۔ قوم لوط کا عمل ہے۔

۲. ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب دو مرد ایسا کریں تو دونوں کو قتل کر دیا جائے۔

۳. تیسری روایت میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایسے شخص کی سزا کے بارے میں فرمایا کہ اسے شہر کی سب سے اونچی عمارت سے گرا کر پتھروں سے سنگسار کر دیا جائے۔ (یہ تینوں روایتیں شعب الایمان جلد ۴ کی ہیں)

زمین و آسمان کے ہر قطرے سے بھی نہالے تو یہ بے ادب پاک نہیں ہوسکتا (اس لیے) اسے زندہ جلا دیا جائے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فیصلہ

سیدنا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ انہوں نے عرب کے بعض قبائل میں ایک شخص کو دیکھا ہے کہ جس کے ساتھ عورتوں کی طرح نکاح کیا جاتا ہے۔ (یعنی ہم جنسی کی جاتی ہے) جب یہ خط سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا تو آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع فرمایا اور مشورہ کیا کہ ایسے شخص کو کیا سزا دی جائے؟ تو سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ایسا جرم ہے جس کا

صرف ایک امت یعنی قومِ لوط نے ارتکاب کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی سزا دی جو آپ (صحابہ رضی اللہ عنہم) جانتے ہیں۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ ایسے شخص کو آگ میں جلا دیا جائے۔ چنانچہ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی رائے بھی اس سے متفق ہوگئی اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مذکورہ شخص کو جلا دینے کا حکم دے دیا۔

(حوالہ بالا و تفسیر معارف القرآن جلد ۲ صفحہ ۳۳۹)

مشہور محدث محمد بن سرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جانوروں میں سے بھی سوائے گدھے اور خنزیر کے کوئی اور جانور بھی قوم لوط والا عمل نہیں کرتا۔

(تفسیر درمنثور جلد ۲ صفحہ ۱۸۷)

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر یہ منحوس عمل کرنے والا شخص آسمان و زمین کے ہر قطرے سے بھی نہالے تو پھر بھی (باطنی طور پر) یہ ناپاک ہی رہے گا۔

(شعب الایمان جلد ۴ صفحہ ۳۵۹، اللہ سے شرم کیجئے صفحہ ۱۲۹)

جو شخص قومِ لوط والا عمل کرتا ہے اس بے ادب کو قومِ لوط کے گروہ میں رکھ دیا جاتا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں سے جو شخص قومِ لوط کا عمل بد کرتا ہے۔ جب ایسے شخص کی موت ہوتی ہے اور قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس (بے ادب) کو قومِ لوط کے گروہ میں لے جا کر رکھ دیا جاتا ہے اور (پھر) قیامت کے دن اس کا حشر بھی قومِ لوط کے ساتھ ہوگا۔

(دیلمی فی الفردوس، عن بے حیائی کا انجام صفحہ ۵۴)

لُوطی فعل کرنے والے بے ادب کی لاش قبر سے غائب ہوگئی

حضرت عمر بن اسلم مشقی رحمۃ اللہ علیہ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ مقام صغر میں ایک شخص کی موت ہوگئی اور اس کو دفن کر دیا گیا۔ تیسرے دن اتفاق سے اس

کی قبر کو کھودا گیا تو قبر کی اینٹیں سب اپنی جگہ پر تھیں لیکن جب اس کی لحد میں جھانک کر دیکھا تو وہاں کچھ بھی نہ تھا۔ یعنی مردہ غائب تھا۔ حضرت وکیع بن جراح رحمۃ اللہ علیہ سے اس واقعہ کا ذکر کر کے اس کا سبب پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک حدیث پاک سنی ہے کہ قومِ لوط کا عمل کرنے والا شخص جب مر جاتا ہے تو اس کو اس کی قبر سے اٹھالیا جاتا ہے اور (قومِ لوط میں پہنچا دیا جاتا ہے) اور (پھر) قومِ لوط کے ساتھ وہ رہتا ہے جب قیامت قائم ہوگی تو انہی کے ساتھ وہ بھی اٹھایا جائے گا۔ (موت کا جھٹکا صفحہ ۲۱۶)

ان بے ادب مردوں کو پاؤں سے کھینچتے ہوئے دوزخ میں لے جاؤ

قیامت کے دن کچھ لڑکے فریاد کریں گے حق تعالیٰ پوچھے گا تم کون ہو؟ وہ کہیں گے ہم مظلوم ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم پر کس نے ظلم کیا۔ وہ کہیں گے جن مردوں نے ہم سے فعل بد کیا۔ حق تعالیٰ فرمائے گا کہ ان (بے ادب) مردوں کے پاؤں کھینچتے ہوئے دوزخ میں لے جاؤ اور ان کی پیشانی پر لکھ دو کہ یہ اللہ کی رحمت سے دُور ہیں۔ (بے حیائی کا انجام صفحہ ۷۸ از مولانا قاری عبدالکریم میلسوی)

باب نمبر ۲۹

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فیصلہ

اللہ کی قسم! اس بے ادب کے لیے پوری زمین بھی کھود ڈالو گے تب بھی یہ سانپ اس کی قبر میں موجود ہوگا

جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔

جس نے ملاوٹ کی وہ ہم سے نہیں۔ (مسلم شریف)

برادرانِ اسلام! جن لوگوں نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشادِ گرامی پر عمل نہیں کیا، یعنی ملاوٹ کرنے سے باز نہیں آئے ان بے ادبوں کی بدنصیبی کا حشر کیا ہوا، سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی مجلس میں کچھ لوگ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم حج کے ارادہ سے نکلے ہیں جب ہم ذات الصفاح (یہ ایک مقام کا نام ہے) پر پہنچے تو ہمارے ایک ساتھی کا انتقال ہوگیا۔ چنانچہ ہم نے اس کی تجہیز وتکفین کی، پھر قبر کھودنے کا ارادہ کیا جب ہم قبر کھود چکے تو ہم نے دیکھا کہ ایک بڑے کالے ناگ نے پوری قبر کو گھیر رکھا ہے۔ اسکے بعد ہم نے دوسری جگہ قبر کھودی تو وہاں بھی وہی سانپ موجود تھا۔ اب ہم میت کو ویسے ہی چھوڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں کہ اب ہم کیا کریں؟

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ سانپ اس کا وہ بدعمل ہے جس کا وہ عادی تھا۔ پھر فرمایا: جاؤ اسے اسی قبر میں دفن کردو (کیونکہ) اللہ کی قسم! اگر تم

اس کے لیے پوری زمین کھود ڈالو گے تو پھر بھی وہ سانپ اس کی قبر میں پاؤ گے۔ بہرحال اسے اسی طرح دفن کر دیا گیا۔ سفر سے واپسی پر لوگوں نے اس کی بیوی سے اس شخص کا عمل پوچھا تو اس نے بتایا کہ اس کا یہ معمول تھا کہ وہ غلہ بیچتا تھا اور روزانہ بوری میں سے گھر کا خرچ نکال لیتا اور اس کی جگہ اس میں اس مقدار کا بھس ملا دیتا تھا۔ (گویا کہ ملاوٹ کر کے دھوکے سے بھس کو اصل غلہ کی قیمت پر فروخت کرتا تھا۔) (بیہقی شرح الصدور صفحہ ۲۳۹)

ایک بے ادب اور آگ کے دو پہاڑ

ایک شخص کا ذکر ہے کہ میں اپنے ایک پڑوسی کی (موت کے وقت) ملاقات کو گیا جو کہ گندم کا کاروبار کرتا تھا۔ جب میں اس کے سرہانے بیٹھا تو وہ یہ کہہ رہا تھا (ہائے) آگ کے دو پہاڑ، آگ کے دو پہاڑ۔ مَیں نے اس کی بیوی سے پوچھا (کہ یہ کیا ماجرا ہے) تو اس نے بتایا کہ اس کے دو برتن تھے ایک بڑا تھا، ایک چھوٹا۔ جب کسی سے (کوئی چیز) خریدتا تھا تو بڑے برتن سے ناپتا تھا اور جب کسی کو بیچتا تھا تو چھوٹے برتن سے ناپتا تھا۔ تو میں سمجھ گیا کہ یہ وہی دو برتن ہیں کہ جو اس کے سامنے آگ کے دو پہاڑوں کی شکل میں نظر آ رہے ہیں۔ (بحر الدموع صفحہ ۱۶۱)

ملاوٹ کرنے والے بے ادب والد کو بیٹے نے بڑی عجیب بات کہی

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ ایک آدمی کے پاس گائے تھی وہ آدمی دودھ میں پانی ملا کر فروخت کیا کرتا تھا۔ چنانچہ چند دنوں کے بعد ایک سیلاب آیا جس میں اس کی یہ گائے ڈوب کر مر گئی۔ لڑکے نے اپنے والد محترم سے کہا کہ (ابا جان) ہم چونکہ دودھ میں پانی ملا کر دودھ فروخت کیا کرتے تھے، تو وہ پانی جو ہم روزانہ دودھ میں ملایا کرتے تھے روز بروز جمع ہو کر ایک سیلاب

بن گیا جس نے ہماری گائے کو غرق کر دیا۔ (حیوۃ الحیوان جلد ا صفحہ ۳۹۲)

ملاوٹ کرنے والے نے ملاوٹ کا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھا

ایک شخص دودھ میں دودھ کے برابر پانی ملا کر بیچتا تھا۔ ایک روزہ وہ دودھ بیچ کر واپس گھر آ رہا تھا اور روپوں کو اپنی لنگی (یعنی تہبند) میں باندھ رکھا تھا۔ درخت کے نیچے ان کو اپنے سامان کے ساتھ رکھ کر قضائے حاجت کے لیے چلا گیا۔ درخت پر ایک بندر تھا وہ درخت سے نیچے اُترا اور وہ روپوں والی لنگی اٹھا کر دوبارہ درخت پر چڑھ گیا۔ جب دودھ والا فارغ ہو کر آیا تو یہ عجیب ماجرا دیکھا کہ روپوں والی لنگی بندر کے ہاتھ میں تھی اور بندر درخت پر چڑھا ہوا تھا۔ اس آدمی نے بڑی کوشش کی کہ بندر کسی طرح روپے واپس کر دے۔ مگر بندر ٹس سے مس نہ ہوا۔ مجبوراً دودھ والا تھک ہار کر وہیں بیٹھ گیا۔ اتفاق سے اسی درخت کے نیچے ایک کنواں بھی تھا۔ اب بندر نے اس کے سامنے روپوں کی گرہ کو اپنے دانتوں سے کھولا اور اس میں سے ایک روپیہ کنویں میں اور ایک روپیہ اس دودھ والے کی طرف پھینکنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ آدھے روپے کنویں میں گئے اور آدھے روپے دودھی کے پاس پہنچے۔ تب اس دودھی کو سمجھ آئی (کہ یہ کیا ماجرا ہے) اور پھر وہ کہنے لگا کہ واقعی سچ ہے کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو گیا۔ یعنی جو دودھ کے پیسے تھے وہ مجھے مل گئے اور جو پانی کے پیسے تھے وہ پانی میں مل گئے۔ (اکابرین کے پاکیزہ لطائف صفحہ ۴۹)

دنیا کی چیزوں کی نسبت دین کی چیزوں میں ملاوٹ کرنے والا بڑا بے ادب ہے

برادرانِ اسلام! سوچنے کا مقام ہے کہ جو لوگ دنیا کی چیزوں میں ملاوٹ کرتے ہیں ان بے ادبوں کا تو یہ حشر ہوا اور جو بے ادب لوگ دین اسلام کی کھری

چیزوں میں ملاوٹ کرتے ہیں۔ مثلاً قرآن کے تیس پاروں میں دس پاروں کی ملاوٹ، بقول رافضیوں کے کہ جو بکری کھا گئی۔ (استغفر اللہ)

نوٹ: بکری بھی کوئی بڑی سمجھدار اور پڑھی لکھی معلوم ہوتی ہے کہ جس نے پورے دس پارے کھائے کوئی ایک پارہ، رکوع، آیت یا کوئی ایک حرف بھی کم یا زیادہ نہ کھایا۔

کبھی ستر گز لمبے قرآن کی ملاوٹ جو بقول انہی کے امام مہدی غار میں لے کر بیٹھے ہیں۔

نوٹ: سمجھ میں نہیں آتا کہ ستر گز لمبا قرآن یہ لوگ رکھیں گے کہاں۔ کس رحل پر رکھیں گے اور اس کو پڑھیں گے کیسے۔

اور بلکہ اصول کافی صفحہ ۶۷۱ پر لکھا ہے کہ وہ قرآن جو جبریل محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئے وہ ستر ہزار آیت کا ہے۔

(شیعہ دائرہ اسلام سے خارج کیوں صفحہ ۲۷)

کبھی اذان کے درمیان میں **اَشْهَدُ اَنَّ امیر المؤمنین والامام المتّقِیْنَ** الخ کی ملاوٹ۔ کبھی اذان کے اول اور آخر بلند آواز سے درود و سلام پڑھنے کی ملاوٹ۔ کبھی فرضوں کے فوراً بعد اونچی اونچی آواز سے کلمہ شریف پڑھنے کی ملاوٹ۔ چاہے باقی نمازیوں کی نماز کا ستیاناس ہو جائے۔ کبھی نمازِ جنازہ پڑھنے کے فوراً بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے اور کبھی ستر قدموں پر دعا مانگنے کی ملاوٹ۔ کبھی قبر پر کھڑے ہو کر دعا مانگنے کے بعد قبر پر اذان دینے کی ملاوٹ۔ کبھی تیجہ، دسواں، چالیسواں، برسی اور عرس شریف کی ملاوٹ۔ کبھی کنڈے شریف اور کبھی چھوٹی اور کبھی بڑی گیارھویں شریف کی ملاوٹ۔ کبھی دو عیدوں میں تیسری عید میلاد النبی (ﷺ) بارہ وفات یعنی حضور انور ﷺ کی وفات کے دن عید منانے کی

ملاوٹ۔ کبھی چوتھی عید غدیر خُم کی ملاوٹ۔ کبھی قربانی میں غیر مقلدون کی طرح انڈے کی قربانی۔۔ (فتاویٰ ستاریہ جلد ۲ صفحہ ۷۲) اور بلکہ کبھی گھوڑے کی قربانی کی ملاوٹ۔

اور کبھی مرزائیوں قادیانیوں کی طرح ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش سچے سُچے پیغمبروں میں مرزے گامے کانے لعنتی مردود وملعون کی جھوٹی نبوت کی ملاوٹ۔ تو اِن ملاوٹ کرنے والے بے ادب لوگوں کا حشر کیا ہوگا سوچئے ذرا۔ اس لیے میری تمام مسلمانوں سے ہمدردانہ گذارش ہے کہ

ملاوٹی لوگوں سے رہنا تم دُور
ورنہ لے ڈوبیں گے تمہیں بھی یہ ضرور

صلوٰۃ وسلام کے لیے اجتماع، اہتمام، قیام ثابت نہیں یہ طریقہ بدعت ہے

بعض لوگ مسجد میں نماز کے بعد خصوصاً جمعۃ المبارک کی نماز کے بعد کھڑے ہو کر اجتماعی طور پر ایک خاص طرز سے جھوم جھوم کر زور زور سے پابندی کے ساتھ درود وسلام پڑھتے ہیں اور اس طریقہ کو اہل سنت (سنی) ہونے کی علامت سمجھا جاتا ہے جو لوگ ان کے ساتھ اس فعل میں شرکت نہیں کرتے ان کو اہلسنت والجماعت سے خارج کہتے ہیں۔ بدعقیدہ اور وہابی سمجھتے ہیں۔ درود اور معاذ اللہ حضور ﷺ کا مخالف اور بلکہ گستاخ کہتے ہیں اور بعض متشدد قسم کے لوگ تو تمام حدود توڑ کر ان پر کُفر کا فتویٰ بھی لگا دیتے ہیں۔ انا للہ، جی ہاں! ایسے ہی ایک متشدد قسم کے گروہ کے بانی نے جب حضرت مولٰنا ظفر علی خان رحمۃ اللہ علیہ پر کُفر کا فتویٰ لگایا تو مولٰنا ظفر علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے اس موقعہ پر بڑا ہی پیارا شعر بنا دیا کہ

بریلی کے فتووں کا سستا ہے بھاؤ
جو بکتے ہیں کوڑی کے اَب تین تین
خُدا نے انہیں یہ کہہ کر ڈھیل دی
وَ اُمْلِیْ لَهُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ

برادرانِ اسلام! درود وسلام یقیناً بہت اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے اور بہت عظیم عمل ہے۔ قرآن پاک میں بڑے اہتمام کے ساتھ اس کا حکم دیا گیا ہے اور احادیثِ مبارکہ میں اس کے بے شمار فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ لیکن یاد رکھو اور عبادات کی طرح اس عظیم عبادت یعنی درود وسلام پڑھنے کے لیے بھی کچھ اصول اور آداب ہیں۔ ان کی رعایت کرنا اور ان کی پابندی کرنا بہت ضروری ہے اور ان کو چھوڑ کر اپنی نفسانی خواہشات اور اپنے خودساختہ من گھڑت طریقے کے مطابق عمل کرنا بجائے ثواب کے گناہ اور بجائے قرب کے دوری اور بجائے ادب کے سخت قسم کی بے ادبی ہے۔ صلوٰۃ وسلام انفرادی طور پر اکیلے اکیلے پڑھا جاتا ہے۔ صلوٰۃ وسلام کے لیے اجتماع، اہتمام، قیام اور التزام ثابت نہیں ہے۔ حضور اقدس ﷺ کے قول وعمل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین، محدثین، ائمہ مجتہدین، اولیاء عظام ومشائخ کرام، حضرت غوث الاعظم، خواجہ معین الدین چشتی اجمیری خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ سے نماز کے بعد مسجد میں اجتماعی طور پر کھڑے ہوکر زور زور سے صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا ایک نمونہ اور ایک مثال بھی پیش نہیں کر سکتے لہٰذا یہ طریقہ یقیناً بدعت ہے اور اسے ایجاد کرنے والے اور اس پر عمل کرنے اور اصرار کرنے والے اور اسے دین سمجھنے والے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی اور لعنت کے مستحق ہیں۔ کیونکہ

سنّت ہے پھول بدعت انگارا ہے
سنو بھائیو! یہ ایمان ہمارا ہے

یہ ہیں اصلی عاشقِ رسول ﷺ جو سنت پر عمل کرتے ہیں

برادرانِ اسلام جس عبادت کے لیے اجتماع ثابت نہ ہو اگر اہتمام کے ساتھ اجتماعی طریقہ سے اس کو ادا کیا جائے تو وہ مناسب طریقہ نہ ہوگا اور اس سے روکا جائے گا کیونکہ اسلاف عظام سے اس کا ثبوت بھی ملتا ہے۔ مثلاً امام نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے ایک شخص کو چھینک آئی۔ اس نے کہا:

الحمد للہ! والسلام علیٰ رسول اللہ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ سن کر فرمایا کہ یہ کلمات میں بھی پڑھ سکتا ہوں مگر اس موقعہ پر یہ کلمات پڑھنے کی رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تعلیم نہیں دی۔ اس موقعہ پر ہمیں یہ تعلیم فرمائی کہ یہ کلمات کہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔

(ترمذی شریف، باب مایقول العاطس اذا عطس جلد ۲ صفحہ ۹۸)

برادرانِ اسلام! دیکھو ان کلمات میں یہ زائد کلمہ **والسلام علیٰ رسول اللہ** اپنے مفہوم کے لحاظ سے بالکل صحیح ہے لیکن اس موقعہ پر چونکہ حضور ﷺ نے اس کے پڑھنے کی تعلیم نہیں دی تو اس لیے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ چیز نئی معلوم ہوئی تو فوراً آپ نے اس پر نکیر فرمائی۔ (فتاویٰ رحیمیہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۹)

درود شریف ادب سے پڑھا جائے مروجہ طریقہ بے ادبی والا ہے اس پر تین مثالیں؟

کچھ لوگ بڑی سادگی سے کہتے ہیں کہ اس میں گناہ کی کون سی بات ہے درود ہی تو پڑھا جا رہا ہے۔ لیکن یاد رکھو! جو عمل بھی بے موقع اور بے محل کیا جاتا ہے وہ قابلِ ملامت بھی ہوتا ہے اور قابلِ مواخذہ بھی۔

1. دیکھئے ایک روایت میں ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو عید گاہ میں عید کے دن دیکھا کہ وہ عید کی نماز سے پہلے نماز پڑھ رہا ہے

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے روکا۔ اس نے عرض کیا کہ امیر المومنین! مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے نماز پڑھنے پر عذاب نہیں دے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے (بھی) یقین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کام نہیں کیا یا جس کام کے کرنے کی ترغیب نہیں دی تو اس پر اللہ تعالیٰ ثواب بھی نہیں دے گا۔ اس لیے وہ کام عبث ہوگا اور عبث کام بے کار اور بے فائدہ ہے۔ پس ڈر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ سے مخالف ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عذاب دے۔ (مجالس الابرار صفحہ ۱۲۹)

◆ ۲ اسی طرح ایک شخص عصر کی نماز کے بعد دو رکعت نفل پڑھتا تھا۔ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ نے اُسے روکا تو اس نے کہا:

یَا اَبَا مُحَمَّدُ ایعذبنی اللہ عَلَی الصلٰوۃ۔

اے ابو محمد! کیا اللہ تعالیٰ مجھے نماز پڑھنے پر سزا دیں گے؟

آپ نے فرمایا:

لکن یعذبك اللہ بخلاف السنّة۔

عبادت موجب سزا و عتاب نہیں لیکن اللہ تعالیٰ سنت کی مخالفت پر تجھے سزا دیں گے۔ (مسند دارمی)

غور کیجئے! نماز عبادت ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے، مگر عید کی نماز سے پہلے اور عصر کی نماز کے بعد نفل پڑھنا چونکہ خلافِ سنت ہے، اس لیے شدت سے منع کیا گیا۔

◆ ۳ اور سنو! حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ میں کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ مسجد میں بلند آواز سے درود شریف پڑھتے ہیں تو آپ نے ان کو بدعتی قرار دے کر مسجد سے نکال دیا۔ یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

سے بسند صحیح روایت سے ثابت ہے کہ انہوں نے ایک جماعت کو مسجد سے صرف اس لیے نکال دیا تھا کہ وہ بلند آواز سے **لا الہ الا اللہ** اور حضور ﷺ پر درود پڑھتے تھے اور آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں بدعتی ہی خیال کرتا ہوں۔ (شامی جلد ۵ صفحہ ۳۵۰)

جو لوگ مروجہ صلوٰۃ وسلام پر اذان و جمعہ و اجتماع سے پہلے یا بعد پر عمل پیرا ہیں اور جگہ جگہ اس طریقہ کو رواج دینے کے لیے دن رات کوشاں ہیں اور جو لوگ ان کے نوایجاد خود ساختہ طریقہ پر عمل نہیں کرتے انہیں بُرا بھلا، بدعقیدہ، وہابی، نجدی، گستاخ، تعظیمِ رسالت کے منکر، درود شریف کے مخالف اور نہ معلوم کیا کیا کہتے ہیں۔ مذکورہ روایت سے ان بے ادب لوگوں کو عبرت حاصل کرنا چاہیے۔ کیونکہ جب جلیل القدر صحابی رسول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تو اسے بدعت قرار دے رہے ہیں اور بلکہ ایسے لوگوں کو مسجد ہی سے نکال رہے ہیں اور یہ لوگ اس کو سنی ہونے کی علامت بنائے ہوئے ہیں۔ **فاعتبروا یا اولی الابصار۔**

دُرِّ مختار میں ہے کہ درود شریف پڑھتے وقت اعضاء کو حرکت دینا اور بلند آواز کرنا جہل ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض جگہ یہ جو رسم ہے کہ نمازوں کے بعد حلقہ باندھ کر بہت چلاّ چلاّ کر درود شریف پڑھتے ہیں قابلِ ترک ہے۔

(فضائل درود شریف صفحہ ۱۳۶)

ساز یا دَف سننا اور بجانا حرام ہے اس کے ساتھ درود شریف یا اور کسی قسم کا بھی نعتیہ کلام یا حمد باری تعالیٰ پڑھنا اور سننا حرام ہے۔ (فتاویٰ شامی جلد ۵)

دورِ دِتاج اور درودِ لکھی وغیرہ نہ پڑھے جائیں کیونکہ ان میں خلافِ شرع الفاظ بھی موجود ہیں۔ (فضائلِ درود شریف صفحہ ۱۲۶)

ہم مومن ہیں یہ ایمان ہمارا ہے
پھول ہے سنت اور بدعت انگارا ہے

باب نمبر ۳۰

پیارے آقا ﷺ کے نام مبارک کے ساتھ پورا درود شریف نہ لکھنے والے بے ادب لوگوں کے لیے قیمتی باتیں

برادرانِ اسلام! یہ بھی آداب میں سے ہے کہ اگر کسی تحریر میں پیارے آقا ﷺ کا پاک اور مبارک نام گزرے تو وہاں بھی درود شریف لکھے۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ قولِ بدیع میں لکھتے ہیں کہ جیسا کہ تو حضور اقدس ﷺ کا نام نامی لیتے ہوئے زبان سے درود شریف پڑھتا ہے اسی طرح نامِ مبارک لکھتے ہوئے اپنی انگلیوں سے بھی درود شریف لکھا کر کہ تیرے لیے اس میں بہت بڑا ثواب ہے اور یہ ایک ایسی فضیلت ہے جس کے ساتھ علم حدیث لکھنے والے کامیاب ہوتے ہیں۔ علماء نے اس بات کو مستحب بتایا ہے کہ اگر تحریر میں بار بار پیارے آقا نبی کریم ﷺ کا پاک نام آئے تو بار بار درود شریف لکھے اور پورا درود شریف لکھے اور کاہلوں اور جاہلوں اور بے ادب لوگوں کی طرح صلعم یا (ؐ) وغیرہ الفاظ کے ساتھ اشارہ پر قناعت نہ کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی کتاب میں میرا نام لکھے فرشتے اس وقت تک لکھنے والے پر درود بھیجتے رہتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کیا گیا کہ پیارے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ سے کوئی علمی چیز لکھے اور اس کے ساتھ درود شریف بھی لکھے تو اس کا ثواب اس وقت تک ملتا رہے گا جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مجھ پر کسی کتاب میں درود شریف لکھے تو اس وقت تک اس کو ثواب ملتا رہے گا کہ جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔ (فضائل درود شریف صفحہ ۱۳۲، از شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ)

واقعی سچ ہے کہ

نام محمد ﷺ سے دلوں کو سرور ملتا ہے
نگاہِ فکر کو تازہ شعور ملتا ہے
نصیب کیسا بھی ہو نام محمد ﷺ کا دے کر واسطہ
خدا سے جو بھی مانگو ضرور ملتا ہے

کیونکہ

نام محمد ﷺ سے خوشبوئے وفا آتی ہے
ان کے روضے سے اُمتی اُمتی کی صدا آتی ہے
جب بھی بیٹھتے ہیں ہم مدینے کی گلیوں میں
ایسا لگتا ہے کہ جنت سے ہوا آتی ہے

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جل جلالہ اور آقا کے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کے نام کے ساتھ علیہ السلام پورا لکھا جائے

برادران اسلام! یاد رکھو صلی اللہ علیہ وسلم پورا پڑھنا اور لکھنا چاہیے۔ صرف صلعم اور (ص) لکھنے اور پڑھنے سے ادا نہ ہوگا۔ (القول البدیع صفحہ ۲۵۳)

نیز حضرات انبیاء علیہم السلام کے ناموں کے ساتھ علیہ السلام کو بھی پورا لکھا جائے صرف (ع) نہ لکھا جائے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ صرف (ج) نہیں لکھنا چاہیے، بلکہ جَلَّ جلالہٗ پورا لکھا جائے اور صحابی کے نام کے ساتھ بھی رضی اللہ عنہ پورا لکھا جائے صرف (رض) نہ لکھا جائے اور بزرگ کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ

پورا لکھا جائے صرف (ؒ) سے پرہیز کیا جائے۔

مسئلہ: کسی کا نام صرف محمد یا احمد ہو تو اس پر درود شریف نہ پڑھا جاتا ہے نہ لکھا جاتا ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ صفحہ ۳۸۳، جلد ۱۱)

پیارے آقا ﷺ کے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم نہ لکھنے والے کا حشر کیا ہوا تھا

ابوعلی عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے لیے ابوطاہر نے کچھ اجزاء لکھے تو میں نے ان اجزاء میں دیکھا کہ جہاں کہیں پیارے آقا ﷺ کا نام نامی اسم گرامی لکھا تو ساتھ لکھا: صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا، کَثِیْرًا کَثِیْرًا۔

تو میں نے ابوطاہر سے پوچھا کہ یہ آپ نے کس لیے لکھا ہے؟

تو فرمایا کہ میں شروع شروع میں جہاں کہیں حضور ﷺ کا اسم مبارک لکھتا تو ساتھ درود پاک نہ لکھتا۔ ایک دن مجھے خواب میں سید الکونین ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تو میں نے سلام عرض کیا۔ جانِ دو عالم ﷺ نے چہرہ انور دوسری طرف پھیر لیا۔ مَیں نے پھر دوسری طرف ہو کر سلام عرض کیا تو پیارے آقا ﷺ نے پھر دوسری طرف چہرہ مبارک پھیر لیا۔ تب میں نے سامنے سے حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے میرے آقا ﷺ! آپ میری طرف سے اپنا چہرہ انور کیوں پھیر لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس لیے کہ تو کتاب میں میرا ذکر (نام) لکھتا ہے تو ساتھ درود شریف شامل نہیں کرتا۔ شیخ ابوطاہر فرماتے ہیں کہ اس دن سے اب جب بھی سید الکونین ﷺ کا اسمِ گرامی لکھتا ہوں تو ساتھ یہ لکھتا ہوں:

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا، کَثِیْرًا کَثِیْرًا۔

(سعادۃ الدارین صفحہ ۱۳۰)

واقعی سچ ہے کہ

درودِ نبی ﷺ ہے خدا کا وظیفہ
عبادت کوئی اس سے بڑھ کر نہیں ہے
نہیں ہے جس کے دل میں محمد ﷺ کی الفت
ٹھکانہ پھر اس کا کہیں بھی نہیں ہے

حضور ﷺ کے نام کے ساتھ صرف (ص) لکھنے والا بے ادب ذلت کی موت مرا

ایک عالم نے کسی رئیس کے لیے جو کہ موطا شریف سے بڑی محبت کرتا تھا۔ موطا شریف کا ایک نسخہ تحریر کیا اور خوب اچھی طرح سے لکھا۔ لیکن اس نے جہاں سید دو عالم ﷺ کا نام مبارک آیا وہاں سے درود پاک حذف کر دیا اور اس کی جگہ صرف (ص) لکھ دیا۔ لکھ لینے کے بعد جب اس رئیس کے ہاں پیش کیا تو وہ دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اسے انعام و اکرام دینے کا ارادہ کیا مگر اچانک اس نے انعام دینے سے پہلے اس کی اس خباثت کو دیکھ لیا اور پھر بجائے انعام کے اس (بے ادب) کو دھکے دے کر نکال دیا پھر وہ عالمِ دین کنگال ہو گیا اور ذلت کی موت مر گیا۔ (حوالہ بالا) کیونکہ

بعد خدا دے سب توں افضل جسدا کلمہ پڑھے خدائی
پڑھو درود اُس دے اُتے جسدا جبریل امینِ فِدائی

پیارے آقا ﷺ کے نام کے ساتھ درود شریف نہ لکھنے والے بے ادب کا ہاتھ ہی گل گیا

حضرت ابوزکریا عابدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے ایک دوست نے بتایا کہ بصرہ میں ایک آدمی حدیث شریف لکھا کرتا تھا اور جان بوجھ کر وہ (بے ادب) حضور ﷺ کے اسمِ گرامی کے ساتھ درود شریف لکھنا چھوڑ دیتا تھا صرف کاغذ کی

بچت کے لیے۔ تو اس بے ادب کے دائیں ہاتھ کو آ کلہ کی بیماری لگ گئی۔ یعنی اس کا ہاتھ گل گیا اور وہ بے ادب اسی درد میں مر گیا۔ (فضائل درود شریف صفحہ ۱۳۵)

پیارے آقا ﷺ کے نام نامی کے ساتھ درود نہ لکھنے والے بے ادب کا ہاتھ کٹ گیا

شفاء الاسقام میں ہے کہ ایک کاتب تھا وہ کتابت کرتے وقت جہاں نبی اکرم ﷺ کے نام نامی کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا ہوتا تو وہ اس کی جگہ صرف صلعم لکھتا تھا۔ تو اس بے ادب کا مرنے سے پہلے وہی ہاتھ کٹ گیا۔ (سعادۃ الدارین صفحہ ۱۳۱)

پیارے آقا ﷺ کے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم نہ لکھنے والے بے ادب کی زبان کٹ گئی

ایک شخص حضور اقدس ﷺ کے نام پاک کے ساتھ ﷺ کی بجائے صرف صلعم لکھتا تھا تو اس بے ادب کی موت سے پہلے زبان ہی کٹ گئی۔ (حوالہ بالا)

پیارے آقا ﷺ کا نام مبارک سن کر درود شریف نہ پڑھنے والا بے ادب ایمان سے محروم ہو گیا

سبع سنابل میں لکھا ہے کہ حضرت سیدنا ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا استاد جو کہ بہت بڑا عالم تھا اس کو انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا کہ سر پر مجوسیوں کی ٹوپی پہنی ہوئی ہے تو اس کا سبب پوچھا۔ اس نے جواب دیا کہ میرے سامنے جب کبھی محمد مصطفی ﷺ کا نام مبارک آتا تو میں درود شریف نہیں پڑھتا تھا۔ اس گناہ کی نحوست کے سبب مجھ سے معرفت اور ایمان چھین لیا گیا۔

قریب پڑھیے دور پڑھیے ضرور پڑھیے درود پڑھیے
ہے اس میں نام رسول اکرم یہی مقدس درود پڑھیے

پیارے آقا ﷺ کا ذکر مبارک سن کر درود شریف نہ پڑھنے والا بے ادب آنکھوں سے اندھا ہو کر مرا

ایک شخص جب کبھی نبی اکرم ﷺ کا ذکر مبارک سنتا تو وہ (بے ادب) درود پاک پڑھنے میں کنجوسی کرتا تو اس بے ادب کی زبان گونگی ہو گئی اور وہ بے ادب آنکھوں سے بھی اندھا ہو گیا۔ حتیٰ کہ وہ حمام کی نالی میں پیاسا گر کر مر گیا۔

(سعادۃ الدارین ۱۲۴)

سب سے بڑا بخیل پیارے آقا ﷺ پر درود نہ پڑھنے والا بے ادب ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تم کو سب سے بڑا بخیل نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: حضور ضرور ارشاد فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ (ترمذی شریف)

اہلسنت (با ادب) لوگوں کی علامت

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا اہلسنت ہونے کی علامت ہے۔

(حَدیقۃُ الصَّفا فِی اسماء النبی المصطفیٰ ﷺ صفحہ ۲۶)

پیارے آقا ﷺ پر درود نہ پڑھنے والوں کے لیے لمحہ فکریہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا

ہے۔ (صحیح مسلم، جلد ا صفحہ ۱۴۴)

سنن نسائی میں یہ بھی ہے کہ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی ہشاش بشاش تشریف لائے۔ چہرۂ انور پر بشاشت کے اثرات تھے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے چہرہ انور پر آج بہت ہی بشاشت ظاہر ہو رہی ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صحیح ہے (کیونکہ) میرے رب کا پیغام آیا ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے کہ تیری امت میں سے جو شخص ایک مرتبہ درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھیں گے اور دس گناہ مٹائیں گے اور دس درجے بلند کریں گے۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی عجیب وغریب برکات

دلائل الخیرات کی وجہ تالیف مشہور ہے کہ مؤلف سید احمد بن سلیمان جزولی حسنی رحمۃ اللہ علیہ کو سفر میں وضو کے لیے پانی کی ضرورت تھی پانی تلاش کرتے کرتے ایک کنویں پر پہنچے لیکن اس کنویں پر رسی اور ڈول کے نہ ہونے کی وجہ سے پریشان تھے کہ کنویں سے پانی کیسے نکالا جائے اور کیسے وضو کیا جائے۔ (اس کنویں کے پاس ایک جھونپڑی تھی اس میں سے ایک لڑکی نکلی اس نے ان کو پریشان کھڑے دیکھا تو پوچھا تو انہوں نے نماز کی خاطر وضو اور نماز قضا ہونے کا خوف اور پھر کنویں پر رسی وڈول کے نہ ہونے کی وجہ سے اپنی پریشانی بتائی تو وہ لڑکی بولی کہ (چچا) آپ پریشان نہ ہوں یہ کہہ کر وہ لڑکی کنویں کے کنارے پر آئی اور (پھر) کنویں کے اندر تھوک دیا (اس کا تھوکنا تھا کہ) پانی کنارے تک اُبل آیا۔ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے حیران ہو کر وجہ پوچھی (کہ اے بیٹی! تجھے یہ عظمتیں کیسے مِل گئیں) تو اس لڑکی نے کہا کہ یہ سب درود شریف کی برکت ہے۔ (کیونکہ میں کثرت سے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتی ہوں) حضرت مولانا سید احمد بن سلیمان جزولی حسنی رحمۃ اللہ علیہ نے (جب درود شریف کی یہ فضیلت اس لڑکی کی زبانی سنی اور پھر

اپنی آنکھوں سے بھی دیکھی تو)اس کے بعد انہوں نے یہ کتاب دلائل الخیرات تالیف کی۔ شیخ زردق رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مولف دلائل الخیرات کی قبر سے بھی مشک وعنبر کی خوشبو آتی ہے اور یہ سب درود شریف کی برکت ہے۔

اس لیے بھیجتا رہتا ہوں میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم پہ درود
لطف آتا ہے مجھے شہد کے پینے جیسا

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھنے والوں کے لیے نصیحت آموز واقعہ

شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے قول کیا ہے کہ ایک صالح آدمی کو کسی نے خواب میں دیکھا۔ اس سے حال پوچھا۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے بخش دیا اور جنت میں داخل کیا۔ سبب پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ فرشتوں نے میرے گناہ اور میرے درود کو شمار کیا تو ایک سو درود کا شمار میرا زیادہ نکلا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اتنا بس ہے۔ اب اس کا حساب مت کرو اور اس کو بہشت میں لے جاؤ۔ سبحان اللہ!

(حدیقۃ الصفا فی اسماء النبی المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۳۲)

اس لیے میں اپنے ہر پیارے مسلمان بہن بھائی سے عرض کرتا ہوں کہ
بھیج درود اُس محسن پر دن میں سو سو بار
جو ہیں پاک نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب نبیوں کے سردار

❁❁❁

برسیں گی تجھ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں
اور ہوں گے گناہ بھی معاف
عمل ہے یہ ایسا اونچا
ہوتا ہے اس سے بیڑا پار

باب نمبر ۳۱

قبرستان جانے والی بے ادب عورت پر ساتوں آسمان وزمین کی لعنت

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو عورت قبرستان جانے (کے لیے اپنے گھر سے) نکلی تو اس پر آسمان اور ساتوں زمین کے فرشتے لعنت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی لعنت میں چلتی رہتی ہے۔ (جب تک کہ واپس نہ لوٹ آئے)

(مجالس الابرار اردو صفحہ ۷۰۹)

قبرستان جانے والی بے ادب عورت پر مُردے کی روح بھی لعنت کرتی ہے

نصاب الاحباب میں لکھا ہے کہ قاضی سے کسی نے عورت کے قبرستان جانے کے جائز ہونے کو پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ایسی بات کے جائز ہونے کو نہ پوچھو بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کیسی لعنت برستی ہے۔ کیونکہ عورت جب قبرستان میں جانے کے لیے نکلنے کی (صرف) نیت (ہی) کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی لعنت میں آجاتی ہے اور پھر جب نکل کھڑی ہوتی ہے تو ہر طرف سے اس کے ساتھ شیطان ہو لیتے ہیں اور پھر جب قبر کے پاس آتی ہے تو مُردے کی روح اسی پر لعنت کرتی ہے اور جب لوٹتی ہے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی لعنت میں رہتی ہے یہاں تک کہ اپنے گھر پہنچ جائے۔ (حوالہ بالا)

قبروں کی زیارت کرنے والی بے ادب عورتوں کا انجام

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ زَائِرَاتِ

اَلْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ۔

''رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کے لیے جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے اور ان لوگوں پر بھی جو قبروں کو سجدہ گاہ بنائیں اور قبروں پر چراغ جلائیں۔''

(مشکوٰۃ شریف جلد ا صفحہ ۷۱ وسنن نسائی جلد ا صفحہ ۲۹۶)

اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ قبروں پر چراغ جلانا دو وجہ سے ممنوع ہے۔

1. مال کو ضائع کرنا ہے کیونکہ چراغ سے کسی میت کو نفع نہیں ہوتا۔
2. آگ جہنم کی علامات میں سے ہے اس لیے کسی مومن کی قبر پر جائز نہیں۔

(مرقاۃ شریف جلد ا صفحہ ۲۱۹)

اس طرح قبروں پر دالیں، گوشت، سری وغیرہ ڈالنا شرعاً درست نہیں ہے۔ لہٰذا بطور صدقہ مستحق افراد کو دی جائیں اور پھول وغیرہ ڈالنا بھی درست نہیں ہے۔ (فضائل ومسائل نماز جنازہ صفحہ ۱۰۱ از مفتی اعظم ہاشمی مدظلہ نیکوکارہ)

واقعی سچ ہے کہ

یہ عرس اور قوالی اور مزاروں پہ سجدے
منع کر گیا ہے پیغمبر ﷺ ہمارا
یہ جعفر رحمۃ اللہ علیہ کے کونڈے اور ہر ماہ کو گیارھویں
کہاں سے یہ ثابت ہے بتا میرے یارا

قبرستان جانے والی بے ادب عورتوں کے لیے سبق آموز واقعہ

حضرت سلمان اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک دن مسجد سے نکل کر اپنے گھر کے دروازے پر ٹھہر گئے۔ اتنے میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آ گئیں۔ آپ ﷺ نے اُن سے پوچھا کہ کہاں سے آئی ہو؟ خاتونِ

جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ فلانی عورت کے گھر سے جو مر گئی ہے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اس کی قبر پر گئی تھیں؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ ابا حضور! خدا کی پناہ جو کچھ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اس کے بعد بھی بھلا میں ایسا کرتی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اس کی قبر پر (چلی) جاتی تو جنت کی خوشبو (بھی) نہ سونگھ سکتی۔ (مظاہرِ حق ومجالس الابرار اردو صفحہ ۷۰۹)

قبرستان میں نہ جانے والی عورتوں کے لیے انعام

فرمایا: جو کوئی عورت (کسی بھی) میت کے لیے دعائے خیر کرے اپنے گھر میں بیٹھ کر تو دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ثواب حج اور عمرہ کا۔ (حوالہ بالا)

باب نمبر ۳۲

داڑھی کٹوانے منڈانے والے بے ادب لوگوں کے لیے سوچنے کا مقام

برادرانِ اسلام! داڑھی بڑھانا تمام انبیاء علیہم السلام بلکہ خود پیارے آقا ﷺ کی نہایت ہی پاکیزہ اور پیاری سنت ہے۔ داڑھی بڑھانے کی سرکارِ مدینہ ﷺ نے تاکید فرمائی ہے۔ یاد رکھو کہ اس پر علماء کرام نے بھی اس قدر تاکید فرمائی ہے کہ اٹھارہ قرآنی آیاتِ مقدسہ، بہتر(۷۲) احادیثِ مبارکہ اور ساٹھ سے زیادہ بزرگانِ دین کے اقوالِ شریفہ کی روشنی میں داڑھی رکھنے اور بڑھانے کو واجب اور مونڈنے یا کتروانے کو اور ایک مٹھی سے کم کردینے کو حرام ثابت کیا ہے۔ واقعی سچ ہے کہ

لاریب داڑھی رکھنا ہے سنت رسول ﷺ کی
ظاہر ہے اس سے لوگو عقیدت رسول ﷺ کی

داڑھی کاٹنے والے نائی کی قبر بچھوؤں سے بھر گئی

کہتے ہیں کہ ایک نائی کو آخری وقت کلمہ شریف کی تلقین کی گئی تو اس نے **مَعَاذَاللہ** کلمہ شریف کو گالی دے دی، پھر مر گیا۔ جب اس کے لیے قبر کھودی گئی تو وہ بچھوؤں سے پُر تھی۔ دوسری جگہ قبر کھودی وہ بھی بچھوؤں سے بھری ہوئی تھی۔ پھر اُسے بچھوؤں بھری قبر ہی میں دفن کر دیا گیا۔ (میرا تصور صفدر) یہ کہتے ہوئے کہ اس ظالم اور بے ادب کو یہ سزا اس لیے ملی کہ یہ بے ادب روزانہ پیارے آقا ﷺ کی سنت داڑھی پر استرا چلایا کرتا تھا اپنی زندگی میں اس نے ہزاروں لاکھوں آدمیوں کے چہرے سے سنت داڑھی کو استرے سے کاٹ کر گندی نالی میں پھینکا ہے۔
یاد رکھو!

کرنا نہ ترک اس کو دنیا کے واسطے
ورنہ رہے گی دل میں نہ الفت رسول ﷺ کی

داڑھی کاٹنے والے بے ادب کی قبر میں ہر بال کے بدلے بچھو پیدا ہوگا

حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد مولانا عبدالرسول صاحب بکھروال والے نے داڑھی پر ایک رسالہ لکھا تھا اس میں وہ ایک حدیث شریف لائے تھے کہ داڑھی کے ایک ایک بال کاٹنے سے ہر بال کے بدلے ایک بچھو قبر میں اس پر مسلط ہوگا۔ اس لیے میری آپ تمام مرد مسلمانوں سے گزارش ہے کہ

رکھ لو بھیا اب تو داڑھی — قبر کی کر لو کچھ تو تیاری
سامنا جب آقا ﷺ کا ہو تو — جھکے نا گردن شرم کی ماری
چہرے پہ جس نے داڑھی کو سجایا — اس نے بھائیو بڑا ہی نفع کمایا
دیں گے گواہی نبی تمہاری — رکھ لو بھیا اب تو داڑھی
بھائی چہرے پہ اپنے داڑھی سجاؤ — اچھے خاصے مرد بن جاؤ
ورنہ پھر پہن لو لہنگا اور ساڑھی — رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

باب نمبر ۳۳

دعاؤں کی قبولیت کے لیے ضروری بات

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہاری دعاؤں کی حفاظت کرنے والا ہے اور تمہارے رب کی رضا کا سبب ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اوپر نہیں چڑھتی یہاں تک کہ نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے۔

ایک دوسری حدیث میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ دعا آسمان پر پہنچنے سے رُکی رہتی ہے اور کوئی (بھی) دعا آسمان تک اس وقت تک نہیں پہنچتی جب تک پیارے آقائے آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے۔ جب رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جاتا ہے تب وہ (دعا) آسمان پر پہنچتی ہے۔ (فضائل درود شریف صفحہ ۱۱۹)

واقعی سچ ہے کہ

روٹھ جاتا ہے جب اللہ گناہگاروں سے
درود پڑھتے ہیں اللہ کو منا لیتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگتے وقت ایک ہاتھ سے دعا مانگنا بے ادبی ہے

حضرت ابوسلیمان داؤدی رحمۃ اللہ علیہ اپنے حالات زندگی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک رات میں مسجد میں تھا موسم بہت سردی کا تھا، سخت سردی کی وجہ سے دعا کے وقت میں نے اپنا ایک ہاتھ بغل میں دبا لیا۔ جس سے کچھ گرمی محسوس

ہوئی اور مجھے اونگھ آ گئی۔ اس دوران ہاتفِ غیبی نے آواز دی:

"اے ابو سلیمان! جو تمہارا ہاتھ بغل سے باہر تھا تمہیں صرف اس ہاتھ کی روزی دی جاتی ہے اور جو ہاتھ بغل میں دبا ہوا تھا اس نے اپنے حصے کی راحت وصول کر لی اس لیے اس ہاتھ کے حصے کی روزی سے تمہیں محروم کیا جاتا ہے، اگر تمہارا وہ ہاتھ بھی باہر ہوتا تو اس کا حصہ بھی تمہیں ملتا۔"

اسی وقت میری آنکھ کھل گئی! میں نے فوراً عرض کی: اے میرے مالک! میں اپنے اس گناہ (اور بے ادبی) پر شرمندہ ہوں اور ندامت کے ساتھ (اس بے ادبی) پر معافی کا طلب گار ہوں، مجھے معاف فرما دے۔ تیرا فرمان برحق ہے کہ اگر میں گناہوں پہ پکڑوں تو زمیں پہ ایک بھی چلنے پھرنے والا باقی نہ رہے۔ میں تیرے حضور یہ عہد کرتا ہوں کہ موسم خواہ کیسا بھی ہو ایسی بے ادبی کا دوبارہ ارتکاب نہیں کروں گا۔ تیرا شکر ہے کہ (زندگی ہی میں) میری گرفت فرما کر معافی کا موقع دیا تو مجھ سے راضی ہو جا۔ مجھے بس تیری رضا چاہیے تیری ناراضگی سے تیرے غضب سے میں پناہ مانگتا ہوں۔ غیب سے آواز آئی۔ اے ابو سلیمان! خوش ہو جا۔ تو نے اپنی اس بے ادبی (کی) معافی طلب کی۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے معاف کر دیا تو نے اس کی رضا چاہی وہ تجھ سے راضی ہو گیا۔ تو نے اس کی پناہ مانگی اس نے تجھے اپنی پناہ میں لے لیا۔ واقعی

تیری دعا سے قضا تو بدل نہیں سکتی
مگر ہے اس سے یہ ممکن کہ تو بدل جائے
تیری دعا ہے کہ ہو میری آرزو پوری
میری دعا ہے کہ تیری آرزو بدل جائے

باب ۳۳

السلام علیکم میں مختلف بے ادبیاں اور بنیادی غلطیاں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ تم پر سلامتی ہو۔ (یہ درست ہے)

باقی یہ مختلف قسم کے سلام

اَسَامُ عَلَیْکُمْ تم کو موت آئے

اَسَاعَیْکُمْ تم خوشی کو ترسو

سَلَامُ لَیْکُمْ تم پر لعنت ہو

سَامُ عَلَیْکُمْ تم برباد ہو۔ وغیرہ

یہ تمام قسم کے سلام غلط اور انسانیت کی سخت قسم کی بے ادبی اور توہین پر مبنی سلام ہیں۔

آؤ ایک کام کریں، سُنَّتِ نبوی ﷺ کو عام کریں

ہیلو نہیں	**السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ** کہیں
اوکے نہیں	**اِنْ شاءاللہ** کہیں
بائے بائے نہیں	**فِیْ اَمَانِ اللہ** کہیں
تھینک یو نہیں	**جزاك اللہ** کہیں
گریٹ نہیں	**ماشاءاللہ** کہیں
آئی ایم فائن نہیں	**الحمدللہ** کہیں

زبردست نہیں سُبْحٰنَ اللہ کہیں

اللہ تعالیٰ ہمیں بے ادبی سے بچا کر ادب والی زندگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

مرزائیوں کو سلام کرنا پیارے آقا ﷺ سے غداری ہے

اگر کوئی مسلمان مرزائیوں، قادیانیوں کو مسلمان سمجھ کر سلام کرے کہ چلو جی ان میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں وہ بھی کلمہ پڑھتے ہیں ہم بھی کلمہ پڑھتے ہیں وہ بھی نمازیں پڑھتے ہیں اور ہم بھی نمازیں پڑھتے ہیں وہ بھی ہمارے والا قرآن پاک پڑھتے ہیں ہماری طرح ہی سب کچھ کرتے ہیں ان میں اور ہم میں کچھ فرق نہیں تو ایسا آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اس کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے اور اگر کوئی مسلمان مرزائیوں کو قادیانیوں کو کافر سمجھتا ہے۔ مرتد و زندیق بھی سمجھتا ہے لیکن یہ کہتا ہے کہ کیا کریں یہ مرزائی ہمارا افسر ہے، ہمارا پڑوسی ہے۔ ان کو سلام کرنا ہماری مجبوری ہے۔ یعنی کافر بھی سمجھتا ہے، پھر بھی ان کو سلام کرتا ہے تو یہ آدمی کبیرہ گناہ کر رہا ہے یہ ایسے ہے جیسی اپنی سگی ماں سے زنا کر رہا ہے۔ گویا مرزائیوں قادیانیوں کو سلام کرنا اپنی سگی ماں سے زنا کرنا ہے۔ کیونکہ یہ سلام کی اور بلکہ پورے دین اسلام کی بے ادبی کر رہا ہے۔

مرزائیوں کے علاوہ اور کن بے ادب لوگوں کو سلام نہ کرنا چاہیے

غیر مسلم کو سلام نہیں کرنا چاہیے اگر کبھی ضرورت کے موقع پر سلام کرنا پڑ جائے تو بھی **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم** نہ کہا جائے۔ بلکہ سلام کی جگہ **سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی** کہا جائے۔ جہاں کہیں مسلمان اور غیر مسلم دونوں جمع ہوں تو لکھا ہے۔ وہاں سلام کرنے میں نیت صرف مسلمانوں کی ہونا چاہیے۔ اگر کوئی غیر مسلم

سلام کرے تو جواب میں هَدَاكَ اللهُ اللہ تعالیٰ تجھے ہدایت دے کہنا چاہیے۔ فساق فجار یعنی گانے سننے (ٹی وی ڈرامے فلمیں دیکھنے) تاش کھیلنے والوں کو پتنگ باز کبوتر باز کو سلام نہیں کرنا چاہیے)

ان اوقات میں سلام کا جواب دینا واجب نہیں

اذان ہوتے وقت، جمعہ وعیدین، نکاح وغیرہ کا خطبہ ہوتے وقت تلاوت کرتے، درس دیتے وعظ کہتے، کھانا کھاتے، پیشاب و پاخانہ کرتے وقت سلام نہ کرے۔ اگر کیا تو جواب دینا واجب نہ ہوگا۔ (شامی) (آداب المعاشرت صفحہ ۲۹ از حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

اے مسلماں جب تو کسی مرزائی سے ملتا ہے؟

اس بات سے پتہ چلا کہ جب غیر مسلم بلکہ فسق و فجور میں مبتلا مسلمانوں کو سلام کرنا درست نہیں تو مرزائیوں، قادیانیوں کو جو صرف کافر ہی نہیں بلکہ مرتد زندیق اور واجب القتل اور پیارے آقا نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی ہیں۔ ان کو سلام کرنا کیسے جائز ہے۔ بلکہ یہ ظالم تو دنیا کے اندر پیارے آقا نبی آخر الزماں جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے بے ادب اور گستاخ ہیں، کسی کہنے والے نے کیا سونے سے بھی کھری بات فرمائی ہے کہ

اے مسلمان! جب تو کسی مرزائی سے ملتا ہے
تو گنبد خضریٰ میں دلِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دکھتا ہے

آخری چند قیمتی گزارشات

برادرانِ اسلام! جیسے میں شروع میں عرض کر چکا ہوں کہ بے ادبی گناہوں میں سب سے پہلا اور سب سے بڑا گناہ ہے جو کہ شیطان لعین نے کیا تھا

اس گناہ کا ارتکاب کرنے والا اپنے دونوں جہاں برباد کر بیٹھتا ہے۔ جیسا کہ آپ نے اس منفرد اور لاجواب کتاب میں پڑھ ہی لیا ہے اور بے ادبوں کا انجام بھی دیکھ لیا ہے۔ اب عقل کا تقاضا یہ ہے کہ جتنا بھی جلدی ہو سکے خود بھی اور اپنے گھر والوں کو بھی اور جن جن پر اپنا اختیار چلے ان تمام لوگوں کو بے ادبی کے اس بڑے گناہ سے بچائے اور بلکہ سچی توبہ کرائے اور آئندہ کے لیے اپنی ایک نئی پاکیزہ اور ادب سے سرشار زندگی کا یوں کہتے ہوئے آغاز کرے کہ

الٰہی! شروع کرتا ہوں تیرے نام سے مشکل کشا تُو ہے
تجھی کو پُکارتے ہیں ہم کہ حاجت روا تُو ہے

اور ساتھ یہ بھی دُعا کرے کہ

الٰہی کرم فرمانا کہ ہو ہم سب کا خاتمہ بالخیر
کہ حشر تک نہ سکوں مل سکے گا اس کے بغیر

آپ کو بتانا سمجھانا اور بے ادبی سے ڈرانا میرا فرض منصبی تھا جس کو میں نے اپنی طرف سے پورا کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے میں اس میں کتنا کامیاب ہو سکا ہوں وہ تو اب آپ ہی یہ کتاب پڑھ کر بتا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میری اس حقیر سی کوشش کو قبول فرما کر میرے لیے اور میرے ماں باپ و اساتذہ کرام و بہن بھائیوں، اہل و عیال و دوست احباب اور خصوصی طور پر اس کتاب کو شائع کرنے والے میرے دیرینہ و مخلص دوست اور بھائی جناب عبدالقدیر صاحب حسنی مدیر مکتبۃ الحسن حق سٹریٹ اردو بازار لاہور جنہوں نے پہلے بھی میری کتب ''ٹی وی نے کیا کیا رنگ دکھائے، عقیدت کے پھول'' دو جلدوں میں بہت ہی خلوص اور انتہائی عمدہ اور احسن انداز میں شائع کی ہیں جن کی مقبولیت بھی آپ کے سامنے ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے ادارے کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

کے لیے ذریعہ نجات بنائے اور عوام الناس کے لیے ذریعہ ہدایت بنائے۔آمین یارب العالمین!

اب جس کے دل میں آئے وہی پائے روشنی
میں نے تو دِل جلا کے سرِ عام رکھ دیا

آخری بات

اگر کسی بہن بھائی کو یہ ٹوٹی پھوٹی چند سطور پڑھ کر ہدایت نصیب ہو جائے اور وہ بے ادبی کی زندگی کو ٹھکرا کر اب ادب کی زندگی گزارنی شروع کر دے تو وہ اس کتاب اور اس کتاب میں جو بھی جس طرح اور جس وقت بھی میرا معین و مددگار بنا۔ خصوصی طور پر حق و باطل کی نشانی حضرت مولٰنا محمد اکرم صاحب طوفانی مدظلہ کہ جن کا سایۂ شفقت ہر دم میرے سر پر ہی نہیں بلکہ ختم نبوت کا کام کرنے والے ہر چھوٹے بڑے کے سر پر رہتا ہے اور متکلم اسلام حضرت مولٰنا محمد الیاس گھمن مدظلہ، حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شجاع آبادی اور ماہنامہ تمنائے زادِ راہ کے ایڈیٹر حضرت مولٰنا محمد صابر صاحب سرہندی مدظلہ، ان حضرات نے میری کتاب کے لیے تقریظ لکھ کر میری حوصلہ افزائی فرمائی اور میرے مربی و مشفقی حضرت مولانا مفتی محمد اعظم صاحب ہاشمی جنہوں نے قدم قدم پر میری رہنمائی بھی فرمائی اور اس کتاب کے لیے مقدمہ لکھ کر کتاب کو مزید شان وشوکت بخشی اور امام الصّرف والنّحو استاذ العلماء ولی کامل الشیخ مولٰنا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم اور مفتی ابن مفتی حضرت مولٰنا سید عبد القدوس صاحب ترمذی مدظلہم العالیہ جنہوں نے کتاب کو پسند فرما کر چار چاند لگا دیئے۔ ان کو اور بندہ ناچیز محمد صابر صفدر کو اپنی دعاؤں میں ضرور بالضرور یاد فرمالینا تا کہ آپ کی پرخلوص دعائیں ہمارے لیے سرمایۂ آخرت بن جائیں۔ **جزاك الله خيراً**۔ آپ

میرے لیے دعا کریں اور میں آپ کے لیے یہ عظیم دعا کرتا ہوا اجازت چاہتا ہوں کہ

کھلتے ہوئے پھول خوشبو دیں آپ کو
نکلتا ہوا سورج روشنی دے آپ کو
ہم تو کچھ دینے کے قابل ہی نہیں
دینے والا ہر خوشی دے آپ کو

❀❀❀

(قاری) محمد صابر صفدر
خطیب:
جامع مسجد محمدیہ ﷺ چناب نگر
ورئیس
مدرسہ اقراء جاپان پارک نزد مدنی چوک فیکٹری ایریا سرگودھا
0306-6735035
048-3729751

مؤلف کی دیگر مشہور کتابیں

1. ٹی وی نے کیا کیا رنگ دکھائے
2. عقیدت کے پھول (اردو)
(نعتیہ مجموعہ)
3. عقیدت کے پھول (پنجابی)
(نعتیہ مجموعہ)

شرک و بدعت سے پاک نعتیہ مجموعہ

۳۳ حق سٹریٹ
اردو بازار، لاہور، پاکستان

+92-042-37241355, 0300-4339699